قرآنِ مجید کو درست پڑھنے میں معاون اہم کتاب

فیضانِ تجوید

(شعبۂ درسی کتب)

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ درسی کتب)

ناشر مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب : **فیضانِ تجوید**

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ (شعبہ درسی کتب)

کل صفحات : 161

پہلی بار : شوال المکرّم ۱۴۳۵ھ، اگست 2014ء تعداد: 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مَدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

- ۞...... **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی ☏ 021-32203311
- ۞...... **لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ ☏ 042-37311679
- ۞...... **سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار ☏ 041-2632625
- ۞...... **کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور ☏ 058274-37212
- ۞...... **حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن ☏ 022-2620122
- ۞...... **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ ☏ 061-4511192
- ۞...... **اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال ☏ 044-2550767
- ۞...... **راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ ☏ 051-5553765
- ۞...... **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ ☏ 068-5571686
- ۞...... **نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB ☏ 0244-4362145
- ۞...... **سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ ☏ 071-5619195
- ۞...... **گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ ☏ 055-4225653
- ۞...... **پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ
طلبہ کے لیے پڑھنے کی اڑتیس نیّتیں	iv	سبق نمبر 13 نون ساکن، تنوین اور میم ساکن کا بیان	67
المدینۃ العلمیہ کا تعارف	vii	سبق نمبر 14 ادغام کا بیان	72
پہلے اسے پڑھئے	ix	سبق نمبر 15 غُنّہ کا بیان	78
طالب علم کے استاد سے تعلقات کیسے ہوں؟	xv	سبق نمبر 16 تفخیم وترقیق کا بیان	80
سبق نمبر 1 تجوید کی ابتدائی ضروری باتیں	1	سبق نمبر 17 حرکات کا بیان	85
سبق نمبر 2 قرآن پاک کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کی اہمیت	4	سبق نمبر 18 سکون کا بیان	86
سبق نمبر 3 قرآن وحدیث کی روشنی میں علم تجوید کا ثبوت	9	سبق نمبر 19 مَدّات کا بیان	87
سبق نمبر 4 قرآن پاک کو خوش آوازی سے پڑھنے کی اہمیت	14	سبق نمبر 20 وجوہاتِ مَدّ کا بیان	93
تلاوت کے خوشبودار مدنی پھول	16	سبق نمبر 21 اجتماع ساکنین کا بیان	99
سبق نمبر 5 اصطلاحاتِ ضروریہ	19	سبق نمبر 22 ہمزہ کے قواعد کا بیان	101
سبق نمبر 6 لحن کا بیان	29	سبق نمبر 23 ھائے ضمیر کا بیان	103
سبق نمبر 7 تعوّذ اور تسمیہ کا بیان	31	سبق نمبر 24 سکتہ اور امالہ کا بیان	106
سبق نمبر 8 مخارج کا بیان	42	سبق نمبر 25 وقف کا بیان	108
سبق نمبر 9 صفات کا بیان	50	سبق نمبر 26 قرآنی رموزِ اوقاف کا بیان	115
سبق نمبر 10 صفات لازمہ کا بیان	52	قواعد متفرقہ	118
سبق نمبر 11 صفات لازمہ غیر متضادہ کا بیان	59	ائمّہ کرام کے فرامین اور دلنشین واقعات	124
سبق نمبر 12 صفات عارضہ کا بیان	64	قراءت عشرہ کے ائمّہ کرام اور ان کے راویوں کا تعارف	126

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”یَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے میرے مُرشِد کا منظورِ نظر بنا دے“
کے اَڑتیس حُرُوف کی نسبت سے طلبہ کے لیے پڑھنے کی 38 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”اچھی نیّت بندے کو جنّت میں داخل کردیتی ہے۔“ (الجامع الصغیر، ص۵۵۷، حدیث:۹۳۲۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

دو مَدَنی پھول ﴿1﴾ بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿2﴾ جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس نیت سے پڑھوں گا کہ **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ﴿۲﴾ تعظیمِ علم کے لئے صاف سُتھرے کپڑے پہنوں گا۔ ﴿۳﴾ تعظیمِ علم اور سُنّت پر عمل کے لئے خُوشبو کا استعمال کروں گا۔ ﴿۴﴾ درجہ میں جانے سے پہلے وُضو کروں گا۔ ﴿۵﴾ درجہ کی طرف جاتے ہوئے ہر قدم پر ”طالب علم“ کی فضیلت پاؤں گا۔ ﴿۶﴾ نگاہیں جُھکا کر رکھوں گا۔ ﴿۷﴾ راستے میں ملنے والے اسلامی بھائیوں کو سلام کروں گا۔ ﴿۸﴾ موقع ملا تو نیکی کی دعوت پیش کروں گا۔ ﴿۹﴾ درجہ میں داخل ہوتے وقت سلام کروں گا۔ ﴿۱۰﴾ دورانِ پڑھائی اگر کوئی میری جگہ پر بیٹھ چکا تو نرمی کے ساتھ وہاں سے اُٹھنے کی درخواست کروں گا۔ ﴿۱۱﴾ جان بوجھ

کرائمر د کے قُرب میں نہیں بیٹھوں گا۔﴿۱۲﴾ درجہ میں بیٹھنے کی وجہ سے نیک صحبت کے فضائل حاصل کرنے اور صحبت کے حُقوق پورے کرنے کی کوشش کروں گا۔ ﴿۱۳﴾ دینی کُتُب اور درس کی جگہ کا ادب کروں گا۔﴿۱۴﴾ سبق شروع کرنے سے پہلے دُرودِ پاک اور دُعا پڑھوں گا۔﴿۱۵﴾ اُستاد صاحب کی بات توجہ سے سُنوں گا۔ ﴿۱۶﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو پوچھ لوں گا۔﴿۱۷﴾ فضول اور بے محل سوالات کر کے اپنے ساتھی اور اُستاد کو کوفت میں مبتلاء نہیں کروں گا۔﴿۱۸﴾ قلّتِ فہم پر صبر اور کثرتِ فہم پر شکر کروں گا اور تکبر سے بچوں گا۔﴿۱۹﴾ اگر اُستاد صاحب یا ناظم صاحب نے ڈانٹ دیا تو خاموش رہ کر صبر کروں گا۔﴿۲۰﴾ ایک اُستاد صاحب کی کمزوریاں دوسرے اُستاد صاحب کو بتا کر انہیں آپس کی رنجش میں مبتلاء نہیں کروں گا۔﴿۲۱﴾ جائز سفارش کرنے کا موقع ملا تو ضرور کروں گا۔﴿۲۲﴾ تعلیمی جدول پر عمل کروں گا۔﴿۲۳﴾ اگر مجھے کسی کی شکایت کی وجہ سے کوئی سزا ملی تو میں اس سے بدلہ لینے کے لیے موقع کی تلاش میں نہیں رہوں گا۔﴿۲۴﴾ ساتھی طلبہ کی کسی بات پر غُصّہ آنے کی صورت میں غُصّہ پی کر اس کی فضیلت کو حاصل کروں گا۔﴿۲۵﴾ پورے بدن کا قفلِ مدینہ لگاؤں گا۔(یعنی ہر ہر عضو کو خلافِ شرع استعمال سے بچاؤں گا) ﴿۲۶﴾ بلا اجازت کسی کی کتاب یا کاپی یا قلم وغیرہ استعمال نہیں کروں گا۔﴿۲۷﴾ اگر سبق یاد کرنے کے دوران کوئی بات سمجھ میں نہ آئی تو اپنے سے (بظاہر) کمزور یا عمر میں چھوٹے اسلامی بھائی سے پوچھنے سے شرم محسوس نہیں کروں گا۔﴿۲۸﴾ اور

اگر مجھ سے کسی نے سبق کے بارے میں کچھ دریافت کیا تو حتّی المقدور احسن انداز میں سمجھانے کی کوشش کر کے مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے کے فضائل پاؤں گا۔ ﴿۲۹﴾ اگر مجھ سے نادانستہ طور پر کسی کی حق تلفی ہوگئی تو معافی مانگنے میں دیر نہیں کروں گا۔ ﴿۳۰﴾ غم زدہ اسلامی بھائی کی غم خواری اور بیمار اسلامی بھائی کی عیادت کروں گا۔ ﴿۳۱﴾ آپس میں ناراض ہونے والے اسلامی بھائیوں کی صُلح کروانے کی کوشش کروں گا۔ ﴿۳۲﴾ اگر کسی اسلامی بھائی کو مالی مدد کی ضرورت ہوئی تو استاد صاحب کے مشورے سے یا ان کے ذریعے سے اس کی مالی مدد کر کے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کا ثواب حاصل کروں گا۔ ﴿۳۳﴾ اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کروں گا۔ ﴿۳۴﴾ اگر ممکن ہوا تو کھانے کے اخراجات اپنی جیب سے ادا کروں گا۔ ﴿۳۵﴾ اگر کبھی تنگ دستی نے آ گھیرا تو بھی بلا ضرورتِ شرعی کسی سے سوال نہیں کروں گا۔ ﴿۳۶﴾ اپنا وقت فضول کاموں میں ضائع نہیں کروں گا بلکہ پڑھائی اور مدنی کاموں میں مشغول رہوں گا۔ ﴿۳۷﴾ اپنے علم پر عمل کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور ہر مدنی ماہ کے آخر میں اپنا مدنی انعامات کا رسالہ مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروادیا کروں گا۔ ﴿۳۸﴾ مدنی مرکز کی طرف سے دیئے گئے جدول کے مطابق عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرتا رہوں گا۔

(کامیاب طالب علم کون؟، پڑھنے میں کیا کیا نیتیں کرے؟ ص ۱۶ تا ۱۹ مُلتَقطاً)

از شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ
مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ’’**دعوتِ اسلامی**‘‘ نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور **اشاعتِ علمِ شریعت** کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے **متعدد مجالس** کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ’’**المدینة العلمیة**‘‘ بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے **علماء ومفتیانِ کرام** کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿1﴾ شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت ﴿2﴾ شعبۂ درسی کُتُب

﴿3﴾ شعبۂ اصلاحی کُتُب ﴿4﴾ شعبۂ تراجمِ کتب

﴿5﴾ شعبۂ تفتیشِ کُتُب ﴿6﴾ شعبۂ تخریج

’’**المدینة العلمیة**‘‘ کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ

علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''المدینة العلمیة'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھئے

قرآن کریم کو ''صحیح مخارج'' کے ساتھ ''تجوید و قراءت'' کے مُطابق ''عَرَبی لب ولہجہ'' میں پڑھنے کے لئے جن عُلُوم وفُنون سے وابستگی اور ان کا حاصل کرنا ضروری ہے اُن عُلُوم میں سے ''علمِ تجوید'' کو بنیادی حیثیت حاصل ہے کیونکہ اِس علم کے ذریعے ''حروف کو اُن کے مخارج سے صفاتِ لازمہ وصفاتِ عارضہ کے ساتھ ادا'' کرنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔ نیز قرآنِ مجید کو ''قراءتِ امام عاصم'' کے مطابق بِروایتِ حفص بَطرِیْقِ شاطبی پڑھنے کا فہم و شُعُور بھی حاصل ہوتا ہے۔ امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمن علمِ تجوید سے متعلق فرماتے ہیں: تجویدِ قرآن اہم اُمُور میں سے ہے اور وہ حُرُوف کو ان کے حُقُوق دینا اور حرف کو اس کے مخرج اور اصل کی طرف لوٹانا ہے۔ بِلاشُبہ اُمّتِ مُسْلِمہ جس طرح معانیِ قرآن کے فہم اور حُدُودِ قرآنی کے نفاذ میں پابند ہے اِسی طرح وہ قرآن کے الفاظ کی تصحیح اور انہیں اِسی طریقۂ وصف پر ادا کرنے کی بھی پابند ہے جس طرح اِن کو قراءت کے ''اَئِمّہ'' نے ادا کیا جن کا سلسلۂ سند نبی اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلّم تک مُتَّصِل ہے اور عُلَما نے بغیر تجوید کے قرآن پڑھنے کو ''لحن'' قرار دیا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۳۱۸/۶)

تعلیمِ قرآن اور دعوتِ اسلامی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے تحت دنیا کے مختلف ممالک میں بے شُمار مدارِس بنام ''مدْرَسَۃُ المدینہ'' قائم ہیں۔ ہزاروں مدنی مُنّے اور مَدَنی منّیوں کوقرآنِ پاک حِفْظ وناظِرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔ تجوید وقراءَت سیکھنے اوراس کے مطابق قرآن پاک پڑھنے اور پڑھانے کے لئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں حُفّاظِ کرام اور دیگر اسلامی بھائیوں کے لئے مختلف کورسز (مثلاً مدرس کورس، قاعدہ و ناظرہ کورس، تجوید وقراءت کورس وغیرہ) بھی کروائے جاتے ہیں۔ نیز لاتعداد مساجد و مقامات پر مدرسۃُ المدینہ بالغان کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔ جن میں دن بھر کام کاج میں مصروف رہنے والے اسلامی بھائیوں کو عُموماً نمازِ عشاء کے بعد تقریباً 41 منٹ تک دُرُست قُرآنِ مجید پڑھنا سکھایا جاتا، مختلف دُعائیں یاد کروائی جاتی اور سُنّتیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے لئے بھی مدارِسُ المدینہ بالغات قائم ہیں۔ جیل خانہ جات میں بھی قیدیوں کوقرآن پاک کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اسی طرح بیرون ملک موجود ہزار ہا مسلمان مدرَسۃُ المدینہ آن لائن کے ذریعے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔

عطا ہو شوق مولیٰ مدرسے میں آنے جانے کا
خُدایا ذوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

کاش! تعلیمِ قرآن کی گھر گھر دُھوم پڑ جائے۔کاش! ہر وہ اِسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شُروع کر دے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں یعنی جو دُرست پڑھنا جانتی ہیں وہ دوسری اسلامی بہنوں کو پڑھائیں اور نہ جاننے والیاں ان سے سیکھیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پھر تو ہر طرف تعلیمِ قُرآن کی بہار آجائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
تِلاوت شوق سے کرنا ہمارا کام ہو جائے

(نماز کے احکام، نماز کا طریقہ، ص۲۱۲)

زیرِ نظر ''کتاب'' بھی اِسی عظیم سلسلے یعنی تعلیمِ قرآن کو عام کرنے اور قرآن کریم کو دُرست مخارج کے ساتھ پڑھنے، پڑھانے کے موضوع پر ایک مقدور بھر کاوش ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ کتاب شائقینِ علمِ تجوید وقراءت کے لئے بہترین ثابت ہوگی۔اس کتاب میں ''قواعدِ تجوید'' قراءت امام عاصم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے مطابق بروایتِ حفص بطریقِ شاطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی بیان کئے گئے ہیں۔قرّاء حضرات نے فنّی اعتبار سے حتی المقدور کوشش کر کے اس کتاب کی

تالیف فرمائی ہے۔ یہ کتاب دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے "المدینة العلمیّه" اور "مجلس تفتیشِ قِرَاءَ ت" کی مُشترکہ پیشکش ہے۔

اس کتاب کا نام شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ نے اپنی کثیر مدنی مصروفیات کے باوجود شفقت فرماتے ہوئے "فیضانِ تجوید" تجویز فرمایا ہے۔

اِس کتاب سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کے لئے "تجوید وقراءت" کے گیارہ حروف کی نسبت سے 11 مَدَنی پُھول پیش کئے جاتے ہیں:

❁ ...... ہر سبق کو زبانی یاد کر کے اس کے مطابق حرف کو ادا کرنے کی مشق کیجئے۔
❁ ...... جو لفظ آپ کے لئے نیا اور مشکل ہو اس کے نیچے پنسل سے نشان لگا کر سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ ❁ ...... ہر مشکل لفظ یا عبارت کا جو مفہوم آپ سمجھے ہیں اسے ماہرِ فن قاری/ استاذِ محترم کے سامنے پیش کر کے درست کروا لیجئے۔ ❁ ...... ہر سبق کو درجے میں آنے سے پہلے پڑھ کر اور سمجھنے والے جملے پر پنسل سے نشان لگا کر لائیے تاکہ آپ جب وہ سبق اپنے استاذِ محترم سے پڑھیں تو اس مشکل عبارت کو سمجھ سکیں۔ ❁ ...... بہتر سے بہتر طور پر یاد کرنے اور مفہوم و عبارت کو سمجھنے کے لئے مختلف زاویے سے سوال بنا کر اس کا جائزہ لیجئے اور تعلیمی حلقوں میں تکرار یعنی دوہرائی لازمی کیجئے۔ ❁ ...... قرآن مجید سے مثالیں ڈھونڈیئے۔ ایک

ایک حرف پر غور کیجئے مثلاً اس حرف کا مخرج کیا ہے، اس میں کتنی اور کون کون سی صفات پائی جاتی ہیں اور کون سی صفات نہیں ہیں، قواعد وغیرہ پر غور کیجئے۔ ۞...... ہر سبق سے متعلق وضاحت اور حرف کو اس کے مخرج اور صفات سے ادا کرنے کا طریقہ استادِ محترم سے سیکھتے رہیے۔ ۞...... جب تک سمجھ نہ آجائے استادِ محترم سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ ۞...... استاد سے فضول اور بے محل سوالات نہ کیجئے۔ اور نہ ہی جواب حاصل کرنے میں جلد بازی کا مظاہرہ کیجئے۔ آپ کے سوال پر استاد کا خاموش رہنا اور جواب نہ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ

- یا تو آپ کے اس سوال کا جواب آگے آنے والے اسباق میں آئے گا۔
- یا اس سوال کا جواب سمجھنے کی ابھی آپ کے اندر صلاحیت پیدا نہیں ہوئی۔
- یا اس سوال کا آپ کے سبق سے کوئی تعلق نہیں یا اس کا جواب دینا ضروری نہیں۔ ۞...... آپ جو اسباق پڑھ چکے ہیں اچھی طرح یاد کرتے جائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت آپ خود دیکھیں گے۔ ۞...... بعدِ تعلیم بھی اپنے استاد محترم سے رہنمائی حاصل کرتے رہیے اور جو کتب آپ نے دورانِ تعلیم پڑھیں اُنہیں پڑھتے اور پڑھاتے رہیے۔ اگر آپ نے مطالعہ چھوڑ دیا تو ''قواعدِ تجوید'' کا یاد رکھنا بہت ہی مشکل ہو جائے گا۔

مدنی التجاء: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ہماری اس کاوش میں جو حسن وخوبی نظر آئے وہ قرآن کا فیضان اور **شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا**

ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی خصوصی نظر ہے اور جہاں کوئی خامی ہو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین کرام اور اہلِ فن حضرات سے مدنی التجاء ہے کہ شرعی، فنی یا کتابت کی کوئی غلطی دیکھیں تو بذریعہ ای میل یا مکتوب ہماری رہنمائی فرمائیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے گی۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی مقصد ''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ'' کے تحت اپنی اصلاح کے لئے مدنی انعامات پر عمل کرنے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات و مجالس کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مجلس المدینۃ العلمیہ و مجلس تفتیشِ قرأت......

دعوتِ اسلامی

استاد اور طالب علم کا رشتہ انتہائی مقدس ہوتا ہے۔لہذا طالب علم کو چاہیے کہ وہ درج ذیل امور پیشِ نظر رکھے:

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمن کُتُبِ معتبرہ کے حوالے سے اُستاد کے حُقُوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: عالم کا جاہل پر اور اُستاد کا شاگرد پر ایک سا حق ہے اور وہ یہ ہے:

❀ اس سے پہلے گفتگو شروع نہ کرے۔ ❀ اسکی جگہ پر اس کی غیر موجودگی میں بھی نہ بیٹھے۔ ❀ چلتے وقت اس سے آگے نہ بڑھے۔ ❀ اپنے مال میں سے کسی چیز سے اُستاد کے حق میں بخل سے کام نہ لے یعنی جو کچھ اسے درکار ہو بخوشی حاضر کردے اور اس کے قبول کر لینے میں اس کا احسان اور اپنی سعادت تصور کرے۔ ❀ اس کے حق کو اپنے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے حق سے مُقدّم جانے۔ ❀ اور اگر چہ اس سے ایک ہی حرف پڑھا ہو اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرے۔ ❀ اگر وہ گھر کے اندر ہو باہر سے دروازہ نہ بجائے، بلکہ خود اس کے باہر آنے کا انتظار کرے۔ ❀ جس سے اس کے اُستاد کو کسی قسم کی اذیت پہنچی وہ علم کی برکات سے محروم رہے گا۔

طالب علم کو چاہیے کہ اپنے اُستاد کے سامنے بالخصوص اور دیگر مسلمانوں کے سامنے بالعموم سچ ہی بولے۔دیگر اساتذہ کرام کا بھی احترام ملحوظِ خاطر رکھے ایسا نہ ہو کہ صرف اُنہی اساتذہ کا احترام کرے کہ جن سے اسباق پڑھتا ہو۔ (کامیاب طالب علم کون؟،ص ۵۸، ۵۹)

واہ کیا بات ہے عاشقِ قراٰن کی

حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی روزانہ ایک بار ختمِ قراٰن پاک فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تحیۃ المسجد) ضرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامع مسجِد کے ہر سُتُون کے پاس قراٰنِ پاک کا ختم اور بارگاہِ الٰہی عزَّوَجلَّ میں گریہ کیا ہے۔ نَماز اور تلاوتِ قراٰن کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خُصوصی مَحَبَّت تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے چُنانچِہ وفات کے بعد دورانِ تدفین اچانک ایک اینٹ سَرَک کر اندر چلی گئی، لوگ اینٹ اٹھانے کیلئے جب جُھکے تو یہ دیکھ کر حیران رَہ گئے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قبر میں کھڑے ہو کر نَماز پڑھ رہے ہیں! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے گھر والوں سے جب معلوم کیا گیا تو شہزادی صاحِبہ نے بتایا: والدِ محترم علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: "**یااللہ**! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قبر میں نَماز پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشرَّف فرمانا۔" منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مزارِ پُراَنوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تلاوتِ قراٰن کی آواز آرہی ہوتی۔ (حِلیۃُ الاولیاء ج۲ ص۳۶۲۔۳۶۶ مُلتَقطاً، دار الکتب العلمیۃ)

اللہ عزَّوَجلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سبق نمبر ١:

تجوید کی ابتدائی ضروری باتیں

کسی بھی علم یا فن کو شروع کرنے سے پہلے اِن باتوں کا جاننا ضروری ہے:
علم کا نام، اس کی تعریف، موضوع، غرض وغایت، حکم اور فائدہ تاکہ اس علم کو حاصل کرنے والے طلبہ کو رغبت حاصل ہو اور اس علم کا حاصل کرنا آسان ہو جائے۔
چنانچہ تجوید کی ابتدائی ضروری باتیں بیان کی جاتی ہیں۔

تجوید کی تعریف

تجوید کا لغوی معنی:

''اَلتَّحْسِیْنُ وَالْاِتْیَانُ بِالْجَیِّدِ'' سنوارنا، خوبصورت کرنا اور کسی کام کو عمدگی سے کرنا۔

تجوید کا اصطلاحی معنی:

''ھُوَ عِلْمٌ یُّبْحَثُ فِیْهِ عَنْ مَّخَارِجِ الْحُرُوْفِ وَصِفَاتِهَا وَعَنْ طُرُقِ

تَصْحِیْحِ الْحُرُوْفِ وَتَحْسِیْنِھَا ''یعنی ''علمِ تجوید'' اس علم کا نام ہے جس میں حروف کے مخارج اوران کی صفات اورحروف کی تصحیح (صحیح ادا کرنے) اورتحسین (خوبصورت کرنے) کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

علمِ تجوید کا موضوع

علمِ تجوید کا موضوع ''حروفِ تہجی'' ہیں۔ ''الف'' سے لیکر ''یا'' تک تمام حروف ہیں جن کی تعداد انتیس ہے۔

علمِ تجوید کی غرض وغایت

علمِ تجوید کی ''غرض وغایت'' یہ ہے کہ قرآنِ مجید کو عربی لب ولہجہ میں تجوید کے ساتھ صحیح پڑھا جائے اورغلط ومجہول ادائیگی سے بچا جائے۔اوراگران اُمورکو بجالانے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا مقصود ہوتو دونوں جہاں میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔

علمِ تجوید کا حکم

علمِ تجوید کا حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہےاورقرآنِ پاک کوتجوید کے ساتھ پڑھنا ''فرضِ عین'' ہے۔حضرت علامہ مُلاّ علی قاری علیہ رحمۃُ اللہ الباری فرماتے ہیں: ثُمَّ ھٰذَا الْعِلْمُ لَا خِلَافَ فِيْ اَنَّہٗ فَرْضُ کِفَایَۃٍ وَّ الْعَمَلُ بِہٖ فَرْضُ عَیْنٍ، اس علم کا حاصل کرنا بلا اختلاف ''فرضِ کفایہ'' ہےاوراسکے مطابق عمل کرنا(یعنی تجوید

کے ساتھ پڑھنا) ''فرضِ عین'' ہے۔ **اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حرف دوسرے حرف سے **صحیح ممتاز ہو** ''فرضِ عین'' ہے۔ بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۳/۲۵۳)

سوالات سبق نمبر ١

﴿1﴾ ...... کسی بھی علم یا فن کو شروع کرنے سے پہلے کن کن باتوں کا جاننا ضروری ہے؟

﴿2﴾ ...... تجوید کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان فرمائیے؟

﴿3﴾ ...... علمِ تجوید کا موضوع کیا ہے؟

﴿4﴾ ...... علم تجوید کی غرض و غایت بیان کیجئے؟

﴿5﴾ ...... تجوید کا شرعی حکم تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے؟

حضرت سیِّدُنا امام فخر الدین ارسابندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مَرْو شہر میں رئیس الائمہ کے مقام پر فائز تھے اور سلطانِ وقت آپ کا بے حد ادب واحترام کیا کرتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ ''مجھے یہ منصب اپنے اُستاد کی خدمت کرنے کی وجہ سے ملا ہے کہ میں اپنے استاد کی خدمت کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے ان کا 3 سال تک کھانا پکایا اور استاد کی عظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے کبھی بھی اس میں سے کچھ نہ کھایا۔'' (راہِ علم، ص ۳۱)

سبق نمبر۲:

قرآنِ پاک کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کی اہمیّت

قرآنِ مجید، فرقانِ حمید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وہ آخری اور مکمل کتاب ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم پر نازل فرمایا۔ یہ وہ مُقدّس کتاب ہے جس نے بھٹکی ہوئی انسانیت کو سیدھے راستے کی طرف رہنمائی فرمائی اور بیشمار منکرینِ خدا ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم اسی کلامِ مجید کی بدولت اسلام قبول کرکے کائنات کے عظیم رہنما بن گئے۔ یہی وہ صحیفۂ آسمانی ہے جس کے کروڑوں انسان حُفّاظ ہیں۔ قرآنِ مجید ہی وہ کتابِ مُبین ہے جو ہر قسم کے تغیُّر وتبدُّل، تحریف وترمیم کے بغیر موجود ہے۔ اس کو دیکھنا، چُھونا، پڑھنا عبادت ہے۔ اس پر عمل دونوں جہان میں سعادتمندی و کامیابی کا ذریعہ ہے۔ مگر افسوس! آج کا مسلمان اس فانی دنیا میں اپنی دنیوی ترقی وخوشحالی کے لئے نِت نئے علوم وفنون سیکھنے، سکھانے میں تو ہر وقت مصروفِ عمل نظر آتا ہے جبکہ رب عَزَّوَجَلَّ کے نازل کردہ قرآن پاک کو پڑھنے، سیکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں کوتاہی اور غفلت کا شکار ہے۔ حالانکہ اس کی تعلیم کی اہمیت سے کس کو انکار ہوسکتا ہے۔

”قرآن“ کے چار حُروف کی نسبت سے قرآن مجید کو سیکھنے، سکھانے، پڑھنے، پڑھانے کے فضائل پر مبنی ٤ فرامینِ مصطفےٰ

﴿1﴾...... ”خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہ“ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن سُلَمی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ مسجد میں قرآنِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مُبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، ٣/٤١٠، حدیث: ٥٠٢٧)

الٰہی خوب دیدے شوق قرآں کی تلاوت کا
شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

﴿2﴾...... ”اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ“ افضل عبادت قرآن پاک کی تلاوت ہے۔ (معجم الصحابة لابن القانع، باب الالف، ١/٥٦، حدیث: ٥١)

﴿3﴾...... ”مَنْ قَرَءَ مِنَ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا فَلَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ“ جس شخص نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔

(مسند الرویانی، مسند عوف بن مالك الاشجعی، ١/٣٩٧، الحدیث: ٦٠٥)

﴿4﴾...... ”مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ وَأَخَذَ بِمَا فِیْهِ کَانَ لَہٗ شَفِیْعاً وَّدَلِیْلاً اِلَی الْجَنَّةِ“ جس نے قرآن مجید سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآن پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (المؤتلف والمختلف للدار قطنی، باب الخاء، ٢/٨٣٠)

قرآن پاک کو خلافِ تجوید پڑھنے کی وعید

تعلیمِ قرآن کے فضائل پر بیشمار احادیثِ مبارکہ کُتُبِ احادیث میں موجود ہیں۔مگر یاد رہے کہ یہ فضائل اور اجر وثواب اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب کہ قرآنِ کریم کو دُرُست تلفظ اور صحیح مخارج کے ساتھ پڑھا جائے۔کیونکہ غلط طریقے پر پڑھنا بجائے ثواب کے وعید وعذاب کا باعث ہے۔جیسا کہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: رُبَّ قَارِئٍ لِّلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ، بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ (غلط پڑھنے کی وجہ سے) قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے۔(احیاء علوم الدین ،کتاب آداب تلاوة القرآن،الباب الاول،فی ذم تلاوة الغافلین،١/٣٦٤)

علم تجوید کی اہمیت پر فرمانِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمن فرماتے ہیں: ''اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو فرضِ عین ہے۔بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے۔عوام بیچاروں کو (تو) جانے دیجئے خواص کہلانے والوں کو دیکھئے کہ کتنے اس فرض پر عامل (عمل کرنے والے) ہیں۔میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سُنا، کن کو؟ علماء کو، مفتیوں کو، مدرّسوں کو، مُصنّفوں کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں اَحَد کو اَهَد پڑھتے ہوئے اور سورۂ منافقون میں يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ میں يَعْسَبُوْنَ پڑھتے ہیں، هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ کی جگہ فَاعْذَرْ پڑھتے ہیں۔وَهُوَ الْعَزِيْزُ کی جگہ هُوَ الْعَذِيْذ پڑھتے ہیں۔بلکہ ایک صاحب کو الحمد شریف

میں صِرَاطَ الَّذِیْنَ کی جگہ صِرَاطَ اللَّظِیْنَ پڑھتے سُنا۔ کس کس کی شکایت کیجئے؟ یہ حال اکابر کا ہے پھر عوام بیچاروں کی کیا گنتی؟ اب کیا شریعت ان کی بے پروائیوں کے سبب اپنے احکام منسوخ فرمادے گی؟ نہیں نہیں۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (ترجمۂ کنزالایمان) حکم نہیں مگر اللہ کا۔ (فتاوی رضویہ،۳/ ۲۵۳، بتصرف)

جس سے حُروف صحیح ادا نہ ہوتے ہوں وہ کیا کرے؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۴۹۹ صفحات پر مشتمل کتاب ''نماز کے احکام'' میں ہے: جس سے حُروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس کے لئے تھوڑی دیر مشق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ **انہیں سیکھنے کے لئے رات دن کوشش کرے** اور صحیح پڑھنے والوں کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ (نماز) اس کے پیچھے پڑھے، یا وہ آیتیں پڑھے جن کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانۂ کوشش میں اِس کی اپنی نماز ہوجائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔

(نماز کے احکام، نماز کا طریقہ، ص۲۱۰)

فرمانِ امیرِ اہلِ سُنّت دامت برکاتھم العالیة:

آپ نے قِراءَت کی اَہَمِّیَّت کا بخوبی اندازہ لگالیا ہوگا۔ ''واقعی وہ مسلمان بڑا بدنصیب ہے جو دُرُست قُرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا''۔

(نماز کے احکام، نماز کا طریقہ، ص۲۱۱)

پندرھویں صدی کی عظیم علمی وروحانی شخصیّت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اس پُرفتن دور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ ''مدنی انعامات'' کا رسالہ بصورتِ سُوالات عطا فرمایا ہے۔ آپ کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات کے مدنی انعام نمبر (64,70) کی روشنی میں اپنا محاسبہ فرمالیجئے۔

مدنی انعام نمبر 64: کیا آپ نے اذان اور اس کے بعد کی دعا، قرآن شریف کی آخری دس سورتیں، دعائے قنوت، التّحیّات، دُرودِ ابراھیم اور کوئی ایک دعائے ماثورہ یہ سب مخارج سے حروف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ زبانی یاد کرلئے ہیں؟

مدنی انعام نمبر 70: کیا آپ نے مَخارِج سے حُرُوف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ کم ازکم ایک بار قرآن ناظِرہ ختم کرلیا ہے؟ اور اسے اس سال دُہرالیا؟

سوالات سبق نمبر ٢

﴿1﴾ ......قرآن مجید کی فضیلت پر احادیثِ مبارکہ مع ترجمہ بیان کیجئے؟

﴿2﴾ ......قرآنِ پاک کو خلافِ تجوید پڑھنے کی وعید بیان کیجئے؟

﴿3﴾ ......کتنی تجوید سیکھنا فرضِ عین ہے؟

﴿4﴾ ......جس سے حُروف صحیح ادا نہ ہوتے ہوں وہ کیا کرے؟

سبق نمبر۳:

قرآن وحدیث کی روشنی میں علمِ تجوید کا ثبوت

قرآن مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ﴿۴﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ (پ:۲۹، المزّمل:۴)

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے پوچھا گیا کہ ''ترتیل کے کیا معنی ہیں؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ'' ترتیل حروف کو عمدگی سے (مخارج و صفات کے ساتھ) ادا کرنا اور وقف کی جگہوں کو پہچاننے کا نام ہے۔

(شرح طیبۃ النشر فی القراء ات لابن الجزری، مبحث التجوید، ص ۳۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ترجمۂ کنز الایمان: جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں۔ (پ ۱، البقرة: ۱۲۱)

تفسیرِ جلالین میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت ہے: ''اَیْ یَقْرَءُوْنَهٗ كَمَا اُنْزِلَ''، یعنی وہ اسے ایسے پڑھتے ہیں جس طرح اسے نازل کیا گیا۔

(تفسیر جلالین مع حاشیہ انوار الحرمین، البقرة، تحت الآیۃ: ۱۲۱، ۱/۵۸)

احادیثِ مبارکہ سے ثبوت

حضرت سَیِّدُ نا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سید المرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃٌ للعالمین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: ''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَءَ الْقُرْاٰنُ کَمَا اُنْزِلَ'' بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند کرتا ہے کہ قرآن کو اسی طرح پڑھا جائے جیسا اسے نازل کیا گیا۔

(الجامع الصغیر، حرف الهمزة، ص۱۱۷، حدیث:۱۸۹۷)

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہا سے مروی ہے کہ حُضور سید دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اَلْمَاھِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ'' قرآن کریم کو مہارت سے پڑھنے والا بہت مُعزّز اور مُقرّب فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الماھر فی القرآن...الخ، ص ۴۰۰، حدیث:۷۹۸)

حضرت سَیِّدُ نا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اِقْرَءُ وا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِھَا'' قرآن پاک کو عرب کے لب ولہجہ اور ان کی آوازوں میں پڑھو۔

(نوادر الاصول، الاصل الخامس والخمسون والمائتان،۲/۱۰۴۲،حدیث:۱۳۴۵)

علم تجوید کے بارے میں امام جزری علیہ الرحمۃ کے اشعار

حضرت سَیِّدُنا امام جزری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی اپنی کتاب ''اَلْمُقَدِّمَۃُ الجزَرِیّۃ'' میں فرماتے ہیں:

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَّازِمِ

مَنْ لَّمْ یُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمِ

تجوید کا حاصل کرنا ضروری اور لازمی ہے جو قرآن کریم کو تجوید سے نہ پڑھے وہ گناہ گار ہے۔

لِاَنَّہٗ بِہٖ الْاِلٰہُ اَنْزَلَا

وَھٰکَذَا مِنْہُ اِلَیْنَا وَصَلَا

اس لئے کہ قرآن کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تجوید کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور اسی طرح (یعنی تجوید کے ساتھ) حق تعالیٰ سے ہم تک پہنچا ہے۔ (المقدمۃ الجزریۃ، باب التجوید، ص ۳)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

اِذْ وَاجِبٌ عَلَیْھِمِ مُحَتَّمٖ

قَبْلَ الشُّرُوْعِ اَوَّلًا اَنْ یَّعْلَمُوْا

قرآنِ مجید پڑھنے والوں پر یہ بات فرض ہے کہ قرآن کریم کی قراءت شُروع کرنے سے پہلے جان لیں۔

حروف تہجی کے مخارج اور صفات تا کہ وہ فصیح تر لغت کے مطابق تلفظ کر سکیں۔

(المقدمة الجزرية، منظومة المقدمة، ص ۱)

تصحیحِ حُروف فرضِ عین ہے اور تجوید کا انکار کفر ہے

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: بلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تصحیح حُروف ہو اور غلط خوانی سے بچے ''فرضِ عین'' ہے۔ بزازیہ وغیرہ میں ہے ''اَللَّحْنُ حَرَامٌ بِلَاخِلَافٍ'' (لحن سب کے نزدیک حرام ہے) جو اسے بدعت کہتا ہے اگر جاہل ہے تو اسے سمجھا دیا جائے اور دانستہ (تجوید کی فرضیت جانتے ہوئے) کہتا ہے تو کفر ہے کہ فرض کو بدعت کہتا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۶/۳۴۳)

ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمن لکھتے ہیں: تجوید بنَصِّ قطعی قرآن واخبار (احادیث) مُتَوَاتِرَہ سَیِّدِ الانس والجانّ علیہ وعلیٰ الہ افضل الصلوۃ والسلام واجماعِ تام صحابہ وتابعین وسائر ائمّہ کرام علیہم الرضوان المستدام حق وواجب اور علمِ دین شرعِ الٰہی ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے):

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ۴ ترجمۂ کنز الایمان: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ (پ:۲۹، المزّمل:۴)

(لہذا) اسے مطلقاً ناحق بتانا کلمۂ کفر ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ہاں جو اپنی ناواقفی سے کسی خاص قاعدے کا انکار کرے (تو) وہ اس کا جہل ہے اُسے آگاہ ومُتنبّہ کرنا چاہیئے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اعلم (فتاوی رضویہ،۶/۳۲۲)

معلوم ہوا کہ **علم تجوید حق**، واجب اور شریعتِ مُطَہَّرہ کا علم ہے۔ ''تجوید'' قرآن کریم کی نص قطعی، احادیثِ مُتَواتِرَہ، صحابہ، تابعین اور ائمہ کرام (علیھم الرضوان) کے اجماع سے ثابت ہے۔

سوالات سبق نمبر ۲

﴿1﴾......کیا علمِ تجوید کا ثبوت قرآن وحدیث میں موجود ہے، بیان کیجئے؟

﴿2﴾......امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُ ناعلیُّ المُرتَضٰی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم نے ترتیل کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

﴿3﴾......تجوید کے بارے میں علاّمہ جَزری علیہ الرحمۃ کے اشعار مع ترجمہ بیان کیجئے؟

﴿4﴾......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمن نے تجوید کا انکار کرنے والوں کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے؟

سبق نمبر۴:

قرآن پاک کوخوش آوازی سے پڑھنے کی اہمیّت

قرآنِ مجید، فرقانِ حمید کو خُوش آوازی سے پڑھنا امرِ زائد مُستحسن (پسندیدہ، اچھا) ہے۔ قرآن کریم کو خوش آوازی کے ساتھ پڑھنے سے قِراءتِ قرآن کے حُسن میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ لیکن یادرہے کہ خوش آوازی سے قواعدِ تجوید نہ بگڑیں کیونکہ ایسی خوش آوازی جس سے قواعدِ تجوید بگڑیں ممنوع ہے۔ لحن خفی لازم آئے تو مکروہ اور اگر لحن جلی لازم آئے تو حرام ہے۔ پڑھنے اور سننے دونوں کا ایک حکم ہے۔ (فوائد مکیه، ص:۲۳)

خُوش آوازی سے قُرآن کریم کو پڑھنے کے متعلق ۴ فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیش کیے جاتے ہیں:

﴿۱﴾......سیدُالمرسلین، شفیعُ المذنبین، رحمۃٌ للعالمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: ''زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ '' قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔ (ابو داود، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ، ۲/۱۰۵، حدیث:۱٤٦٨، وبخاری، کتاب التوحید، باب قول النبی:الماھر بالقرآن مع الکرام البررۃ، ٤/۵۹۲)

﴿۲﴾......رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، شفیعِ اُمم، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: ''لِکُلِّ شَیْءٍ حِلْیَۃٌ وَّحِلْیَۃُ الْقُرْاٰنِ حُسْنُ الصَّوْتِ'' ہر چیز کے لئے زیور ہے اور قرآن کریم کا زیور خوبصورت آواز (میں اسے پڑھنا) ہے۔ (المعجم الاوسط، ۵/۳۳۹، حدیث:۷۵۳۱)

﴿۳﴾......حضرت سَیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم، رء وف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا'' قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے خُوبصورت کرکے پڑھو اس لئے کہ اچھی آواز قرآن کے حُسن میں اضافہ کرتی ہے۔

(دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب التغنی بالقرآن، ۲/۵٦۵، حدیث:۳۵۰۱)

﴿۴﴾ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ'' جو قرآن مجید کو خوش آوازی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ: واسروا قولکم او اجھروا بہ...الخ، ۴/۵۸٦، حدیث:۷۵۲۷)

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امام جعفر صادق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے حضرت سَیِّدُنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ الولی سے فرمایا کہ ''اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ طلب کرو جو اللہ عزوجل کا خوف رکھتے ہیں۔'' (راہِ علم، ص۲۴)

تلاوت کے خوشبُودار مدنی پھول

۞......امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُ ناعمرفاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روزانہ صُبح کو قرآن مجید کوچُومتے اور فرماتے: ''یہ میرے ربّ کا عہد اوراس کی کتاب ہے۔''

۞...... قرآن مجید پڑھنے سے پہلے مسواک کر لیجئے کیونکہ مسواک حُروف کی صاف ادائیگی میں اور منہ کی پاکیزگی میں بہت مفید ہے۔

۞...... تلاوت کے آغاز میں تعوُّذ پڑھنا مستحب ہے اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ سُنّت، ورنہ مستحب۔

۞......باوُضو، قبلہ رُو، اچھّے کپڑے پہن کر (خُوشبُو لگاکر) تلاوت کرنا مستحب ہے۔حضرت امام شافعی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: عمدہ خوشبولگانے سے عَقْل بڑھتی ہے۔

۞...... قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے چھونا بھی اور یہ سب کام عبادت ہیں۔

۞...... قرآن مجید کونہایت اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے اگر اچھّی آواز نہ ہوتو اچھّی آواز بنانے کی کوشش کرے۔مگرلحن کے ساتھ پڑھنا کہ حُروف میں کمی بیشی ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے بلکہ پڑھنے میں قواعدِ تجوید کی رعایت کیجئے۔

۞...... قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔

۞...... غسل خانے اور نجاست کی جگہوں میں قرآن مجید پڑھنا ناجائز ہے۔

۞...... تلاوت کرتے وقت اگر کوئی شخص معظم دینی مثلاً بادشاہِ اسلام یا عالمِ دین یا پیر یا استاد یا باپ آجائے تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوسکتا ہے۔

۞...... قرآن مجید کو جزدان وغلاف میں رکھنا ادب ہے صحابہ وتابعین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہم کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔

۞...... قرآن کریم ختم ہونے پر دعا مانگنی چاہئے کہ اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

۞...... جب قرآن پاک ختم ہو تو تین بار سورۂ اخلاص پڑھنا بہتر ہے اگرچہ تراویح میں ہو البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔

(تلاوت کی فضیلت، ص ۱۶)

ختمِ قرآن کا طریقہ یہ ہے کہ سورۃُ النّاس پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ سے ''وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾'' تک پڑھے اور اس کے بعد دُعا مانگے کہ یہ سُنّت ہے۔ چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾'' پڑھتے تو سورۂ فاتحہ شروع فرماتے پھر سورۂ بقرہ سے ''وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾'' تک پڑھتے پھر ختمِ قرآن کی دُعا پڑھ کر کھڑے ہوتے۔

(تلاوت کی فضیلت، ص ۱۶)

✿......روزانہ قرآن پاک کی کم از کم ۳ آیات کی تلاوت (مع ترجمہ وتفسیر) کے مدنی انعام پر عمل کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔ تلاوت کے مزید احکام جاننے کے لئے رسالہ ''تلاوت کی فضیلت'' کا مطالعہ کیجئے۔

''کنزالایمان'' اے خُدا میں کاش! روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اس کی پھر اُس پر عمل کرتا رہوں

سوالات سبق نمبر ٤

﴿1﴾......خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنے کا حکم بیان کیجئے؟

﴿2﴾......خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنا کب مکروہ اور کب حرام ہے؟ تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے۔

﴿3﴾......خوش آوازی کی اہمیت پر کوئی ایک حدیث شریف مع ترجمہ بیان کیجئے؟

﴿4﴾......آدابِ تلاوت سے متعلق کوئی تین مدنی پھول بیان کیجئے؟

﴿5﴾......ختمِ قرآن کا مسنون طریقہ بیان کیجئے؟

کسی دانا کا قول ہے کہ ''جس نے کسی علمی بات کو ہزار بار سننے کے بعد اس کی ایسی تعظیم نہیں کی جیسی تعظیم اس نے اس مسئلے کو پہلی مرتبہ سنتے وقت کی تھی تو ایسا شخص علم کا اہل نہیں۔''

سبق نمبر۵:

اصطلاحاتِ ضروریہ

1 ...... اِستعاذہ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھنا

2 ...... بَسملہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھنا

3 ...... لحن: قواعدِ تجوید کے خلاف پڑھنا

4 ...... حُرُوف: الف سے لے کر یا تک سب حُرُوف ہیں جن کی تعداد ۲۹ ہے ان کو ''حُرُوفِ تہجّی'' کہتے ہیں۔

5 ...... حُرُوفِ متشابہ: وہ حُرُوف جن کی شکل ایک دوسرے سے ملتی ہو صرف نقطے کا فرق ہو جیسے ب، ت

6 ...... حُرُوف غیر متشابہ: وہ حُرُوف جن کی شکل ایک دوسرے سے نہ ملتی ہو جیسے ب، ج

7 ...... حُرُوف قریبُ الصَّوت: وہ حُرُوف جن کی آواز ایک دوسرے سے ملتی ہو جیسے (ت، ط)(ث، س، ص)(ذ، ز، ظ)(ض، د)(ح، ہ)(ع، ء)(ق، ک)

8 ...... حُرُوف بعید الصَّوت: جن کی آواز دوسرے حرف سے نہ ملتی ہو جیسے ح، د، ج

9 ......حُروفِ مُعجمہ یا منقوطہ: نقطے والے حروف جیسے ب، ج

10 ......حُروف مہملہ یا غیر منقوطہ: جن پر نقطہ نہ ہو جیسے ح، د، ر

11 ......حُروف فوقانی: وہ حُروف جن کے اوپر نقطہ ہو جیسے ت، خ

12 ......حُروفِ تحتانی: وہ حُروف جن کے نیچے نقطہ ہو جیسے ب

13 ......حُروفِ مُتوسّطہ: وہ حُروف جن کے درمیان نقطہ ہو جیسے ج

14 ...... حرکت: زبر...َ...زیر...ِ...پیش...ُ... میں سے ہر ایک کو ''حرکت'' کہتے ہیں۔ حرکت کی جمع حرکات ہے۔ زبر اور پیش حرف کے اوپر جبکہ زیر حرف کے نیچے ہوتی ہے۔ ان تینوں کی مثال اس کلمے میں موجود ہے خُلِقَ

15 ...... متحرِّک: جس حرف پر حرکت ہو اسے ''متحرک'' کہتے ہیں جیسے بَ بِ بُ

16 ...... فتحہ: زبر کو ''فتحہ'' کہتے ہیں جس حرف پر فتحہ ہو اسے ''مفتوح'' کہتے ہیں جیسے بَ

17 ...... کسرہ: زیر کو ''کسرہ'' کہتے ہیں۔ جس حرف کے نیچے کسرہ ہو اسے ''مکسور'' کہتے ہیں جیسے بِ

18 ......ضَمّہ: پیش کو ''ضمّہ'' کہتے ہیں جس حرف پر ضمّہ ہو اسے ''مضموم'' کہتے ہیں جیسے بُ

19 ...... **تنوین:** دوزبر(ً) دوزیر(ٍ) دوپیش(ٌ) کوتنوین کہتے ہیں جس حرف پرتنوین ہو اسے ''مُنَوَّن'' کہتے ہیں۔ تنوین نون ساکن ہوتا ہے جو کلمہ کے آخر میں آتا ہے اس لئے تنوین کی آواز نون ساکن کی طرح ہوتی ہے۔

20 ...... **حُروفِ مدّہ یا ہوائیہ:** ہوا پر ختم ہونے والے حُروف یہ تین ہیں ا، و، ی ساکن ماقبل حرکت موافق جیسے اُوْذِیْنَا۔

21 ...... **حُروفِ لین:** نرمی سے ادا ہونے والے حُروف یہ دو ہیں و، ی ساکن ماقبل مفتوح جیسے بَوْ، بَیْ

22 ...... **فتحہ اشباعی:** کھڑے زبر(ٰ) کو کہتے ہیں۔

23 ...... **کسرہ اشباعی:** کھڑے زیر(ٖ) کو کہتے ہیں۔

24 ...... **ضمّہ اشباعی:** اُلٹے پیش کو کہتے ہیں جیسے بٗ۔

25 ...... **سکون:** سکون ''جزم'' (ْ) کو کہتے ہیں۔ جس حرف پر سکون ہو اسے ''ساکن'' کہتے ہیں جیسے اَنْ

26 ...... **تشدید:** شد(ّ) کو کہتے ہیں جس حرف پر شد ہو اسے ''مُشَدَّد'' کہتے ہیں جیسے اِنَّ

27 ...... **مخارج:** منہ کے وہ حصّے جہاں سے حُروف ادا ہوتے ہیں جیسے حلق، لسان وغیرہ

28 ...... حُرُوف مُتَّحِدُ الْمَخرج: وہ حُرُوف جن کا مخرج ایک ہو جیسے **ط، د، ت**

29 ...... حُرُوف مختلف المخرج: وہ حُرُوف جن کا مخرج الگ الگ ہو جیسے **ب، ج**

30 ...... حُرُوف حلقی: وہ حُرُوف جو حلق سے ادا ہوتے ہیں **ء، ہ، ع، ح، غ، خ**

31 ...... حُرُوف لہاتیہ: وہ حُرُوف جو کوّے سے مُتَّصِل زبان کی جڑ اور تالو سے ادا ہوتے ہیں **ق، ک**

32 ...... حُرُوف شَجْرِیہ: وہ حُرُوف جو زبان کے درمیان اور تالو کے درمیان سے ادا ہوتے ہیں **ج، ش، ی** (ان حُرُوف کو باعتبارِ مخرج ''شجرِیَّہ'' کہتے ہیں۔ شجر تالو کے اس حصّے کو کہا جاتا ہے جو دو جبڑوں کے درمیان اُوپر اُٹھا ہوا ہے)

33 ...... حرفِ حافیہ: وہ حرف جو زبان کے بغلی کنارے سے ادا ہوتا ہے **ض**

34 ...... حُرُوفِ طرَفیہ یا ذلقیہ: وہ حُرُوف جو زبان کے کنارے سے ادا ہوتے ہیں **ل، ن، ر**

35 ...... حُرُوف نِطْعیہ: وہ حُرُوف جو تالو کے اگلے حصّے سے ادا ہوتے ہیں **ط، د، ت** (نِطْعٌ: تالو کی کُھردری لکیردار جلد کو کہا جاتا ہے جس کا اختتام مسوڑھوں کے ساتھ ہے)

36 ...... حُرُوفِ لِثَوِیہ: وہ حُرُوف جو ''لِثَہ'' یعنی مسوڑھے کے قریب سے ادا

ہوتے ہیں ظ، ذ، ث

37 ...... حُرُوفِ اسلیہ یا صفیریہ: وہ حُرُوف جو زبان کی نوک سے ادا ہوتے ہیں ص ، ز ، س ("اَسَلَۃٌ" زبان کے آخری باریک کنارے کو کہتے ہیں۔اس لئے انہیں حروف اسلیہ کہتے ہیں۔صفیر سیٹی کو کہتے ہیں چونکہ ان حروف میں سیٹی کی طرح آواز پائی جاتی ہے اس لیے انہیں حُرُوفِ صفیریہ بھی کہتے ہیں)

38 ...... حُرُوفِ شفویہ: وہ حُرُوف جو ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں: ب، ف، م، و

39 ...... حرف بحری: ہونٹوں کی تَری سے ادا ہونے والا حرف: ب

40 ...... حرف برّی: ہونٹوں کی خشکی سے ادا ہونے والا حرف: م

41 ...... صفت: حرف کی وہ کیفیت یا حالت جو حرف کو ادا کرتے وقت حرف کے ساتھ قائم ہو

42 ...... صفاتِ لازمہ: جو حرف کے لئے ہر وقت ضروری ہوں جیسے حُروفِ مستعلیہ میں صفتِ استعلاء

43 ...... صفاتِ عارضہ: جو حرف میں کبھی ہوں اور کبھی نہ ہوں جیسے (ر) کا کبھی پُر اور کبھی باریک ہونا

44 ...... حُرُوف مُتَّحِدُ المخرج ومتحد الصّفات: وہ حُرُوف جن کا مخرج اور صفات ایک ہوں جیسے مَدَدَ میں دال

45 ...... حُرُوف مختلف المخرج ومختلف الصّفات: وہ حُرُوف جو مخارج اور

صفات کے اعتبار سے جدا ہوں جیسے **ث ط**

46 ...... **حُروف مُتَّحِدُ المخرج ومختلف الصّفات:** وہ حُرُوف جن کا مخرج تو ایک ہو مگر صفات جدا جدا ہوں جیسے **ث ظ** وغیرہ

47 ...... **ترقیق:** حرف کو باریک پڑھنا جیسے کَانَ میں الف

48 ...... **تفخیم:** حرف کو پُر پڑھنا جیسے قَالَ میں الف

49 ...... **اظہار:** نون ساکن، تنوین اور میم ساکن کو ظاہر کر کے پڑھنا جیسے اَنْعَمْتَ

50 ...... **اقلاب:** نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر اخفاء کرنا جیسے مِنْۢ بَعْدِ

51 ...... **اخفاء:** ادغام اور اظہار کی درمیانی حالت جیسے اَنْتَ

52 ...... **ادغام:** دو حرفوں کو ملا دینا

53 ...... **مُدغَم:** وہ حرف جسے دوسرے حرف میں ملایا گیا ہو جیسے عَبَدْتُّمْ میں دال کو ت میں ملایا گیا ہے۔

54 ...... **مُدغَم فیہ:** جس حرف میں ملایا گیا ہو۔

55 ...... **مثلین:** ایسے دو حروف جو مخرج اور صفات میں متحد ہوں جیسے اِذْ ذَّھَبَ میں ذال

56 ...... **متجانسین:** ایسے دو حروف جن کا مخرج ایک ہو جیسے قَدْ تَّبَیَّنَ میں دال اور تا

57 ...... متقاربین: ایسے دو حروف جو مخرج اور صفات کے اعتبار سے قریب قریب ہوں۔ جیسے مَنْ یَّنْظُرُ میں نون اور یا

58 ...... خیشوم: ناک کا بانسہ

59 ...... غُنّہ: ناک میں آواز لے جانا

60 ...... ادغامِ شفوی: میم ساکن کے بعد دوسری میم آجانے کی صورت میں میم ساکن کو دوسری میم میں مدغم کرنا جیسے فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝۸

61 ...... اخفائے شفوی: میم ساکن کے بعد (ب) آجانے کی صورت میں میم ساکن کو اسکے مخرج میں چھپا کر ادا کرنا جیسے عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ ۝۶۶

62 ...... اظہارِ شفوی: میم ساکن کے بعد (ب) اور (م) کے علاوہ کوئی اور حرف آجانے کی صورت میں میم ساکن کو اسکے مخرج سے ظاہر کر کے پڑھنا جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ

63 ...... اثبات: حرف کو باقی رکھنا

64 ...... حذف: حرف کو ختم کرنا

65 ...... تسہیل: تحقیق اور ابدال کی درمیانی حالت ءَ اَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ط

66 ...... تحقیق: ہمزہ کو اس کے اصلی مخرج سے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ

67 ...... ابدال: دوسرے ہمزہ کو ماقبل حرکت کے موافق حرفِ مدّہ سے بدلنا جیسے ءَ اللّٰہ سے آللّٰهُ

68 ...... اِمالہ: زبر کو زیر اور الف کو یا کی طرف مائل کر کے پڑھنا

69 ...... **سکتہ**: کسی حرف پر سانس توڑے بغیر تھوڑی دیر کے لئے آواز کو روک لینا

70 ...... **حُرُوفِ ممدودہ**: وہ حُرُوف جن پر مد ہو جیسے جَآءَ

71 ...... **مَدّ**: حرف کو اس کی اصلی مقدار سے لمبا کر کے پڑھنا۔

72 ...... **قصر**: حرف کو اس کی اصلی مقدار جتنا پڑھنا

73 ...... **ماقبل**: حرف سے پہلے والے حرف کو ''ماقبل'' کہتے ہیں۔

74 ...... **مابعد**: حرف کے بعد والے حرف کو ''مابعد'' کہتے ہیں۔

75 ...... **وصل**: ملا کر پڑھنا

76 ...... **وقف**: کلمے کے آخری حرف پر سانس اور آواز دونوں کو روک کر ٹھہر جانا

77 ...... **موقوف علیہ**: جس حرف پر وقف کیا جائے

78 ...... **ابتداء**: جس کلمے پر وقف کیا اس سے آگے پڑھنا

79 ...... **اعادہ**: جس کلمے پر وقف کیا، رَبطِ کلام کے لئے اس سے یا اس سے پہلے والے کلمے سے پڑھنا

80 ...... **وقف بِالْاِسْکان**: جس کلمے کے آخری حرف پر وقف کیا اس کو ساکن کر دینا۔ یہ وقف **تینوں حرکتوں** میں ہوتا ہے۔

81 ...... **وقف بِالرَّوْم**: جس کلمے کے آخری حرف پر وقف کیا اس حرف کی **حرکت کا تہائی** حصہ پڑھنا۔ یہ **زیر** ـِ اور **پیش** ـُ میں ہوتا ہے۔

82 ...... **وقف بالاشمام:** جس کلمے کے آخری حرف پر وقف کیا اس کو ساکن کر کے ہونٹوں سے پیش کی طرف اشارہ کرنا۔ یہ صرف پیش (ـُ) میں ہوتا ہے۔

83 ...... **حُروفِ قَمرِیہ:** جن حُروف سے پہلے لامِ تعریف پڑھا جائے جیسے اَلْمَدِیْنَه، اَلْکِتَابُ وغیرہ (یہ چودہ حُروف ہیں جن کا مجموعہ ہے اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِیْمَهٗ)

84 ...... **حُروفِ شمسیہ:** جن حُروف سے پہلے لامِ تعریف نہ پڑھا جائے جیسے اَلنَّجْمُ، اَلثَّاقِبُ وغیرہ (حُروفِ شمسیہ بھی چودہ ہیں جو حُروفِ قمریہ کے علاوہ ہیں۔ **نوٹ:** لامِ تعریف کے بعد الف نہیں آتا اس لئے حُروفِ قمریہ وشمسیہ میں اسکا شمار نہیں)

85 ...... **ترتیل:** قواعدِ تجوید کے مطابق بہُت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔

86 ...... **حدر:** قواعدِ تجوید کے مطابق جلدی جلدی پڑھنا کہ جس سے حُروف نہ بگڑیں۔

87 ...... **تدْوِیر:** ترتیل وحدر کی درمیانی رفتار سے پڑھنا۔

88 ......**اجراء:** قرآن کی تلاوت کرتے وقت تجوید کے قواعد کا الفاظِ قرآنیہ میں جاری کرنا۔

89 ...... **قواعد تجوید:** قواعد، قاعدہ کی جمع ہے اسکا لغوی معنیٰ ''بنیاد'' ہے۔قواعدِ تجوید سے مراد'' وہ اصول وضوابط ہیں جن کے ذریعے حروف کو تجوید وقراءت کے مطابق عربی لب ولہجہ میں پڑھنے کا طریقہ معلوم ہو۔

90 ...... **قِراءت ورِوایت:** مطلقاً قرآن کریم پڑھنے کو'' قراءت'' کہتے ہیں۔اصطلاحِ قُرّاء میں وہ اختلافِ الفاظ (کسی لفظ کو پڑھنے کے مختلف طریقے) جو ائمہ عشرہ (یعنی دس اماموں) سے ثابت ہیں اسے ''قِراءَت'' کہتے ہیں اور جو اختلاف الفاظ ان کے راویوں (امام کی قراءت کو نقل کرنے والوں) کی طرف منسوب ہو اسے ''روایت'' کہتے ہیں۔

91 ...... **طُرُق:** طُرُق''طَرِیق'' کی جمع ہے۔لغوی معنیٰ ''راستہ''اور اصطلاحِ قُرّاء میں رُواۃ(راویوں) کے بعد مشائخِ قُرّاء میں جو فروعی اختلافات ہوئے ان کو''طُرُق'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔قراءتِ امام عاصم بہ روایت حفص میں دو طُرُق مشہور ہیں:

...... طریقِ امام شاطبی ...... طریقِ امام جزری۔

بَرِصغیر پاک وہند میں روایتِ حفص بطریقِ شاطبی پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے۔

92 ...... **ہجّے:** حرفوں کو آپس میں جوڑنے اور ملانے کو''ہجّے'' کہتے ہیں۔

لحن کے لغوی معنی: غلطی، لب ولہجہ

اصطلاحی معنی: اصطلاحِ قُرّاء میں ''لحن'' سے مراد ''قرآن کریم کو تجوید کے خلاف پڑھنا'' ہے۔

لحن کی اقسام:

لحن کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں: ﴿1﴾ لحنِ جلی ﴿2﴾ لحن خفی

﴿1﴾ لحنِ جلی کی تعریف وحکم:

لحنِ جلی بڑی اور ظاہر غلطی کو کہتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمن ''فتاویٰ بزازیہ'' کے حوالے سے فرماتے ہیں: اَللَّحْنُ حَرَامٌ بِلَاخِلَافٍ'' (لحن سب کے نزدیک حرام ہے)۔ (فتاوی رضویہ، ٦/٣٤٣)

لحنِ جلی کی قسمیں

﴿1﴾......ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔ مثلاً ''وَالتِّیـْن'' کو ''وَالطِّیْن'' پڑھنا۔ ﴿2﴾......ساکن کو مُتحرّک جیسے ''جَـمْعًا'' کو ''جَـمَعًا'' اور متحرک کو ساکن ''کَتَـبَ اللّٰهُ'' کو ''کَتْـبَ اللّٰهُ'' پڑھنا۔ ﴿3﴾......حرکت کو حرکت سے بدل دینا جیسے ''اَرَءَ یْـتَ'' کو ''اَرَءَ یْـتُ'' پڑھنا۔ ﴿4﴾......کسی

حرف کو بڑھا دینا جیسے ''خَلَقَ'' کو ''خلقا'' یا گھٹا دینا جیسے ''لَمْ یُوْلَدْ'' کو ''لَمْ یُلَدْ'' پڑھنا۔

2 لحنِ خفی کی تعریف وحکم:

لحنِ خفی چھوٹی اور پوشیدہ غلطی کو کہتے ہیں یعنی ان قواعد کا ترک کر دینا جو تحسینِ حُروف سے تعلق رکھتے ہیں، لحن خفی سے معنی فاسد یعنی بگڑتے نہیں۔ لحنِ خفی مکروہ ہے شرعاً اس غلطی سے بچنا مستحب ہے۔

لحنِ خفی کی صورتیں

لحنِ خفی صفاتِ عارضہ میں غلطیاں کرنے سے پیدا ہوتی ہے مثلاً: اِدغام، اِقلاب، اِخفاء، مَدّات وغیرہ میں غلطی کرنا۔

سوالات سبق نمبر ٦

﴿۱﴾......لحن کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے؟

﴿۲﴾......لحن کی بنیادی طور پر کتنی اقسام ہیں؟

﴿۳﴾......لحنِ جلی کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور حکم بیان کیجئے؟

﴿۴﴾......لحن جلی کن کن صورتوں میں واقع ہوتی ہیں؟ مثالیں دے کر وضاحت کیجئے؟

﴿۵﴾......لحنِ خفی کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور حکم بیان کیجئے؟

﴿۶﴾......لحن خفی کن کن صورتوں میں ہوتی ہیں؟ کوئی مثال دے کر وضاحت کیجئے؟

سبق نمبر ۷:

تَعَوُّذ و تسمیہ کا بیان

تَعَوُّذ کی تعریف:

''تَعَوُّذ'' ان کلمات کو کہتے ہیں جن کلمات کے ذریعے شیطان سے پناہ مانگی جائے جیسے ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ''۔اِس کو ''اِسْتِعَاذَہ'' بھی کہتے ہیں۔

تَعَوُّذ کا محل و حکم:

قُرآن شریف کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے استعاذہ شرعاً مستحب ہے اوراس کے پسندیدہ الفاظ'' اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ''ہیں۔تعوذ کا محل یعنی پڑھنے کی جگہ ابتدائے قراءت ہے۔اگر درمیانِ قراءت میں کوئی کلامِ اجنبی (وہ کلام جس کا تعلق قراءتِ قرآن سے نہ ہو) ہوگیا اگرچہ سلام کا جواب ہی کسی کو دیا ہوتو پھر تَعَوُّذ دوبارہ پڑھنا چاہیئے۔

تسمیہ کی تعریف:

''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم '' پڑھنے کو تسمیہ کہتے ہیں۔

تسمیہ کا محل و حکم:

سوائے سورت توبہ کے ہر سورت کے شروع میں تسمیہ ضرور پڑھنا چاہیے کہ مستحب ہے۔امام عاصم کوفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (جوکہ قُرّاءِ سَبْعَہ یعنی

سات مشہور قاریوں میں سے ہیں) کے نزدیک سورۂ براءت کے علاوہ ہر سورت کے شروع میں تسمیہ ضرور پڑھنا چاہیے۔[1] (فوائد مکیہ مع حاشیہ لمعاتِ شمسیہ، ص:۲۷)

تلاوت کرنے سے پہلے تعَوُّذ و تسمیہ پڑھنے کی صورتیں:

جب کلامِ پاک کی تلاوت کا آغاز کیا جائے تو قراءت کی ابتداء، شروعِ سورت سے ہو گی یا سورت کے وسط (درمیان) سے یا دورانِ قراءت کسی دوسری سورت کا آغاز ہوگا۔ اس لحاظ سے ان کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں:

- ...... ابتدائے قراءت، ابتدائے سورت۔
- ...... درمیانِ قراءت، ابتدائے سورت۔
- ...... ابتدائے قراءت، درمیانِ سورت۔

پہلی صورت کا حکم:

تلاوت کی ابتداء شروعِ سورت سے ہو تو تعَوُّذ و تسمیہ دونوں پڑھنا چاہیے۔ اس لئے کہ دونوں کا محل ہے، لہٰذا دونوں ضروری ہیں اور پڑھنے میں وصل یعنی ملا کر پڑھنا اور فصل یعنی وقف کر کے پڑھنا دونوں جائز ہیں۔

مدینہ

[1]: بہارِ شریعت میں یہ مسئلہ یوں درج ہے: سورۂ براءت سے اگر تلاوت شروع کی تو اَعُوْذُ بِاللّٰہ، بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورت براءت آ گئی تو تسمیہ کی حاجت نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۵۵۱)

دوسری صورت کا حکم:

تلاوت کے درمیان اگر ایک سورت ختم کرکے دوسری سورت شروع کی جائے تو صرف بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھی جائے گی۔

تیسری صورت کا حکم:

اگر سورت کے درمیان سے تلاوت شروع کی تو تعوذ پڑھنا ضروری (بمعنی مستحب) ہے تسمیہ چاہے پڑھے یا نہ پڑھے۔ (برکات الترتیل ص:۳۷)

تعَوُّذ و تسمیہ کے فصل و وصل کی وُجوہ

...... پہلی صورت اور اس کا حکم:

تلاوت کا آغاز ابتدائے سورت سے ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ کے وصل (یعنی ملا کر پڑھنے) اور فصل (یعنی جدا کر کے پڑھنے) کے لحاظ سے چار صورتیں بنتی ہیں اور چاروں صورتیں جائز ہیں:

- ...... وصل کل
- ...... فصل کل

- ...... وصلِ اوّل فصل ثانی
- ...... فصلِ اوّل وصلِ ثانی

وصل کل (سب کو ملانا)

تعوذ اور تسمیہ کو سورت کے ساتھ ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا۔ جیسے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ ۝۱

فصل کل (یعنی تمام کو جدا کر کے پڑھنا)

تعوذ، تسمیہ اور سورت کو علیحدہ پڑھنا یعنی ہر ایک پر وقف کرنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ ۝ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ ۝۱

وصلِ اوّل فصل ثانی (پہلے کو ملانا اور دوسرے کو جدا کرنا)

تعوذ اور تسمیہ کو ایک ہی سانس میں پڑھنا اور سورت کو دوسرے سانس سے پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ ۝ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ ۝۱

فصلِ اوّل وصلِ ثانی (پہلے کو جدا کرنا اور دوسرے کو ملانا)

تعوذ کو جُدا کرنا، تسمیہ اور سورت کو ایک ہی سانس میں ملا کر پڑھنا جیسے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ ۝۱

حضرت سیِّدُنا شیخ شمس الائمہ حلوانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا کہ ''میں نے علم کے خزانوں کو تعظیم وتکریم کرنے کے سبب حاصل کیا وہ اس طرح کہ میں نے کبھی بھی بغیر وضو کاغذ کو ہاتھ نہیں لگایا۔'' (راہِ علم، ص ۳۳)

......دوسری صورت اور اس کا حکم:

اگر ابتدائے سورت، درمیانِ تلاوت ہو تو اس کی بھی چار صورتیں ہیں ان میں سے تین جائز اور ایک ناجائز ہے۔

جائز صورتیں

- ......وصل کل۔
- ......فصل کل۔ اذا حسد بسم الله
- ......فصلِ اوّل وصلِ ثانی۔

﴿1﴾ وصل کل (سب کو ملانا)

پچھلی سورت کی آخری آیت اور تسمیہ اور اگلی سورت کی پہلی آیت ان تینوں کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا۔ جیسے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ①

﴿2﴾ فصلِ کل (یعنی تمام کو جدا کر کے پڑھنا)

پچھلی سورت کی آخری آیت اور تسمیہ اور اگلی سورت کی پہلی آیت ان تینوں کو الگ الگ پڑھنا۔ جیسے وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾

﴿3﴾ فصلِ اوّل وصلِ ثانی (پہلے کو جدا کرنا اور دوسرے کو ملانا)

پہلی سورت کی آخری آیت کو جُدا اور تسمیہ اور دوسری سورت کی پہلی آیت کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنا۔ جیسے وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾

ناجائز صورت

وصلِ اوّل فصلِ ثانی (پہلے کو ملانا اور دوسرے کو جدا کرنا)

سورت کی آخری آیت اور تسمیہ کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا اور اگلی سورت کی پہلی آیت کو جُدا کرنا یعنی الگ سانس میں پڑھنا جیسے وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾

عدمِ جواز کی وجہ:

یہ صورت ناجائز ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بِسۡمِ اللّٰہ کا تعلق اور محل یعنی

پڑھنے کی جگہ ابتدائے سورت ہے اور بِسْمِ اللّٰہ کو پچھلی سورت سے ملانے اور اگلی سُورت کو جُدا کر کے پڑھنے سے بِسْمِ اللّٰہ کا تعلق اور محل بدل جائے گا یعنی اس کا تعلق پچھلی سورت سے ہو جائیگا اس لئے یہ صورت ناجائز ہے۔ **یعنی اہل فن کے نزدیک ایسا کرنا دُرست نہیں۔** (برکات الترتیل ص:۲۰،۷۲،۷۳، فوائد مکیہ ص:۳۰)

(دوسری صورت میں تسمیہ کے فصل و وصل کا نقشہ)

❷...... درمیانِ قراءت ابتدائے سورت

↓

(صرف بسملہ پڑھیں گے اس کی چار صورتیں بنتی ہیں تین جائز، ایک ناجائز)

فصل کل	فصل اوّل وصل ثانی	وصل کل	وصل اوّل فصل ثانی
↓	↓	↓	↓
جائز	جائز	جائز	ناجائز
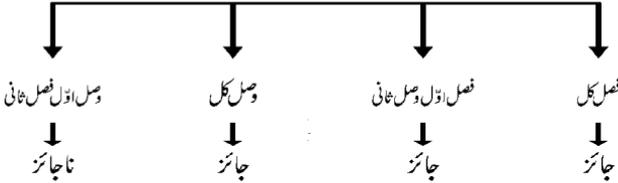
درمیانِ تلاوت، سورۂ توبہ شروع کرنے کی صورتیں

سُورۃُ الانفال یا کسی سورت کو ختم کر کے جب سورۂ توبہ شروع کی جائے تو تین جائز وجہیں بنتی ہیں:

❁...... **وقف** ❁...... **وصل** ❁...... **سکتہ**

❁ **وقف** ...... جیسے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (وقف) بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

❁ **وصل** ...... جیسے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمُ نِۢ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

❁ **سکتہ** ...... جیسے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (سکتہ) بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

تیسری صورت اور اس کا حکم:

اگر ابتدائے تلاوت، درمیانِ سورت سے ہو تو تعوذ پڑھنا ضروری (مستحب) ہے تسمیہ چاہے پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ اگر تسمیہ پڑھی جائے تو اس کی بھی **چار صورتیں** ہیں جن میں سے دو جائز اور دو ناجائز ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جائز صورتیں: ﴿1﴾......فصل کل ﴿2﴾......وصلِ اوّل فصل ثانی

ناجائز صورتیں: ﴿1﴾......وصل کل ﴿2﴾......فصلِ اوّل وصلِ ثانی

جائز صورتیں

﴿1﴾......**فصل کل:** تعوذ اور تسمیہ اور آیت کو جُدا جُدا تین سانسوں میں پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ

﴿2﴾......**وصلِ اوّل فصل ثانی:** تعوذ اور تسمیہ کو ملا دینا جب کہ آیت کو جدا کر دینا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ

ناجائز صورتیں

﴿1﴾......**وصل کل:** تعوذ اور تسمیہ اور آیت کو ملا دینا۔ جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ

الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ

﴿2﴾......**فصلِ اوّل وصلِ ثانی**: تعوذ کو علیحدہ کرنا اور تسمیہ اور آیت کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا۔جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ

عدم جواز کی وجہ:

ملانے سے احتمال ہے کہ کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کے ساتھ کسی ایسی چیز کا ذکر نہ آجائے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کے ساتھ ذکر کرنا بے ادبی ہے جیسا کہ مذکورہ مثال سے ظاہر ہے۔ناجائز ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ملانے سے کہیں معنوی خرابی لازم نہ آئے۔

اگر بِسْمِ اللّٰہ شریف تلاوت کے دوران پڑھی نہ جائے تو اسکی دو صورتیں بنتی ہیں: ﴿1﴾...... **فصل** ﴿2﴾......**وصل**

1 **فصل**: یعنی اَعُوذ بِاللّٰہ اور آیت کو جدا کر کے پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا......

2 **وصل**: تعوذ اور آیت کو ملا کر ایک ہی سانس میں پڑھنا جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ......

ان میں پہلی صورت ''فصل'' بہتر ہے کیونکہ استعاذہ قراءت کا حصّہ ہے۔

جہاں استعاذہ کو آیت سے ملانے میں معنی کے اعتبار سے خرابی لازم نہ آتی ہو یا سوءِ ادب کا احتمال نہ ہو وہاں ''وصل'' جائز ہے اور ''فصل'' بہتر ہے اور جہاں معنوی خرابی لازم آتی ہو جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ط یا آیت کے شروع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ یا نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم کے ذاتی یا صفاتی ناموں میں سے کوئی نام ہو جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ تو وہاں ''فصل'' ضروری ہے۔ (فوائد مکیہ مع لمعات شمسیہ، ص: ۳۰، ۳۱)

(تیسری صورت میں تعوذ و تسمیہ کے فصل و وصل کا نقشہ)

❸...... ابتدائے قراءت درمیانِ سورت

تعوذ ضروری

تسمیہ میں اختیار ہے چاہے پڑھیں یا نہ پڑھیں
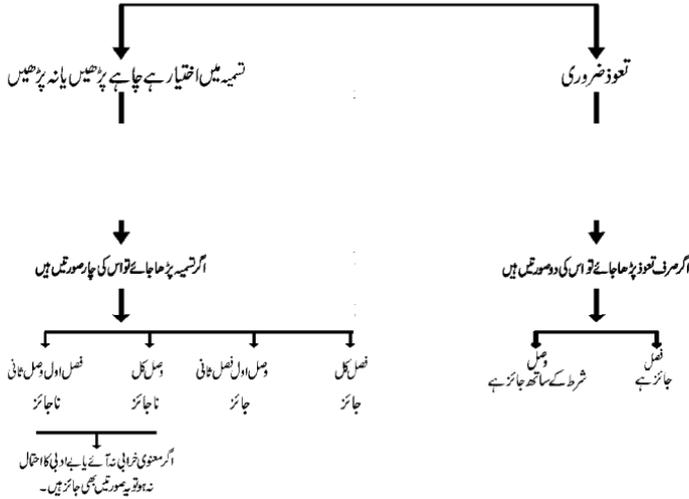
سوالات سبق نمبر ۷

﴿۱﴾......تعوذ کی تعریف، محل اور حکم بیان کیجئے ؟

﴿۲﴾......تسمیہ کی تعریف، محل اور حکم بیان کیجئے ؟

﴿۳﴾......تلاوت شروع کرنے میں ابتداء اور وسط کی صورتیں اور ہر ایک کا حکم بیان کیجئے ؟

﴿۴﴾......ابتدائے تلاوت میں تعوذ اور تسمیہ کے وصل وفصل کی کتنی صورتیں بنتی ہیں۔ ہر ایک کی تعریف مع امثلہ بیان کیجئے ؟

﴿۵﴾......تلاوت کے درمیان اگر سورت آجائے تو اس کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟

﴿۶﴾......تلاوت کا آغاز اگر درمیانِ سورت سے ہو تو اس کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟

﴿۷﴾......درمیانِ تلاوت سورۂ توبہ شروع کرنے کی کتنی وجہیں بنتی ہیں؟

حضرت سیِّدُنا شیخ برہان الدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرمایا کرتے تھے کہ ''پہلے زمانے کے طالب علم اپنے تعلیمی امور کو اپنے اساتذہ کے سپرد کر دیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے وہ لوگ اپنی مراد کو بھی پہنچ جاتے تھے اور اپنے مقاصد بھی حاصل کر لیا کرتے تھے لیکن آج کل کے طلبہ استاد کی رہنمائی کے بغیر مراد کو پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے طالب علم نہ تو اپنے مقصود تک پہنچتے ہیں اور نہ ہی انہیں علم وفقہ سے کوئی آگاہی ہوتی ہے۔'' (راہِ علم، ص ۳۶)

سبق نمبر ۸:

مخارج کا بیان

مخارج کی اہمیّت: حُرُوف کو دُرست ادا کرنے کے لئے مخارج کا جاننا ضروری ہے۔مخارج، مخرج کی جمع ہے۔

مخرج کا لُغوی معنی: مخرج کا لُغوی معنی ہے ''**نکلنے کی جگہ**''

مخرج کا اصطلاحی معنی: اصطلاحِ تجوید میں منہ کے وہ حصّے جہاں سے حروف ادا ہوتے ہیں۔اُسے ''**مخرج**'' کہتے ہیں۔

مخارج کی تعداد: مخارج کی تعداد ستّرہ ہے جیسا کہ امام محمد بن محمد جزری شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی فرماتے ہیں:

مَخَارِجُ الْحُرُوْفِ سَبْعَةَ عَشَرْ　　　عَلَى الَّذِیْ یَخْتَارُهٗ مَنِ اخْتَبَرْ

ترجمہ: حروف کے مخارج ستّرہ ہیں۔اُس قول پر جس کو پرکھنے والا (محقق) اختیار کرتا ہے۔(یعنی امام خلیل بن احمد فراہیدی نحوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے قول کے مطابق حُروف کے مخارج 17 ہیں)(شرح طیبۃ النشر لابن الجزری، مبحث التجوید، ص۲۷)

مخارج کی اقسام

بنیادی طور پر مخارج کی دو قسمیں ہیں:

- مخارجِ مُحقّقہ
- مخارجِ مُقدَّرہ

مخارجِ مُحَقَّقَہ کی تعریف: جومخارج حلق، لسان اور شفتین میں ہوں انہیں مخارج محققہ کہتے ہیں۔

مخارجِ مُقَدَّرَہ کی تعریف: وہ مخارج جن کا تعلق حلق، لسان اور شفتین سے نہ ہوں جیسے جوف دہن اور خیشوم ان کو مخارج مقدرہ کہتے ہیں۔ **حلق، لسان، شَفَتَیْن، جوفِ دہن اور خَیشوم** کو ''**اُصُولِ مخارج**'' کہتے ہیں۔

اُصولِ مخارج کا نقشہ

حلق	لسان	شفتین	جوفِ دہن	خیشوم
مخرج:3	مخرج:10	مخرج:2	مخرج	مخرج
حروف:6	حروف: 18	حروف:4	حروف مدّہ کا	غنّہ کا
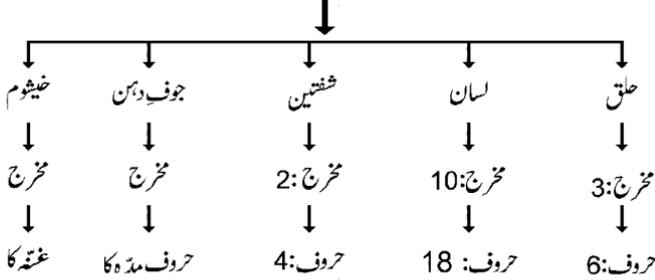
مخارجِ مُحَقَّقَہ

حلقی مخارج: حلق میں تین مخارج ہیں:

﴿1﴾......اقصائے حلق

﴿2﴾......وسطِ حلق

﴿3﴾......ادنائے حلق

پہلا مخرج: ''اقصائے حلق'' حلق کا وہ آخری حِصّہ جو سینے کی طرف ہے۔ اس سے ''ء، ہ'' ادا ہوتے ہیں۔

دوسرا مخرج: ''وسطِ حلق'' حلق کا درمیانی حصہ اس سے ''ع، ح'' ادا ہوتے ہیں۔

تیسرا مخرج: ''ادنائے حلق'' حلق کا وہ ابتدائی حِصّہ جو مُنہ کی طرف ہے اس سے ''غ، خ'' ہوتے ہیں۔

ان چھ حُروف کو ''**حُرُوفِ حَلقیه**'' کہتے ہیں۔

حلق کے چھ حرف ہیں اے مہ لقا　　　ہمزہ ہا وعین حا وغین خا

لِسانی مخارج: ''لسان'' زبان کو کہتے ہیں۔اس میں دس۱۰ مخارج پائے جاتے ہیں جن سے اٹھارہ۱۸ حُروف ادا ہوتے ہیں۔زبان سے ادا ہونے والے حُروف کو ''حروفِ لِسانی'' کہتے ہیں۔لسان کے مندرجۂ ذیل حصّے ہیں:

- ...... اصلِ لسان: زبان کی جڑ۔
- ...... اقصائے حافۂ لسان: زبان کا وہ بغلی کنارہ جو حلق کی طرف ہے۔
- ...... ادنائے حافۂ لسان: زبان کا وہ بغلی کنارہ جو مُنہ کی طرف ہے۔
- ...... وسطِ لسان: زبان کا درمیانی حِصّہ۔
- ...... بطنِ لسان: زبان کا پیٹ۔
- ...... طرفِ لسان: زبان کا کنارہ۔
- ...... رأسِ لسان: زبان کی نوک یا سرا۔
- ...... ظہرِ لسان: زبان کی پُشت۔

چوتھا مخرج: ''اقصائے لسان'' زبان کی جڑ اور مقابل کے تالو کا نرم حِصّہ جو

کوّے سے ملا ہوا ہے۔اس سے ''ق'' ادا ہوتا ہے۔

پانچواں مخرج: اقصائے لسان اور مقابل کے تالو کا سخت حِصّہ جو مُنہ کی جانب ہے۔ اس سے ''ك'' ادا ہوتا ہے۔''ق'' اور''ك'' کو''حُرُوفِ لَهوِيَّه'' کہتے ہیں۔

چھٹا مخرج: ''وسطِ لسان اور اس کے مقابل کا تالو'' اس سے ''ج ، ش ، ی'' غیر مدّہ ادا ہوتے ہیں۔ان حروف کو''حُرُوفِ شَجْرِيَّه'' کہتے ہیں۔

اب جن حُروف کے مخارج بیان کئے جائیں گے ان کا تعلق زبان کے ساتھ ساتھ دانتوں سے بھی ہے لہٰذا اب دانتوں کے نام مع اقسام بیان کئے جاتے ہیں۔

دانتوں کے نام اور اقسام

کل دانت بتّیس[۳۲] ہیں جن میں 12 دانت اور 20 داڑھیں ہوتی ہیں۔

جن کی چھ اقسام ہیں:

- 1...... ﴿ثنایا﴾
- 2...... ﴿رُباعیات﴾
- 3...... ﴿اَنیاب﴾
- 4...... ﴿ضَواحِک﴾
- 5...... ﴿طَواحِن﴾
- 6...... ﴿نَواجِذ﴾

﴿۱﴾......**ثنایا:** سامنے والے دو اوپر اور دو نیچے والے کل چار دانت، اوپر والے دانتوں کو''ثنایا علیا'' اور نیچے والے دانتوں کو''ثنایا سُفلٰی'' کہتے ہیں۔

﴿۲﴾......**رُباعیات**: ثنایا کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کُل چار دانت

﴿۳﴾......**اَنیاب**: رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کُل چار دانت

﴿۴﴾......**ضواحِک**: انیاب کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کُل چار داڑھیں

﴿۵﴾......**طواحن**: ضواحک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین کل بارہ داڑھیں

﴿۶﴾......**نواجذ**: طواحن کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کُل چار داڑھیں ہیں

آسانی سے یاد کرنے کے لئے دانتوں کے نام اور اقسام اشعار کی صورت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

ہے تعداد دانتوں کی تیس اور دو	ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو دو
ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس	کہ کہتے ہیں قراء اَضراس سب کو
ضَواحِک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ	نواجِذ بھی ہیں ان کے بازو میں دو دو

دانتوں کا نقشہ
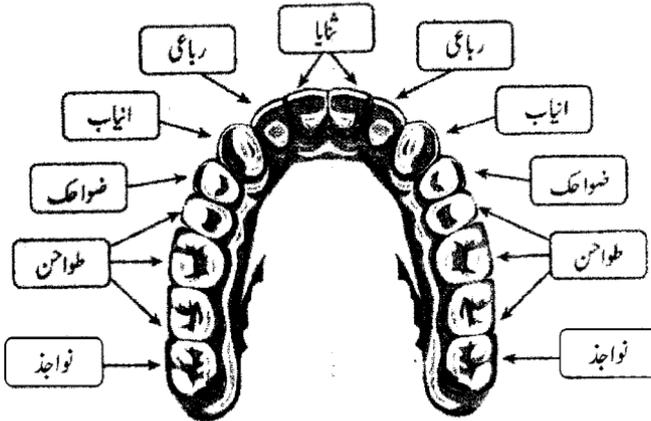
ساتواں مخرج: حافۂ لسان (یعنی زبان کا وہ بغلی کنارہ جو داڑھوں کے مقابل ہے) اور دائیں یا بائیں داڑھوں کی جڑیں۔ اس سے حرف ''ض'' ادا ہوتا ہے۔ اس کو

''حرفِ حافِیَّہ'' کہتے ہیں۔

آٹھواں مخرج: طرفِ لسان مع ادنائے حافہ اور ضواحک سے ثنایا تک مقابل کے مسوڑھے۔ اس سے ''ل'' ادا ہوتا ہے۔

نواں مخرج: طرفِ لسان اور انیاب سے لے کر ثنایا تک کے دانتوں کی جڑیں، اس سے ''ن'' ادا ہوتا ہے۔

دسواں مخرج: رأسِ لسان مع پُشتِ لسان اور مقابل کا تالو۔ اس سے ''ر'' ادا ہوتی ہے۔ ''ل، ن، ر'' کو ''حروف طرفِیَّہ یاذَلَقِیہ'' کہتے ہیں۔

گیارہواں مخرج: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑیں۔ اس سے ''ط، د، ت'' ادا ہوتے ہیں۔ ان حروف کو ''حروف نِطْعِیَّہ'' کہتے ہیں۔

بارہواں مخرج: زبان کا سرا اور ثنایا علیا کے اندرونی کنارے۔ اس سے ''ظ، ذ، ث'' ادا ہوتے ہیں۔ ان حروف کو ''حروف لِثَوِیَہ'' کہتے ہیں۔

تیرہواں مخرج: زبان کی نوک اور ثنایا سفلی کے کنارے مع اتصال ثنایا علیا کے۔ اس سے ''ص، ز، س'' ادا ہوتے ہیں۔ ان حروف کو ''حروف اَسَلِیَّہ'' کہتے ہیں۔

شفوی مخارج

چودھواں مخرج: ثنایا علیا کے کنارے اور نچلے ہونٹ کا تر حصّہ۔ اس سے ''ف'' ادا ہوتا ہے۔

پندرہواں مخرج: دونوں ہونٹ۔ یہاں سے تین حُروف ادا ہوتے ہیں۔ ''ب، م، وغیر مدّہ'' ان کی ادائیگی کی تفصیل کچھ یوں ہے:

1 ...... دونوں ہونٹوں کے تر حصّے سے ''ب'' ادا ہوتا ہے۔

2 ...... دونوں ہونٹوں کے خشک حصّے سے ''م'' ادا ہوتا ہے۔

3 ...... دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانے سے ''و'' غیر مدّہ ادا ہوتا ہے۔ ''ف، ب، م، و'' کو ''حروفِ شَفوِیَّہ'' کہتے ہیں۔

مخارجِ مُقَدَّرہ

سولھواں مخرج: جوفِ دہن، یعنی مُنہ کا خلاء۔ اس سے حُروفِ مَدّہ ادا ہوتے ہیں۔ جیسے اُوْذِیْنَا۔

سترہواں مخرج: ''خیشوم'' ناک کا بانسہ یہ ''غُنّہ'' کا مخرج ہے۔ (اس سے مراد نون اور میم مُخْفیٰ اور نون مدغم بادغام ناقص ہے) (فوائد مکیہ مع حاشیہ لمعات شمسیہ ص ٣٨، بتصرف)

تعدادِ مخارج میں اختلافِ ائمّہ

مخارج کی تعداد کے بارے میں ائمّہ قُراء کا اختلاف ہے: ❁ امام خلیل بن احمد فراہیدی اور اکثر قُرّاء کے نزدیک سترہ ١٧ مخارج ہیں۔ ❁ امام سِیبَوَیْہ کے نزدیک سولہ ١٦ مخارج ہیں۔ ❁ امام فرّاء بن زیاد کے نزدیک چودہ ١٤ مخارج ہیں۔ لیکن مختار یعنی پسندیدہ مذہب سترہ کا ہے۔

وجہِ اختلافِ تعدادِ مخارج:

امام خلیل بن احمد فراہیدی رحمة الله تعالى عليه نے ''ل، ن، ر'' میں قرب کا لحاظ نہ کرتے ہوئے ہر ایک کا الگ الگ مخرج بیان کیا ہے اور ''حُروفِ مدّہ'' کا مخرج ''جوفِ دہن'' بیان کیا ہے۔ امام سِیبَوَیْہ نے جوفِ دہن کو کسی بھی حرف کا

مخرج شمار نہیں کیا۔امام فرّاء رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بھی جوفِ دہن کو کسی بھی حرف کا مخرج شمار نہیں کیا اور ''ل، ن، ر'' میں قرب کا لحاظ کرتے ہوئے ان کا مخرج ایک شمار کیا ہے۔اسلئے امام فرّاء بن زیاد کے نزدیک چودہ مخارج ہیں۔

سوالات سبق نمبر ۸

﴿۱﴾......مخرج کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے؟

﴿۲﴾......مخرج کی اقسام مع تعریفات بیان کیجئے؟

﴿۳﴾......حلقی مخارج کتنے ہیں نیز ان سے ادا ہونے والے حروف مع لقب بیان کیجئے؟

﴿۴﴾......لسانی مخارج کتنے ہیں اور ان سے کتنے حُروف ادا ہوتے ہیں نیز زبان کے حصوں کے نام بیان کیجئے؟

﴿۵﴾......دانتوں کے نام اور اقسام کی وضاحت کیجئے؟

﴿۶﴾......''ض'' کا مخرج مع لقب بیان کیجئے؟

﴿۷﴾......''ل'' کا مخرج مع لقب بیان کیجئے؟

﴿۸﴾......''ن'' کا مخرج مع لقب بیان کیجئے؟

﴿۹﴾......''ج، ش، ی'' کا مخرج مع لقب بیان کیجئے؟

﴿۱۰﴾......شفوی مخارج بیان کیجئے؟

﴿۱۱﴾......حروف نطعیہ کا مخرج بیان کیجئے؟

﴿۱۲﴾......حروف لثویہ کا مخرج بیان کیجئے؟

﴿۱۳﴾......تعدادِ مخارج میں اختلافِ ائمہ بیان کریں؟

سبق نمبر۹:

صفات کا بیان

صفات کی اہمیت:

جس طرح بغیر مخرج کے حرف ادا نہیں ہوسکتا اسی طرح بغیر صفات کے حرف کامل ادا نہیں ہوسکتا۔جس طرح حُرُوف کے مخارج الگ الگ ہیں ،اسی طرح ہر حرف میں پائی جانے والی صفات بھی جُدا جُدا ہیں۔صفات کے ساتھ حرف کو ادا کرنے سے ایک ہی مخرج کے کئی حُرُوف آپس میں جُدا اور مُمتاز ہوجاتے ہیں۔صفات،صفت کی جمع ہے۔

صفت کا لغوی معنی: صفت کا لغوی معنیٰ ہے ’’ مَا قَامَ بِشَیْءٍ ‘‘جوکسی شے کے ساتھ قائم ہو۔

صفت کا اصطلاحی معنی: اصطلاحِ تجوید میں ’’صفت‘‘ حرف کی اس حالت یا کیفیّت کو کہتے ہیں جس سے ایک ہی مخرج کے کئی حُروف آپس میں جُدا اور ممتاز ہوجاتے ہیں۔مثلاً حرف کا پُر یا باریک ہونا آواز کا بلند یا پست ہونا،قوی یا ضعیف ہونا، نرم یا سخت ہونا وغیرہ جیسے’’ص‘‘ اور’’س‘‘اِن کا مخرج تو ایک ہے مگر ’’ص‘‘ صفتِ استعلاء اور اطباق کی وجہ سے پُر اور ’’س‘‘صفتِ استفال اور انفتاح کی وجہ سے باریک پڑھا جاتا ہے۔

صفات کی اقسام

صفات کی دو قسمیں ہیں: ﴿۱﴾ صفاتِ لازمہ ﴿۲﴾ صفاتِ عارضہ۔

صفاتِ لازمہ کی تعریف: حرف کی وہ صفات جو حرف کے لئے ہر وقت ضروری ہوں اور ان کے بغیر حرف ادا نہ ہو سکے یا حرف ناقص ادا ہو۔ مثلاً ''ظ'' میں صفتِ استعلاء اور اطباق ادا نہ کی جائے تو حرف ''ظ'' ادا ہی نہیں ہوگا۔ حرف کو صفات لازمہ کے ساتھ ادا نہ کرنے سے لحن جلی واقع ہوتی ہے۔ (لمعاتِ شمسیہ حاشیہ فوائد مکیہ، ص۲۱، بتصرف)

صفاتِ عارضہ کی تعریف: حرف کی وہ صفات جو حرف کے لئے کبھی ہوں اور کبھی نہ ہوں ان کے ادا نہ کرنے سے حرف ادا ہو جاتا ہے لیکن حرف کی تحسین باقی نہیں رہتی۔ مثلاً رامفتوحہ کو باریک پڑھنا وغیرہ۔ یہ صفات آٹھ حُرُوف میں پائی جاتی ہیں جن کا مجموعہ ''اَوْ یَرْ مُلَانِ'' ہے۔ صفاتِ عارضہ کی غلطی کو ''لحنِ خفی'' کہتے ہیں۔ لیکن لحنِ خفی کو چھوٹی اور معمولی غلطی سمجھ کر اس سے بچنے کی کوشش نہ کرنا بڑی غلطی ہے۔

سوالات سبق نمبر ۹

﴿۱﴾......صفت کی اہمیت بیان کیجئے؟

﴿۲﴾......صفت کا لغوی اور اصطلاحی معنٰی بیان کیجئے؟

﴿۳﴾......صفات کی کتنی قسمیں ہیں تعداد مع نام بتایئے؟

﴿۴﴾......صفاتِ لازمہ کی تعریف بیان کیجئے؟

﴿۵﴾......صفاتِ عارضہ کی تعریف بیان کیجئے؟

سبق نمبر۱۰:

صفاتِ لازمہ کا بیان

صفاتِ لازمہ کی تعداد: صفاتِ لازمہ مشہورہ بھی مثلِ مخارج سترہ ہیں۔

صفاتِ لازمہ کی اقسام: صفاتِ لازمہ کی دو قسمیں ہیں:

1 صفاتِ لازمہ متضادہ 2 صفاتِ لازمہ غیر مُتضادہ

صفاتِ لازمہ مُتضادہ کی تعریف:

صفاتِ لازمہ متضادہ وہ صفات ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہوں جیسے ''ہمس'' کی ضد ''جہر'' اور ''شدّت'' کی ضد ''رخاوت'' ہے۔

صفاتِ لازمہ مُتضادہ

صفاتِ لازمہ مُتضادہ دس ہیں۔جن میں سے پانچ ، پانچ کی ضد ہیں۔

1 ...... ہمس	2 ...... جہر
3 ... شدّت، توسط	4 ...... رخاوت
5 ...... استعلاء	6 ...... استفال
7 ...... اطباق	8 ...... انفتاح
9 ...... اذلاق	10 ...... اصمات

تفصیل

1 ...... ہمس:

لغوی معنی: ''پستی''۔ **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں ''**ضعف کی وجہ سے آواز کے پست ہونے**'' کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''**حُرُوفِ مھموسہ**'' کہتے ہیں اور یہ دس۱۰ ہیں جن کا مجموعہ ''**فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتْ**'' ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حُروفِ مہموسہ کو ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں اس قدر ضعف یعنی کمزوری سے ٹھہرتی ہے کہ سانس جاری رہتا ہے اور آواز پست ہوجاتی ہے۔

2 ...... جہر:

یہ صفت ہمس کی ضد ہے۔ **لغوی معنی:** ''بلندی'' **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں ''**قُوّت کی وجہ سے آواز کے بلند ہونے**'' کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''**حُرُوفِ مجھورہ**'' کہتے ہیں۔ حروفِ مہموسہ کے علاوہ باقی انیس۱۹ حروف مجہورہ ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُروفِ مجہورہ کو ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں اس قدر قُوّت سے ٹھہرتی ہے کہ اس کے اثر سے سانس کا جاری ہونا موقوف ہوجاتا ہے اور آواز بلند ہوجاتی ہے۔

3 ......شدّت:

لغوی معنی: ''سختی'' **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں ''**قُوّت کی وجہ سے آواز کے سخت ہونے**'' کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''**حُرُوفِ شدیدہ**'' کہتے ہیں اور یہ آٹھ[۸] ہیں جن کا مجموعہ ''**أَجِدُ قَطٍ بَكَتْ**'' ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ شدیدہ کو ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں اتنی قُوت سے ٹھہرتی ہے کہ فوراً بند ہو جاتی ہے اور سخت ہو جاتی ہے۔

4 ......رخاوت:

یہ صفت ''شدّت'' کی ضد ہے۔ **لغوی معنی:** ''نرمی''، **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں ''**ضعف کی وجہ سے آواز کے نرم ہونے**'' کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''**حُـرُوفِ رخوہ**'' کہتے ہیں اور یہ سولہ[۱۶] ہیں۔ جو حُرُوفِ شدیدہ اور حُرُوفِ مُتوسّطہ کے علاوہ ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ رخوہ کو ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں اتنے ضعف سے ٹھہرتی ہے جس کی وجہ سے آواز جاری رہتی ہے اور نرم ہو جاتی ہے۔

......**(توسط): لغوی معنی:** ''درمیان'' **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں ''**شدت اور رخاوت کی درمیانی حالت کے ساتھ پڑھنے**'' کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف

میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''**حُرُوفِ مُتَوَسِّطِه**'' کہتے ہیں اور یہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ ''لِنْ عُمَرْ'' ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ متوسطہ کو ادا کرتے وقت آواز اُن کے مخرج میں نہ تو مکمل بند ہوتی ہے کہ شدّت پیدا ہو جائے اور نہ ہی مکمل جاری رہتی ہے کہ رخاوت پیدا ہو جائے بلکہ اس کی درمیانی حالت رہتی ہے۔

5......استعلاء:

لغوی معنی: ''بلندی چاہنا'' **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں ''زبان کی جڑ کے تالو کی جانب بلند ہونے'' کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''**حُرُوفِ مُسْتَعْلِيَه**'' کہتے ہیں اور یہ سات ہیں جن کا مجموعہ ''خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ'' ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ مستعلیہ کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی جانب بلند ہوتی ہے جس کی وجہ سے حُرُوف پُر پڑھے جاتے ہیں۔

6......استفال:

یہ صفت ''استعلاء'' کی ضد ہے۔ **لغوی معنی:** ''نیچائی چاہنا'' **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں ''**زبان کی جڑ کے تالو کی جانب بلند نہ ہونے**'' کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''**حُرُوفِ مُسْتَفِلَه**''

کہتے ہیں اور یہ بائیس[۲۲] ہیں جو ''**حُرُوفِ مستعلیه**'' کے علاوہ ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُروفِ مستفلہ کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی جانب بلند نہیں ہوتی بلکہ نیچے رہتی ہے اس لئے یہ حُرُوف باریک پڑھے جاتے ہیں۔

7 ......اطباق:

لغوی معنیٰ: ''مل جانا یا ڈھانپ لینا'' **اصطلاحی معنیٰ:** اصطلاحِ تجوید میں ''**زبان کے پھیل کر تالو سے مل جانے**'' کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''**حُـرُوفِ مُطْبَقه**'' کہتے ہیں اور یہ چار[۴] ہیں جن کا مجموعہ ''صطظض'' ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حُروفِ مطبقہ کو ادا کرتے وقت زبان تالو سے مل جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ حُرُوف بہُت ہی پُر پڑھے جاتے ہیں۔

8 ......انفتاح:

یہ صفت ''اِطباق'' کی ضد ہے۔ **لغوی معنیٰ:** ''جُدا رہنا یا کھلا رہنا'' **اصطلاحی معنیٰ:** اصطلاحِ تجوید میں ''**زبان کے تالو سے جُدا رہنے**'' کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''**حُـرُوفِ مُـنـفَـتِـحَـهْ**'' کہتے ہیں اور یہ پچیس[۲۵] ہیں جو حُروفِ مطبقہ کے علاوہ ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُروفِ منفتحہ کوادا کرتے وقت زبان تالو سے جُدا رہتی ہے۔

9......اذلاق:

لغوی معنی: ''کنارہ'' **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں ''حُروف کے ہونٹوں، دانتوں اور زبان کے کناروں سے پِھسل کر بسہولت ادا ہونے'' کو کہتے ہیں۔ جن حُروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''حُرُوفِ مُذلَقہ'' کہتے ہیں اور یہ چھ٦ ہیں جن کا مجموعہ ''فَرَّ مِنْ لُّبٍّ'' ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حُروفِ مذلقہ اپنے مخارج سے پِھسل کر بسہولت ادا ہوتے ہیں۔

10......اصمات:

یہ صفت ''اِذلاق'' کی ضد ہے۔ **لغوی معنی:** ''روکنا'' **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں ''حُروف کے مضبوطی اور جماؤ کے ساتھ ادا ہونے'' کو کہتے ہیں۔ جن حُروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''**حُرُوف مُصْمَتَہ**'' کہتے ہیں اور یہ تیئیس٢٣ ہیں جو کہ حُروفِ مذلقہ کے علاوہ ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُروفِ مصمتہ اپنے مخارج سے مضبوطی کے ساتھ جم کر ادا ہوتے ہیں۔

صفاتِ لازمہ مُتضادہ کے حامل حروف کا مجموعہ

نمبر شمار	حُروف	تعداد	مجموعہ
۱	حُروفِ مہموسہ	10	فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَكَتْ
۲	حُروفِ مجہورہ	19	———————
۳	حُروفِ شدیدہ	8	أَجِدُ قَطٍ بَكَتْ
٤	حُروفِ رخوہ	16	———————
--	حُروفِ مُتوسِّطہ	5	لِنْ عُمَرَ
۵	حُروفِ مُسْتَعْلِیَہ	7	خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ
٦	حُروفِ مُسْتَفِلَہ	22	———————
۷	حُروفِ مُطْبَقَہ	4	صطظض
۸	حُروفِ مُنْفَتِحَہْ	25	———————
۹	حُروفِ مُذْلَقَہْ	6	فَرَّ مِنْ لُّب
۱۰	حُروفِ مُصْمَتَہْ	23	———————

سوالات سبق نمبر ۱۰

﴿۱﴾......صفاتِ لازمہ کی تعداد اور اقسام بیان کیجئے؟

﴿۲﴾......صفاتِ لازمہ مُتَضادہ کی تعریف بیان کیجئے؟

﴿۳﴾......صفاتِ لازمہ متضادہ کتنی ہیں ان کے نام بیان کیجئے؟

﴿۴﴾......صفاتِ لازمہ مُتَضادہ میں سے کسی تین صفات کی تعریف مع طریقہ ادائیگی بیان کیجئے؟

سبق نمبر۱۱:

صفاتِ لازمہ غیرِ متضادہ کا بیان

صفاتِ لازمہ غیرِ مُتَضادہ کی تعریف: صفاتِ لازمہ غیرِ مُتَضادہ وہ صفات ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کی ضد نہ ہوں۔صفاتِ لازمہ غیرِ مُتَضادہ سات ہیں: (۱)صفیر(۲)قلقلہ (۳)لین(۴)انحراف(۵)تکریر(۶)تفشّی (۷)استطالت۔

﴿1﴾...... صفیر:

لغوی معنی ''سیٹی''،**اصطلاحی معنی**:اصطلاحِ تجوید میں ''سیٹی کی طرح تیز آواز'' کو کہتے ہیں۔جن حُروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''حُرُوفِ صَفِیْرِیَہْ'' کہتے ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُروفِ صفیریہ کو ادا کرتے وقت سیٹی کی طرح تیز آواز نکلتی ہے جیسے اَلصَّلٰوۃُ میں ''ص''،حُروفِ صفیریہ تین ہیں اور وہ یہ ہیں:''ص، ز، س''۔

﴿2﴾...... قلقلہ:

لغوی معنی:''جنبش''**اصطلاحی معنی**:اصطلاحِ تجوید میں ''حرف کو ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش کے ہونے'' کو کہتے ہیں۔جن حُروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''**حُرُوفِ قَلْقَلَہْ**'' کہتے ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُروفِ قلقلہ کو ادا کرتے وقت ان کے مخرج میں جنبش ہوتی ہے جس کی وجہ سے آواز لوٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔حُروفِ قلقلہ پانچ ہیں جن کا

مجموعہ ''قُطُبُ جَدٍّ'' ہے۔

﴿3﴾...... لین:

لغوی معنی ''نرمی'' **اصطلاحی معنی**: اصطلاحِ تجوید میں ''حُرُوف کو نرمی سے ادا کرنے'' کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''**حُرُوفِ لین**'' کہتے ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ لین کو ان کے مخرج سے نرمی کے ساتھ جھٹکے کے بغیر، اس طرح ادا کرنا چاہیے کہ اگر دراز کرنا چاہیں تو کرسکیں۔ جیسے ''خَوْفٍ، قُرَيْشٍ'' حُرُوفِ لین دو۲ ہیں اور وہ یہ ہیں: ''و'' اور ''ی'' ساکن ماقبل مفتوح۔

﴿4﴾...... انحراف:

لغوی معنی ''پھرنا'' **اصطلاحی معنی**: اصطلاحِ تجوید میں ''حُرُوف کو ادا کرتے وقت آواز کے ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف پھرنے'' کو کہتے ہیں۔ جن حُرُوف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں ''**حُرُوفِ مُنْحَرِفَهْ**'' کہتے ہیں۔

طریقۂ ادائیگی: حُرُوفِ منحرفہ کو ادا کرتے وقت زبان ایک مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف پھرتی ہے۔ حُرُوفِ منحرفہ دو۲ ہیں اور وہ یہ ہیں: ''ل'' اور ''ر''

﴿5﴾...... تکریر:

لغوی معنی: ''کسی چیز کا بار بار ہونا'' **اصطلاحی معنی**: اصطلاحِ تجوید میں

''حرف کوادا کرتے وقت زبان کے سرے پر کپکپاہٹ کے پیدا ہونے کو کہتے ہیں۔یہ صفت ''را''میں پائی جاتی ہے۔

طریقۂ ادائیگی: را کوادا کرتے وقت نوکِ زبان میں ہلکی سی کپکپاہٹ پیدا ہونی چاہیے مگراس میں اصلِ تکرار سے بچنا چاہیے جیسے **مُسْتَطَرٌ**۔

﴿6﴾...... تفشی:

لغوی معنی: ''پھیلنا'' **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں ''**مُنہ میں آواز کے پھیلنے**'' کو کہتے ہیں۔یہ صفت شین میں پائی جاتی ہے۔

طریقۂ ادائیگی: شین کوادا کرتے وقت اس کے مخرج میں آواز پھیل جاتی ہے جیسے ''غَوَاشٌ''

﴿7﴾......استطالت:

لغوی معنی: ''لمبائی چاہنا'' **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں'' **آواز کے مخرج میں دیر تک جاری رہنے**'' کو کہتے ہیں۔یہ صفت ''**حرفِ ضاد**''میں پائی جاتی ہے۔

طریقۂ ادائیگی: حرفِ ضاد کو ادا کرتے وقت زبان کا بغلی کنارہ ناجذ سے ضاحک تک بتدریج آہستہ آہستہ لگتا ہے جس کی وجہ سے آواز میں طوالت پیدا ہوتی ہے جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ۝۔

نمبر شمار	حروفِ تہجی	صفات					
1	ا	جهر	رخاوت	استفال	انفتاح	اصمات	-
2	ب	جهر	شدّت	استفال	انفتاح	اذلاق	قلقله
3	ت	همس	شدّت	استفال	انفتاح	اصمات	-
4	ث	همس	رخاوت	استفال	انفتاح	اصمات	-
5	ج	جهر	شدّت	استفال	انفتاح	اصمات	قلقله
6	ح	همس	رخاوت	استفال	انفتاح	اصمات	-
7	خ	همس	رخاوت	استعلاء	انفتاح	اصمات	-
8	د	جهر	شدّت	استفال	انفتاح	اصمات	قلقله
9	ذ	جهر	رخاوت	استفال	انفتاح	اصمات	-
10	ر	جهر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	تکریر، انحراف
11	ز	جهر	رخاوت	استفال	انفتاح	اصمات	صفیر
12	س	همس	رخاوت	استفال	انفتاح	اصمات	صفیر
13	ش	همس	رخاوت	استفال	انفتاح	اصمات	تفشی
14	ص	همس	رخاوت	استعلاء	اطباق	اصمات	صفیر
15	ض	جهر	رخاوت	استعلاء	اطباق	اصمات	استطالت
16	ط	جهر	شدّت	استعلاء	اطباق	اصمات	قلقله

17	ظ	جہر	رخاوت	استعلاء	اطباق	اصمات	ـ
18	ع	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اصمات	ـ
19	غ	جہر	رخاوت	استعلاء	انفتاح	اصمات	ـ
20	ف	ہمس	رخاوت	استفال	انفتاح	اذلاق	ـ
21	ق	جہر	شدّت	استعلاء	انفتاح	اصمات	قلقلہ
22	ک	ہمس	شدّت	استفال	انفتاح	اصمات	ـ
23	ل	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	انحراف
24	م	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	ـ
25	ن	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	ـ
26	و	جہر	رخاوت	استفال	انفتاح	اصمات	لین
27	ہ	ہمس	رخاوت	استفال	انفتاح	اصمات	ـ
28	ء	جہر	شدّت	استفال	انفتاح	اصمات	ـ
29	ی	جہر	شدّت	استفال	انفتاح	اصمات	لین

سوالات سبق نمبر ۱۱

﴿۱﴾......صفاتِ لازمہ غیر مُتضادہ کی تعریف بیان کیجئے؟

﴿۲﴾......صفات لازمہ غیرِ متضادہ کی تعداد اور نام بتائیے؟

﴿۳﴾......صفات لازمہ غیر متضادہ میں سے کسی تین صفات کی تعریف مع طریقہ ادائیگی بیان کیجئے؟

سبق نمبر۱۲:

صفاتِ عارضہ کا بیان

صفاتِ عارضہ کی اقسام: بنیادی طور پر صفاتِ عارضہ کی دو قسمیں ہیں:

صفاتِ عارضہ بالحرف　　صفاتِ عارضہ بالصفت

1......**صفاتِ عارضہ بالصفت کی تعریف**:صفتِ عارضہ کا سبب "صفتِ لازمہ" ہوتو اسے "صفتِ عارضہ بالصفت" کہتے ہیں۔ جیسے حرف کا پُر ہونا بوجہِ استعلاء کے۔[1] مثلاً مِرْصَادًا اس مثال میں ر کو پُر پڑھنا **صاد** کی استعلاء کی وجہ سے ہے۔

2......**صفاتِ عارضہ بالحرف کی تعریف**: وہ صفت جس کا سبب کوئی دوسرا حرف ہو جیسے نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ اخفاء میں سے کسی حرف کے آجانے کی وجہ سے اخفاء جیسے اَنْفُسِکُمْ میں نون ساکن کے بعد حرفِ اخفاء میں سے "ف" آجانے کی وجہ سے اخفاء ہوا ہے جو کہ صفاتِ عارضہ میں سے ہے۔

(برکات الترتیل،ص:۹۲،۹۳)

صفاتِ عارضہ

مشہور صفاتِ عارضہ مندرجہ ذیل ہیں:

......**تفخیم**: حرف کو پُر پڑھنا جیسے اسمِ جلالت اللّٰہ کا "ل"۔

......**ترقیق**: حرف کو باریک پڑھنا جیسے رِجَالٌ کی "ر"۔

مـــــــــــــــدینہ

[1]: یعنی دوسرے حرف میں پائی جانے والی صفت استعلاء کے سبب۔

❁...... **تحقیق**: حرف کو خوب واضح اور صاف پڑھنا جیسے ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ۔

❁...... **تسہیل**: تحقیق اور ابدال کی درمیانی حالت ءَ اَعۡجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ۔

❁...... **ابدال**: حرف کو بدلنا جیسے آٰلۡـٰٔنَ اصل میں ءَاَلۡـٰٔنَ تھا دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل دیا گیا۔

❁...... **اثبات**: حرف کا باقی رکھنا جیسے یَمۡحُوااللّٰهُ کو وقف میں یَمۡحُوۡ پڑھنا۔

❁...... **حذف**: حرف کو ختم کرنا جیسے یَمۡحُوااللّٰهُ کی واو کو وصل میں حذف کردینا۔

❁...... **اظہار**: ظاہر کرنا جیسے اَنۡعَمۡتَ۔

❁...... **اخفاء**: چھپانا جیسے اَنۡتَ۔

❁...... **ادغام**: ملانا جیسے مَنۡ یَّنۡظُرُ۔

❁...... **اقلاب**: بدلنا جیسے مِنۡۢ بَعۡدِ ۔

❁...... **ادغامِ شفوی**: میم ساکن کو دوسری میم میں مدغم کرنا جیسے فَهُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ۝۸ ۔

❁...... **اخفاءِ شفوی**: میم ساکن کو اسکے مخرج میں چھپا کر پڑھنا جیسے وَمَاهُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۸ ۔

❁...... **اظہارِ شفوی**: میم ساکن کو اس کے مخرج سے ظاہر کر کے پڑھنا جیسے اَلۡحَمۡدُ۔

❁...... **امالہ**: الف کو یا کی طرف اور زبر کو زیر کی طرف مائل کر کے پڑھنا جیسے مَجۡرٖىهَا۔

❁...... **مَد**: کھینچنا جیسے جَآءَ۔

❁...... **غُنّہ**: ناک میں آواز لے جانا جیسے اَنۡتَ۔
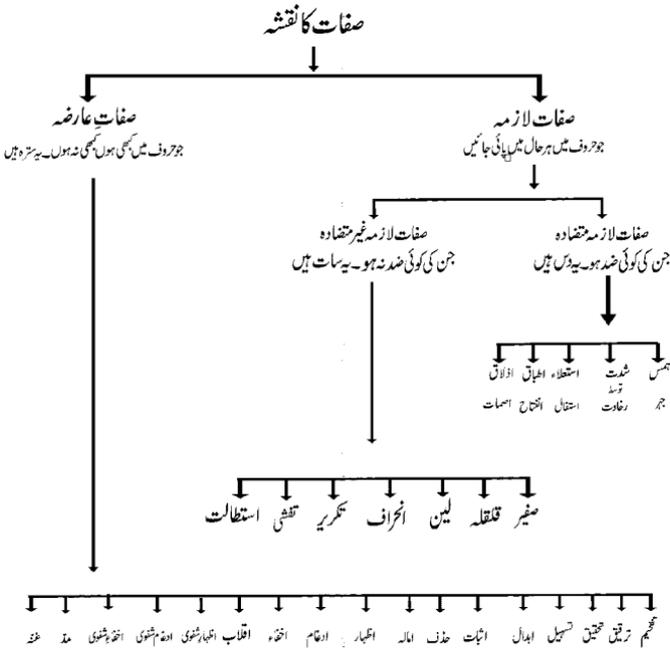
سوالات سبق نمبر ۱۲

﴿۱﴾......صفاتِ عارضہ کی کتنی قسمیں ہیں ان کے نام بتائیے؟

﴿۲﴾......صفاتِ عارضہ بالصّفت کی تعریف بیان کیجئے؟

﴿۳﴾......صفاتِ عارضہ بالحرف کی تعریف بیان کیجئے؟

﴿۴﴾......صفاتِ عارضہ مع تعریفات و امثلہ بیان کیجئے؟

امامِ اعظم نے ایک معتزلی سے مناظرہ کیا اور اس سے فرمایا: کہو"با" اس نے کہا: "با" پھر آپ نے فرمایا: کہو "دال" اس نے کہا: "دال" تو آپ نے اس سے فرمایا: اگر تم اپنے افعال کے خالق ہو تو "با" کو "دال" کے مخرج سے ادا کر کے دکھاؤ۔ یہ سن کر وہ معتزلی بے بس ہو گیا۔ (المعتقد، ص ۵٦)

سبق نمبر۱۳:

نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کا بیان

نون ساکن کی تعریف: ہر وہ نون جس پر علامتِ جزم (ـْـ) ہو اسے ''نون ساکن'' کہتے ہیں جیسے اَنْ۔

نونِ تنوین کی تعریف: تنوین کی ادائیگی میں جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسے ''نونِ تنوین'' کہتے ہیں جیسے ب دو زیر ـٍـ بٍ۔

نون ساکن اور نونِ تنوین کا فرق

نون ساکن اور نونِ تنوین میں چار اعتبار سے فرق ہے

نون ساکن	نونِ تنوین
(۱) نون ساکن کلمے کے درمیان اور آخر میں آتا ہے جیسے اَنْعَمْتَ، مَنْ	(۱) نونِ تنوین کلمے کے آخر ہی میں آتا ہے جیسے عَفُوٌّ، غَفُوْرٌ
(۲) نون ساکن اسم، فعل، حرف تینوں میں آتا ہے جیسے الانْبیاء، یَنْئَوْنَ، مِنْ	(۲) نونِ تنوین صرف اسم کے آخر میں آتا ہے جیسے کَلِیْمٌ
(۳) نون ساکن لکھا بھی جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے جیسے وَانْحَر	(۳) نونِ تنوین لکھا نہیں جاتا پڑھا جاتا ہے جیسے مُسْلِمَاتٍ

(۴) نون ساکن وقف میں بھی پڑھا جاتا ہے اور وصل میں بھی جیسے سَأُنْزِلُ ، رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ①	(۴) نونِ تنوین وصلاً پڑھا جاتا ہے جیسے سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اور وقف کی صورت میں دو زبر ـــً ہو تو الف سے بدل جاتا ہے جیسے اَبَدًا سے اَبَدَا اور اگر دو زیر ـــٍ یا دو پیش ـــٌ ہو تو تنوین حذف ہو جاتا ہے جیسے كَلِمٰتٍ سے كَلِمٰتْ وَسِيْلَةٌ سے وَسِيْلَهْ

نون ساکن اور تنوین کے قواعد

نون ساکن اور تنوین کے چار قواعد ہیں:

۞......اظہار ۞......ادغام ۞......اقلاب ۞......اخفاء

﴿1﴾......اظہار کی تعریف:

لغوی معنٰی: ''ظاہر کرنا'' **اصطلاحی معنٰی:** اصطلاحِ تجوید میں ''حرف کو اس کے مخرج سے **جمیع صفات** (یعنی تمام صفات) کے ساتھ **بغیر کسی تَغَیُّر** (یعنی تبدیلی) کے ادا کرنے'' کو کہتے ہیں جیسے مَنْ اٰمَنَ۔

اظہار کا قاعدہ:

نون ساکن یا تنوین کے بعد ''**حُرُوفِ حلقی**'' میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ''**اظہار**'' ہوگا جیسے مِنْ خَيْرٍ، مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۞ اِس کو ''**اظہارِ حلقی**'' کہتے ہیں۔

﴿2﴾......ادغام کی تعریف:

لغوی معنٰی: ''ملانا'' اصطلاحی معنٰی: اصطلاحِ تجوید میں ''ایک ساکن حرف کو دوسرے متحرّک حرف میں اِس طرح ملانے'' کو کہتے ہیں کہ دونوں حُروف مل کر ایک ''مُشَدَّدْ'' حرف پڑھا جائے جیسے مِنْ رَّبِّکَ۔ پہلا حرف جسے ملایا جائے اُسے ''مُدْغَم'' اور دوسرا حرف جس میں (پہلا حرف) ملایا جائے اسے ''مُدْغَم فِیْه'' کہتے ہیں۔

ادغام کا قاعدہ:

نون ساکن یا تنوین کے بعد حُروفِ ''یَرْمَلُوْن'' میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ''ادغام'' ہوگا ''لام'' اور ''راء'' میں بغیر غُنّہ کے اور باقی چار حُروف ''یُوْمِنُ'' میں غُنّہ کے ساتھ ادغام ہوگا جیسے مَنْ یَّقُوْلُ، صَیْحَةً وَّاحِدَةً، اِنْ لَّمْ، مِنْ رَّبِّكَ، اسے ''ادغامِ یرملون'' کہتے ہیں۔

ادغامِ یرملون کی شرط:

ادغامِ یرملون کے لئے ضروری ہے کہ نون ساکن اور تنوین کے بعد حروفِ یرملون دوسرے کلمہ میں ہوں۔

اظہارِ مُطْلَق:

مندرجہ ذیل چار کلمات میں نون ساکن کے بعد حُروفِ ''یَرْمَلُوْن'' کے ایک کلمے میں آنے کی وجہ سے ''ادغام'' نہیں بلکہ ''اظہارِ مُطْلَق'' ہوگا اس لئے ان چاروں کلمات میں غُنّہ نہ کریں گے:

دُنْیَا ......بُنْیَانٌ...... صِنْوَانٌ...... قِنْوَانٌ

﴿3﴾......اقلاب کی تعریف:

لغوی معنٰی: ''بدلنا'' **اصطلاحی معنٰی:** اصطلاحِ تجوید میں ''**ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنے کو**'' ''**اقلاب**'' کہتے ہیں۔

اقلاب کا قاعدہ:

نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف ''ب'' آ جائے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر ''اخفاء'' کر کے پڑھیں گے جیسے مِنْ بَعْدِ، حِلٌّ بِھٰذَا۔

﴿4﴾......اِخفاء کی تعریف:

لغوی معنٰی: ''چھپانا'' **اصطلاحی معنٰی:** اصطلاحِ تجوید میں '' اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت اور حالت سے پڑھنے کا نام ''**اخفاء**'' ہے۔

اخفاء کا قاعدہ:

نون ساکن یا تنوین کے بعد ''**حُروفِ اخفاء**'' میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں ''**اخفاء**'' ہوگا جیسے مِنْ شَاھِدٍ، بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔ ''**حُروفِ اخفاء**'' پندرہ ''۱۵'' ہیں اور وہ یہ ہیں: **ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک**

میم ساکن کے قواعد:

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں:

ادغامِ شَفوی......اِخفاءِ شَفوی......اِظہارِ شَفوی

﴿1﴾......**ادغامِ شَفوی کا قاعدہ:** میم ساکن کے بعد دوسری میم آ جائے تو ''میم

ساکن'' میں ''اِدغامِ شفوی'' مَعَ الغُنّہ ہوگا۔ جیسے فَهُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ۝۸

2...... **اِخفاءِ شفوی کا قاعدہ:** میم ساکن کے بعد حرف ''ب'' آجائے تو ''میم ساکن'' میں ''اخفاءِ شفوی'' ہوگا جیسے كُنۡتُمۡ بِهٖ

3...... **اِظہارِ شفوی کا قاعدہ:** میم ساکن کے بعد حرف ''ب'' اور ''میم'' کے علاوہ کوئی حرف آجائے تو ''میم ساکن'' میں ''اظہارِ شفوی'' ہوگا جیسے لَمۡ يَلِدۡ ۙ

سوالات سبق نمبر ۱۲

﴿۱﴾......نون ساکن اور نونِ تنوین کی تعریف بیان کیجئے؟

﴿۲﴾......نون ساکن اور نونِ تنوین میں فرق مع امثلہ بیان کیجئے؟

﴿۳﴾......نون ساکن اور تنوین کے کتنے قواعد ہیں نیز نام بھی بتائیے؟

﴿۴﴾......اظہار کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے؟

﴿۵﴾......اظہار کا قاعدہ بیان کیجئے؟

﴿۶﴾......ادغام کا لغوی اور اصطلاحی معنٰی بیان کیجئے؟

﴿۷﴾......ادغام کا قاعدہ بیان کیجئے؟

﴿۸﴾......ان چار کلمات دُنۡيَا، بُنۡيَانٌ، صِنۡوَانٌ، قِنۡوَانٌ میں ادغامِ یرملون نہ ہونے کی وجہ بیان کیجئے؟

﴿۹﴾......اقلاب کا قاعدہ اور لغوی و اصطلاحی معنی بیان کیجئے؟

﴿۱۰﴾......اخفاء کا قاعدہ اور لغوی و اصطلاحی معنٰی بیان کیجئے؟

﴿۱۱﴾......میم ساکن کے کتنے قاعدے ہیں نام بتا کر ہر ایک کی تعریف بیان کیجئے؟

ادغام کی شرطیں: ادغام کی تین شرطیں ہیں:

﴿1﴾......مُدغم کا ساکن ہونا۔

﴿2﴾......مُدغم فِیْہِ کا مُتحَرِّک ہونا۔

﴿3﴾......رِوایت سے ثابت ہونا۔

ادغام کی اقسام

ادغام کی بلحاظِ محل تین قسمیں ہیں:

ادغامِ مِثْلَیْن ......ادغامِ مُتَجَانِسَیْن ......ادغامِ مُتَقَارِبَیْن

مِثْلَیْن کی تعریف:

دو ہم مِثل (یعنی مکرر) حُرُوف کے ایک یا دو کلموں میں جمع ہونے کو ''مِثْلَیْن'' کہتے ہیں۔

(ا) ادغامِ مِثْلَیْن کا قاعدہ:

اگر ایک ہی حرف دو مرتبہ ایک یا دو کلموں میں اس طرح آجائیں کہ اُن میں پہلا حرف ''ساکن'' اور دوسرا حرف ''مُتحَرِّک'' ہو تو ''**ادغامِ مِثْلَیْن**'' ہوگا یعنی پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ''مُدغم'' کریں گے جیسے قُلْ لَّكُمْ ، اِذْذَّهَبَ

مُتجانِسَین کی تعریف:

ایک ہی مخرج کے دو حُرُوف کے ایک یا دو کلموں میں جمع ہونے کو ''مُتجانِسَین'' کہتے ہیں۔

(۲) ادغامِ مُتجانِسَین کا قاعدہ:

ایسے دو حُرُوف کہ جن کا مخرج تو ایک ہو مگر حروف الگ الگ ہوں وہ حُرُوف ایک یا دو کلموں میں اس طرح آجائیں کہ اُن میں پہلا حرف ''ساکن'' اور دوسرا حرف ''مُتحَرِّک'' ہو تو ''ادغامِ مُتجانِسَین'' ہوگا ساکن کو متحرک میں مُدغم کریں گے جیسے اِذْظَّلَمُوْا، فَرَّطْتُّمْ

مُتَقارِبَین کی تعریف:

دو ''قریبُ الْمَخرج'' حُرُوف کے ایک یا دو کلموں میں جمع ہونے کو ''مُتَقارِبَین'' کہتے ہیں۔

(۳) ادغامِ مُتَقارِبَین کا قاعدہ:

ایسے دو حُرُوف جو باعتبارِ مخرج اور صفات کے قریب قریب ہوں اور وہ کلمے میں اس طرح آجائیں کہ اُن میں پہلا حرف ''ساکن'' اور دوسرا حرف ''مُتحَرِّک'' ہو تو ''ادغامِ مُتَقارِبَین'' ہوگا جیسے مَنْ یَّقُوْلُ، قُلْ رَّبِّیْ

کیفیّت کے اعتبار سے ادغام کی اقسام

کیفیّت کے اعتبار سے ادغام متجانسین اور متقاربین کی دو قسمیں ہیں:

ادغامِ تامّ......ادغامِ ناقص

﴿1﴾......**ادغامِ تامّ کی تعریف:** ادغام ہونے کی صُورت میں اگر پہلے حرف کی کوئی صفت باقی نہ رہے تو اِس کو "ادغامِ تام" کہتے ہیں جیسے اِذْظَّلَمُوا، قُلْ رَّبِّیْ۔

﴿2﴾......**ادغامِ ناقص کی تعریف:** ادغام ہونے کی صُورت میں اگر پہلے حرف کی کوئی صفت باقی رہے تو اِس کو "ادغامِ ناقص" کہتے ہیں جیسے مَنْ یَّقُوْلُ، اَحَطْتُّ

(پہلی مثال میں نون کی صفتِ غُنّہ جبکہ دوسری مثال میں طا کی صفتِ استعلاء باقی ہے)

ادغامِ ناقص والے کلمات: درج ذیل چار کلمات میں ادغامِ ناقص ہوا ہے:

اَحَطْتُّ ...... بَسَطْتَّ ...... فَرَّطْتُّ...... فَرَّطْتُّمْ

البتّہ "اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ" میں "ادغامِ تام" اور "ادغامِ ناقص" دونوں جائز ہیں مگر تامّ "اَولیٰ" ہے۔

حَرَکت اور سُکون کے اعتبار سے ادغام کی قسمیں

حَرَکت اور سُکون کے اعتبار سے ادغام مثلین اور متجانسین کی دو قسمیں ہیں:

ادغامِ واجب......ادغامِ جائز

﴿1﴾......**ادغامِ واجب کی تعریف:** "مِثْلَیْن" اور "مُتَجَانِسَیْن" کے ادغام کے دوران اگر پہلا حرف خود ہی ساکن ہو تو "ادغام" کرنا واجب ہے۔

اِس کو ''ادغامِ واجب'' اور ''ادغامِ صغیر'' بھی کہتے ہیں مثلاً اِذْذَّھَبَ، قَدْتَّبَیَّنَ

﴿2﴾...... **ادغامِ جائز کی تعریف:** اگر پہلا حرف ''مُتَحَرِّک'' تھا، اسے ساکن کر کے ادغام کریں تو اِس ''ادغام'' کو ''ادغامِ جائز'' اور ''ادغامِ کبیر'' کہتے ہیں مثلاً مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔

موانعِ اِدغام کی صُورتیں

''موانِعِ اِدغام'' یعنی جہاں ادغام کرنا منع ہے۔ اس کی چند صُورتیں ہیں:

﴿1﴾...... دو ''واوٗ'' جمع ہوں اور اُن میں پہلی ''واوٗمدّہ'' ہو تو ادغام جائز نہیں جیسے قَالُوْ وَھُمْ ﴿2﴾...... جب دو ''ی'' اکٹھی ہوں اور ان میں پہلی ''ی مدّہ'' ہو تو ادغام جائز نہیں جیسے فِیْ یَوْمٍ ﴿3﴾...... حُرُوفِ حلقی کا اپنے ہم مخرج حرف میں ادغام نہیں ہوگا جیسے فَاصْفَحْ عَنْھُمْ ﴿4﴾...... ''حُرُوفِ حلقی'' کا ''غیرِ حلقی'' حرف میں ادغام نہیں ہوگا جیسے لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا۔ (نوٹ......: ''حُرُوفِ حلقی'' کا اپنے ہم مثل حرف میں ادغام ہوگا جیسے مَالِیَہْ ھَّلَكَ) ﴿5﴾...... ''لَام'' کا ''نُون'' میں ادغام نہیں ہوگا جیسے قُلْنَا۔

ادغام سے مُستَثْنٰی کلمات

رِوایتِ امام حفص رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہ بطریقِ شاطبی کے مطابق ''یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ'' اور ''نٓ وَالْقَلَمِ'' میں ادغام نہیں ہوگا۔

مُسْتَثْنٰی کلمات میں ادغام نہ ہونے کی وجہ:

ان کلمات میں ادغام کا قاعدہ پائے جانے کی باوجود ادغام اس لئے نہیں ہوا کہ امامِ حفص رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیہ سے بَطَرِیْقِ شاطِبی رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہ ان کلمات میں ادغام روایت سے ثابت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ان کو مُسْتَثْنٰی قرار دیا ہے۔ "علمِ تجوید" نقل سے ثابت ہے۔ تجوید کا ہر وہ قاعدہ معتبر ہے جو رِوایت سے ثابت ہے اور جو شخص بغیر رِوایت کے محض اپنی عقل سے تجوید کا کوئی مسئلہ بیان کرے تو وہ مسئلہ معتبر نہیں۔
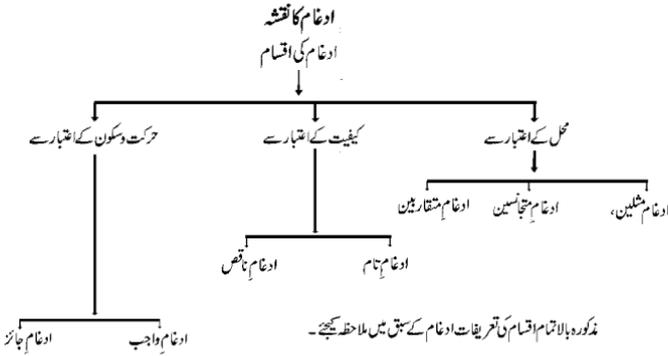
سوالات سبق نمبر ١٤

﴿١﴾......ادغام کی شرائط بیان کیجئے؟

﴿٢﴾......مثلین کسے کہتے ہیں؟

﴿٣﴾......ادغام مثلین کا قاعدہ بیان کیجئے؟

﴿۴﴾......متجانسین کسے کہتے ہیں؟

﴿۵﴾......ادغامِ متجانسین کا قاعدہ بیان کیجئے؟

﴿۶﴾......متقاربین کسے کہتے ہیں؟

﴿۷﴾......ادغامِ متقاربین کا قاعدہ بیان کیجئے؟

﴿۸﴾......کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی کتنی قسمیں ہیں؟

﴿۹﴾......ادغامِ تامّ اور ادغامِ ناقص کی تعریف بیان کیجئے؟

﴿۱۰﴾......ادغامِ ناقص والے کتنے اور کون کون سے کلمات ہیں؟

﴿۱۱﴾......حرکت اور سُکون کے اعتبار سے ادغام کی کتنی قسمیں ہیں تعداد مع نام بتائیے؟

﴿۱۲﴾......ادغامِ واجب اور ادغامِ صغیر کسے کہتے ہیں؟

﴿۱۳﴾......ادغامِ کبیر اور ادغامِ جائز کسے کہتے ہیں؟

﴿۱۴﴾......موانعِ ادغام سے کیا مُراد ہے نیز موانعِ ادغام کی صُورتیں بیان کیجئے؟

﴿۱۵﴾......کون سے کلمات ادغام سے مستثنٰی ہیں ان کلمات میں ادغام نہ ہونے کی وجہ بیان کیجئے؟

امراء میں سے ایک شخص ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرتا تھا جو طویل قراءت کرتا تھا، ایک مرتبہ اس امیر نے لوگوں کے سامنے اس امام کو جھڑکتے ہوئے کہا: ایک رکعت میں ایک ہی آیت پڑھا کرو۔ چنانچہ اس کے بعد اس امام نے نمازِ مغرب کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھی: ﴿قَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا(۶۷)﴾ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھی: ﴿رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا(۶۸)﴾ تو نماز کے بعد اس امیر نے اس سے کہا: ان دو آیتوں کے علاوہ جو چاہو پڑھو اور جتنا چاہے طویل کرو۔

سبق نمبر ۱۵:

غُنّہ کا بیان

غُنّہ کا لغوی معنٰی: ''بِھنبِھناہٹ''

غُنّہ کا اصطلاحی معنٰی:

اصطلاحِ تجوید میں ''غُنَّہ'' اُس آواز کو کہتے ہیں جو ناک کے بانسہ سے خارج ہوتی ہے۔

غُنّہ کی اقسام

غُنَّہ کی دو قسمیں ہیں:

- ...... غُنَّہ آنی
- ...... غُنَّہ زمانی

﴿1﴾ ...... غُنَّہ آنی:

یہ غُنَّہ ''نون'' اور ''میم'' کی ذات میں پایا جاتا ہے اس کے بغیر ''نون'' اور ''میم'' ادا ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ یہ ''صفتِ لازمہ'' ہے اِسی لئے اسے ''صفتِ غُنّہ'' بھی کہتے ہیں۔

غُنّہ آنی کی مقدار:

یہ غُنّہ ''میم'' اور ''نون'' کو ادا کرتے وقت فوراً ادا ہو جاتا ہے۔

﴿2﴾......غُنّہ زمانی:

وہ غُنّہ ہے جو ایک الف کی مقدار کے برابر ادا کیا جائے۔ اسے ''غُنّہ فرعی'' بھی کہتے ہیں۔

میم اور نون مُشَدَّد کا غُنّہ:

''میم مشدد'' اور ''نون مُشَدَّد'' میں ہمیشہ غُنّہ ہوتا ہے یہ غُنّہ واجب ہے اس کی مقدار ایک الف کے برابر ہے۔

سوالات سبق نمبر ۱۵

﴿۱﴾......غُنّہ کا لغوی اور اصطلاحی معنٰی بیان کیجئے؟

﴿۲﴾......غُنّہ کی کتنی قسمیں ہیں نیز نام بتایئے؟

﴿۳﴾......غُنّہ آنی کسے کہتے ہیں اور غُنّہ آنی کی مقدار بیان کیجئے؟

﴿۴﴾......غُنّہ زمانی کیا ہے؟

﴿۵﴾......میم مشدّد، نون مُشدّد میں غُنّہ کرنے کا حکم بیان کیجئے؟

سبق نمبر۱٦

تفخیم وترقیق کا بیان

تفخیم کے معنی: حرف کو پُر پڑھنا۔ جو حرف پُر پڑھا جائے اسے ''مُفَخَّم'' کہتے ہیں۔ اور **ترقیق کے معنی:** حرف کو باریک پڑھنا۔ جو حرف باریک پڑھا جائے اسے ''مُرَقَّق'' کہتے ہیں۔ تفخیم وترقیق کے اعتبار سے حروف کی تین قسمیں ہیں:

﴿1...﴾ بعض حروف ہمیشہ ہر حالت میں پُر پڑھے جاتے ہیں یہ حروف مستعلیہ ہیں جن کا مجموعہ ''خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ'' ہے۔

﴿2...﴾ بعض حروف ہمیشہ ہر حالت میں باریک پڑھے جاتے ہیں یہ ''ا، ل، ر'' کے علاوہ باقی تمام حروفِ مستفلہ ہیں۔

﴿3...﴾ بعض حروف کہیں پُر اور کہیں باریک پڑھے جاتے ہیں یہ حروف تین ہیں ''ا، ل، ر''۔

''الف'' کی تفخیم وترقیق کے قواعد:

''الف'' ہمیشہ اپنے ماقبل کے تابع ہوتا ہے۔ اگر ماقبل حرف پُر ہو تو الف بھی پُر ہوگا جیسے قَالَ اور اگر ماقبل حرف باریک ہو تو الف بھی باریک ہوگا جیسے کَانَ۔

”لام“ کی تفخیم وترقیق کے قواعد:

⚙......اسمِ جلالت ”اللّٰه“ کے ”لام“ سے پہلے اگر حرف مفتوح یا مضموم ہوتو اسمِ جلالت ”اللّٰه“ کا لام پُر پڑھا جائے گا جیسے اِنَّ اللّٰهَ ، رُسُوْلُ اللّٰهِ

⚙......اور اگر اسمِ جلالت ”اللّٰه“ کے ”لام“ سے قبل حرفِ مکسور ہوتو اسمِ جلالت ”اللّٰه“ کا ”لام“ باریک پڑھا جائے گا جیسے بِسْمِ اللّٰهِ

نوٹ......: اسمِ جلالت یعنی لفظ ”اللّٰہ“ کے ”لام“ کے علاوہ ہر ”لام“ ہر حالت میں باریک ہی پڑھا جائے گا۔

را کی تفخیم وترقیق کے قواعد:

”را“ کی تفخیم وترقیق کے اعتبار سے چھ صورتیں بنتی ہیں: (1) ”را“ متحرکہ (2) ”را“ ساکنہ (3) ”را“ موقوفہ (4) ”را“ مشدَّدہ (5) ”را“ مُرامہ (6) ”را“ مُمالہ۔

1 ”راء“ متحرکہ کی تفخیم وترقیق کے قواعد:

⚙...... ”را“ پر زبر ......َ دو زبر ......ً پیش ......ُ دو پیش......ٌ کھڑا زبر ......ٰ اور اُلٹا پیش......ٗ ہوتو ”را“ پُر ہوگی جیسے رَبَّ، رُبَمَا، اَجْرًا، اَجْرٌ، اِبْرٰهِيْم

⚙......اور اگر ”را“ کے نیچے زیر ......ِ دوزیر......ٍ کھڑی زیر......ٖ ہوتو ”را“ باریک ہوگی جیسے شَرِبَ، نُوْرٍ، رِ

2 راساکنہ کی تفخیم وترقیق کے قواعد:

❁ ''را'' ساکن سے پہلے حرف مفتوح یا مضموم ہوتو ''را'' پُر ہوگی جیسے **قُـرْاٰنٌ** ، **فَـرْدًا** ❁ ''را'' ساکن سے پہلے کسرۂ عارضی ہوتو ''را'' پُر ہوگی جیسے **اِرْجِعْ** ❁ ''را'' ساکن سے پہلے کسرہ دوسرے کلمہ میں ہوتو ''راء'' پُر ہوگی جیسے **رَبِّ ارْجِعُوْن** ❁ ''را'' ساکن سے پہلے کسرہ ہواور مابعد حُرُوفِ مُستعلیہ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں ہوتو ''را'' پُر ہوگی جیسے **مِرْصَادٍ، قِرْطَاسٍ**

نوٹ...... : لفظِ '' **فِرْقٍ** '' کی ''را'' پُر یا باریک دونوں طریقے سے پڑھ سکتے ہیں۔ ❁ ''را'' ساکن سے پہلے کسرہ ہواور ''حروفِ مستعلیہ'' میں سے کوئی حرف دوسرے کلمے میں ہوتو ''را'' باریک ہوگی جیسے **فَاصْبِرْ صَبْرًا** ❁ ''را'' ساکن سے پہلے کسرۂ اصلی اسی کلمہ میں ہوتو ''را'' باریک پڑھی جائے گی جیسے **فِرْعَوْن**

3 راموقوفہ کی تفخیم وترقیق کے قواعد:

''را'' موقوفہ کی تعریف: راموقوفہ یعنی وہ ''را'' جس پر سکون کے ساتھ وقف کیا جائے۔ اسکے مندرجۂ ذیل چند قواعد ہیں:

❁...... ''را'' موقوفہ سے پہلے زبر ...َ... یا پیش ...ُ... ہوتو ''را'' پُر ہوگی جیسے

وَانْحَرْ، قَمَرْ، نُذُرْ، زُبُرْ

❁...... ''را'' موقوفہ سے پہلے حرف ساکن ہواور اس ساکن حرف سے پہلے

حرف مفتوح یا مضموم ہو تو ''را'' پُر ہوگی جیسے وَالْعَصْرْ، وَالطُّوْرْ، اَلنَّارْ، نُوْرْ

۞...... ''را'' موقوفہ سے پہلے اگر کسرہ ہو تو ''را'' باریک پڑھی جائے گی جیسے فَاصْبِرْ، فَاَنْذِرْ، یَغْفِرْ

۞...... راموقوفہ کا ماقبل حرف ساکن ہو اور اس ساکن حرف سے پہلے حرف مکسور ہو تو ''راء'' باریک ہوگی جیسے اَلسِّحْرْ، حِجْرْ، ذِکْرْ، فِکْرْ

۞...... ''را'' موقوفہ سے پہلے یا ساکن ہو تو ''را'' باریک پڑھی جائے گی جیسے خَیْرْ، قَدِیْرْ

4 رامشدَّدہ کی تفخیم وترقیق کے قواعد:

رامشدَّدہ کی تعریف: وہ ''را'' جس پر تشدید ہو۔ ''را'' مُشدَّدہ اپنی حرکت کے مطابق پُر یا باریک پڑھی جائے گی یعنی اگر اس پر زبر یا پیش ہو تو پُر اور اگر زیر ہو تو باریک پڑھی جائے گی، پہلی ''را'' دوسری ''را'' کے تابع ہوگی جیسے **ذُرِّیَّةٍ، فَفِرُّوْا**

5 رامرامہ کی تفخیم وترقیق کے قواعد:

''را'' مُرامہ کی تعریف: ''را مُرَامَہ'' اس ''را'' کو کہتے ہیں جس پر ''وقف بالرّوم'' کیا گیا ہو۔ ۞...... ''رامُرَامَہ'' بھی اپنی حرکت کے مطابق پُر یا باریک پڑھی جائے گی مثلاً ''وَالْفَجْر'' کی ''را مکسور'' پر ''وقف بالرّوم'' کیا گیا تو را باریک اور نُوْرٌ کی ''را'' پر ''وقف بالرّوم'' کیا گیا تو ''را'' پُر پڑھی جائے گی۔

6 رامُمالہ کی تفخیم وترقیق کے قواعد:

’’را‘‘مُمالہ کی تعریف:’’را مُمالہ‘‘ وہ جس میں ’’امالہ‘‘ کیا گیا ہو۔

۞...... ’’را مُمالہ‘‘ زیرِ......اور’’ی‘‘ کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے باریک پڑھی جاتی ہے جیسے مَجْرٖىهَا

سوالات سبق نمبر ۱٦

﴿۱﴾......تفخیم وترقیق کے معنی بیان کیجئے؟

﴿۲﴾......تفخیم وترقیق کے اعتبار سے حُروفِ تہجی کی کتنی قسمیں بنتی ہیں؟

﴿۳﴾......الف کی تفخیم وترقیق کا قاعدہ بیان کیجئے؟

﴿۴﴾......لام کی تفخیم وترقیق کا قاعدہ بیان کیجئے؟

﴿۵﴾......را کی تفخیم وترقیق کے اعتبار سے کتنی قسمیں بنتی ہیں، ان کے نام بتایئے؟

﴿۶﴾......رامتحرکہ کی تعریف اور تفخیم وترقیق کے قواعد بیان کیجئے؟

﴿۷﴾......راساکن کی تعریف اور تفخیم وترقیق کے قواعد بیان کیجئے؟

﴿۸﴾......راموقوفہ کی تعریف اور تفخیم وترقیق کے قواعد بیان کیجئے؟

﴿۹﴾......رامشدَّدہ کی تعریف اور تفخیم وترقیق کے قواعد بیان کیجئے؟

﴿۱۰﴾......رامُرامہ کی تعریف اور تفخیم وترقیق کے قواعد بیان کیجئے؟

﴿۱۱﴾......رامُمالہ کی تعریف اور تفخیم وترقیق کے قواعد بیان کیجئے؟

سبق نمبر ۱۷:

حرکات کا بیان

لغوی معنی: حرکت کے لغوی معنی ''ہلنے'' کے ہیں۔ **اصطلاحی معنی:**
اصطلاحِ تجوید میں زبر ـَــ زیر ـِــ پیش ـُـ کو ''حرکات'' کہتے ہیں۔حرکات، حرکت کی جمع ہے۔

(۱) زبر ـَــ کو ''فتحہ''، جس حرف پر زبر ہو اسے ''مفتوح'' کہتے ہیں۔

(۲) زیر ـِــ کو ''کسرہ''، جس حرف کے نیچے زیر ہو اسے ''مکسور'' کہتے ہیں۔

(۳) پیش ـُـ کو ''ضمہ''، جس حرف پر پیش ہو اسے ''مضموم'' کہتے ہیں۔

حرکات کو بغیر کھینچے، بغیر جھٹکا دیئے معروف یعنی عربی لب ولہجہ کے مُطابق پڑھنا چاہیے۔اور مجہول ادائیگی سے بچنا چاہیے۔

حرکات کی ادائیگی کا طریقہ:

فتحہ: یہ حرکت مُنہ اورآواز کھول کر ادا ہوتی ہے۔جیسے تَ

کسرہ: یہ حرکت مُنہ اور آواز جھکا کر ادا ہوتی ہے جیسے تِ

ضَمّہ : یہ حرکت ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام مِلانے سے ادا ہوتی ہے جیسے تُ

سوالات سبق نمبر ۱۷

﴿۱﴾......حرکت کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ بیان کیجئے؟

﴿۲﴾......حرکات کے نام بیان کیجئے؟

﴿۳﴾......حرکات کی ادائیگی کا طریقہ بیان کریں؟

سبق نمبر ١٨:

سکون کا بیان

سکون کے لغوی معنی: ''ٹھہرنا'' **سکون کے اصطلاحی معنی:** سلبِ حرکت یعنی حرکت کا نہ ہونا۔

سکون کی علامت: اِس علامت ـْ کو ''جزم'' کہتے ہیں۔ جس حرف پر جزم ہو اسے ''ساکن'' کہتے ہیں۔ ساکن حرف اپنے سے پہلے مُتَحَرِّک حرف سے مل کر پڑھا جاتا ہے جیسے کُنْ

سکون کی قسمیں

سکون کی دو قسمیں ہیں: سکونِ اصلی ......سکونِ عارضی

﴿1﴾......**سکونِ اصلی کی تعریف اور قسمیں:** سکونِ اصلی وہ سکون ہے جو وقف اور ''وصل'' میں قائم رہے جیسے آلْئٰنَ میں ''لْ'' کا سکون۔ سکونِ اصلی کو ''سکونِ لازمی'' اور ''سکونِ وضعی'' بھی کہتے ہیں۔ سکونِ اصلی کی دو علامت ہیں:

❁ جزم......ـْ ❁ تشدید......ـّ

﴿2﴾......**سکونِ عارضی کی تعریف:** سکونِ عارضی وہ سکون ہے جس میں کوئی متحرک حرف وقف کی وجہ سے ساکن ہو جائے جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنْ ○

سوالات سبق نمبر ١٨

﴿١﴾......سکون کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے؟

﴿٢﴾......سکون کی اقسام اور علامات بیان کیجئے؟

سبق نمبر۱۹:

مَدّات کا بیان

مَد کا لغوی معنٰی: ''دراز کرنا'' **اصطلاحی معنٰی:** اصطلاحِ تجوید میں حُروفِ مَدّہ اور حُروفِ لین کے بعد اسبابِ مدّ میں سے کوئی سبب پائے جانے کی صورت میں آواز کے دراز کرنے کو ''مَد'' کہتے ہیں۔

اسبابِ مَدّ: مَدّ کے دو سبب ہیں: ''ہمزہ اور سکون''۔

محلِ مَدّ: محلِ مَدّ بھی دو ہیں: ''حُروفِ مَدّہ اور حُروفِ لین''۔

مَدّ کی اقسام

مدّ کی دو قسمیں ہیں: ......مدّ اصلی ......مدّ فرعی

﴾1﴿......**مدّ اصلی کی تعریف:**

حُروفِ مَدّہ کے بعد، مدّ کا کوئی سبب نہ ہو تو اِسے ''مدِّ اصلی'' کہتے ہیں جیسے اُوْذِیْنَا۔

مدِّ اصلی کی مقدار: مدِّ اصلی کی مقدار ایک ''الف'' یعنی دو حرکات کے برابر ہے۔ مدِّ اصلی کو ادا نہ کیا جائے تو حُروفِ مدّہ کی ذات باقی نہیں رہتی اور ''الف مدّہ'' زبر......َ سے ''یا مدّہ'' زیر......ِ سے ''واؤ مدّہ'' پیش......ُ سے بدل جائے گا۔

﴾2﴿......**مدّ فرعی کی تعریف:** ''حروفِ مدّہ'' یا ''حروفِ لین'' کے بعد مد کا کوئی سبب پایا جائے تو اسے ''مدِّ فرعی'' کہتے ہیں۔

مدِّ فرعی کی اقسام

بنیادی طور پر مدِّ فرعی کی چار قسمیں ہیں:

۱......مدِّ متَّصِل ۲......مدِّ مُنْفَصِل

۳......مدِّ لازم ۴......مدِّ عارض۔

مدّ کا سبب اگر ''ہمزہ'' ہو تو اس کی دو قسمیں بنتی ہیں:

۱......مدِّ مُتَّصِل ۲......مدِّ مُنْفَصِل۔

۱...... **مدِّ مُتَّصِل کی تعریف:** جب حروفِ مدّہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو اِسے ''مدِّ مُتَّصِل'' کہتے ہیں۔ مدِّ متَّصِل کو 'مدِّ واجب'' بھی کہتے ہیں۔ جیسے جَآءَ، سِیْٓءَ

۲...... **مدِّ مُنْفَصِل کی تعریف:** ''حُرُوفِ مدّہ'' کے بعد ''ہمزہ'' دوسرے کلمے میں ہو تو اِسے ''مدِّ مُنْفَصِل'' کہتے ہیں۔ مدِّ مُنْفَصِل کو ''مدِّ جائز'' بھی کہتے ہیں جیسے بِمَآ اُنْزِلَ، فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ

مدِّ مُتَّصِل اور مدِّ مُنْفَصِل کی مقدار:

مدِّ مُتَّصِل اور مدِّ مُنْفَصِل میں ''تَوَسُّط'' ہوتا ہے۔ مدِّ متَّصِل اور مدِّ منفصل میں تَوَسُّط کی مقدار امام شاطبی علیہ الرحمہ کے نزدیک ''اڑھائی الف'' ہے۔

(شرح الشاطبیه للملا علی القاری، ص:۶۰)

مدّ کا سبب اگر ''سکون'' ہوتو اس کی دو قسمیں ہیں:

❁ ......مدِّ لازم ❁ ......مدِّ عارض

مدِّ لازم ولین لازم کی تعریف:

حُروفِ مدّہ یا حروف لین کے بعد ''سکونِ اصلی'' ہوتو پہلی صورت میں مدِّ لازم جبکہ دوسری صورت میں مدّ لین لازم ہوگا۔ جیسے دَآبَّةٍ، عَیْنْ

''مدِّ لازم'' کی اقسام

''مدِّ لازم'' کی چار قسمیں ہیں:

1 ......مدِّ لازم کلمی مُثَقَّل
2 ......مدِّ لازم کلمی مُخَفَّف
3 ......مدِّ لازم حرفی مُثَقَّل
4 ......مدِّ لازم حرفی مُخَفَّف۔

1 مدِّ لازم کلمی مُثَقَّل کی تعریف:

اگر کلمے میں ''حروفِ مدّہ'' کے بعد سکونِ اصلی ''بِالتَّشْدِیْد'' ہوتو اِس کو ''مدِّ لازم کلمی مُثَقَّل'' کہتے ہیں جیسے جَآنٌّ

2 مدِّ لازم کلمی مُخَفَّف کی تعریف:

اگر کلمے میں ''حروفِ مدّہ'' کے بعد سکونِ اصلی ''بِالْجَزْم'' ہوتو اِسے ''مدِّ لازم کلمی مُخَفَّف'' کہتے ہیں جیسے آٰلْئٰنَ (مدِ لازم کلمی مُخَفَّف کی یہی ایک مثال ہے جو دو مرتبہ ''سُورۂ یُونُس'' میں آئی ہے)

3 مدِّ لازم حرفی مُثَقّل کی تعریف:

حرف میں اگر ''حروفِ مدّہ'' کے بعد ''سکونِ اصلی''۔ ''بِالتَّشْدِیْد'' ہوتو اِس کو ''مدِّ لازم حرفی مُثَقّل'' کہتے ہیں جیسے الٓمّٓ ۔

4 مدِّ لازم حرفی مُخَفَّف کی تعریف:

حرف میں اگر ''حروفِ مدّہ'' کے بعد ''سکونِ اصلی''۔ ''بِالْجَزْم'' ہوتو اِسے ''مدِّ لازم حرفی مُخَفَّف'' کہتے ہیں جیسے نٓ۔

مدِّ لازم اور مدِّ لین لازم کی مقدار:

مدِّ لازم کی چاروں قسموں میں طول ہی ہوتا ہے۔طول کی مقدار تین الف ہے۔جبکہ مدلین لازم میں طول،توسط اور قصر ہوتا ہے مگر طول اولٰی ہے۔

مدِّ عارض ولین عارض کی تعریف:

حُرُوف مدہ کے بعد عارضی سکون ہوتو اسے مدعارض کہتے ہیں جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور اگر حُرُوفِ لین کے بعد عارضی سکون ہوتو اسے مدلین عارض کہتے ہیں جیسے قُرَیْشٍ ۝

مدِّ عارض ومدِّ لین عارض کی مقداریں:

مدِّ عارض اور مدِّ لین عارض میں طُوْل،تَوَسُّط،قَصْر تینوں جائز ہیں۔مگر

مدِّ عارض میں طُوْل ''اولیٰ'' ہے۔ پھر توسط اس کے بعد قصر۔ جبکہ مدِّ لین عارض میں قصر ''اولیٰ'' ہے۔ پھر توسط، اس کے بعد طول کا درجہ ہے۔ مَدِّ عارض اور مدِّ لین عارض میں طول کی مقدار ''تین الف'' توسط کی مقدار ''دو الف'' اور قصر کی مقدار حرف کو اس کی اصلی مقدار جتنا پڑھنا ہے۔

مدّات کا نقشہ

بنیادی طور پر مدّ کی اقسام

- مدّ اصلی
  - مدّ اصلی کی مقدار ایک الف ہے
- مدّ فرعی
  - مدّ متصل
  - مدّ منفصل
  - مدّ عارض
  - مدّ لازم
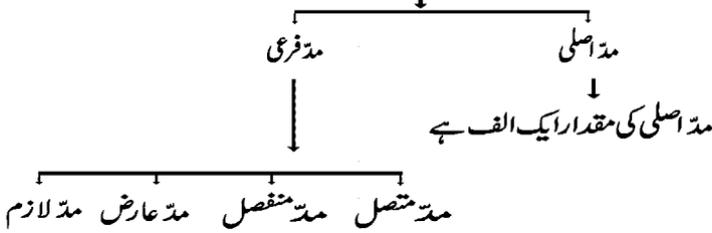
ہمزہ اور سکون کے اعتبار سے مدّ کی اقسام

- ہمزہ والی مدّات
  - مدّ متصل
  - مدّ منفصل
- سکون والی مدّات
  - سکونِ عارضی
    - مدّ عارض
    - مدّ لین عارض
  - سکونِ اصلی
    - مدّ لازم
      - مدّ لازم کی اقسام
        - مدّ لازم کلمی مثقل
        - مدّ لازم کلمی مخفف
        - مدّ لازم حرفی مثقل
        - مدّ لازم حرفی مخفف
    - مدّ لین لازم
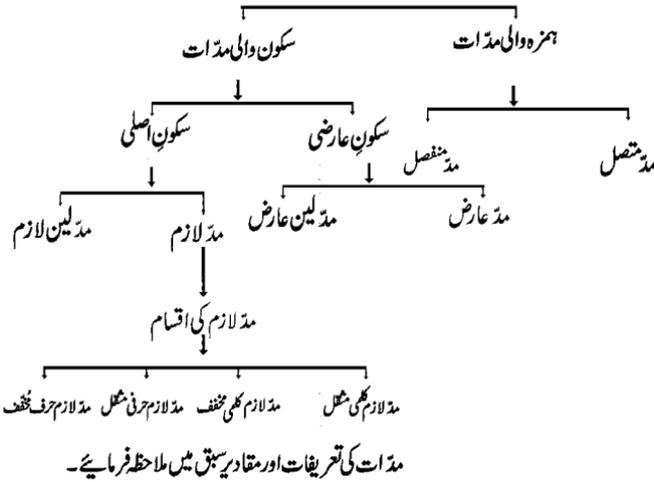
مدّات کی تعریفات اور مقادیر سبق میں ملاحظہ فرمایئے۔

سوالات سبق نمبر ۱۹

﴿۱﴾......مدّ کا لغوی اور اصطلاحی معنٰی بیان کیجئے ؟

﴿۲﴾......مدّ کے سبب کتنے اور کون کون سے ہیں؟

﴿۳﴾......محلِ مدّ بیان کیجئے ؟

﴿۴﴾......مدّ کی کتنی قسمیں ہیں نام بتایئے ؟

﴿۵﴾......مدّ اصلی کی تعریف، حکم اور مقدار بیان کیجئے ؟

﴿۶﴾......مدِّ فرعی کی تعریف بیان کیجئے ؟

﴿۷﴾......مدِّ فرعی کی کتنی قسمیں ہیں ان کے نام بتایئے؟

﴿۸﴾......مدِّ متصل اور مدِّ منفصل کی تعریف اور ان کی مقدار بیان کیجئے ؟

﴿۹﴾......مدِّ عارض کی اقسام اور ان کی تعریفات بیان کیجئے ؟

﴿۱۰﴾......مدِّ عارض اور مدِّ لین عارض کی مقدار بیان کیجئے ؟

﴿۱۱﴾......مدِّ لازم کی اقسام اور ان کی تعریفات بیان کیجئے ؟

بزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین فرماتے ہیں کہ "علم کے فضائل و مناقب میں غور وفکر نہ کرنے سے سستی و کاہلی پیدا ہوجاتی ہے۔لہٰذا ایک طالب علم کو چاہیے کہ محنت و کوشش اور مواظبت کے ساتھ ساتھ علم کے فضائل و مناقب میں غور وفکر کرتا رہے کہ معلومات کا باقی رہنا ہی علم کی بقاء ہے۔" (راہِ علم، ص ۴۷)

سبق نمبر ۲۰

وُجُوھاتِ مَدّ کا بیان

مقدار کا لغوی معنیٰ: ''اندازہ'' **اصطلاحی معنیٰ:** اصطلاحِ تجوید میں ''جس کے ذریعے مدّ کی ''درازی'' کا اندازہ ہو اسے ''مقدار'' کہتے ہیں۔

وجہ کا لغوی معنیٰ: ''طریقہ، صورت'' **وجہ کا اصطلاحی معنیٰ:** ''مُدُوْد کی مُعَیَّنہ (یعنی طے شدہ) مقداروں کے نام کو کہا جاتا ہے مثلاً دو الف مدّ کو ''توسط'' اور تین الف مدّ کو ''طول'' کہتے ہیں۔(لمعاتِ شمسیه حاشیه فوائد مکیه، ص۱۱۸، بتصرف) وُجُوہاتِ مَدّ کو بیان کرنے سے پہلے مراتبِ مدّ کو بیان کیا جاتا ہے تاکہ وُجُوہاتِ مَدّ کا سمجھنا آسان ہو جائے۔

قوی اور ضعیف ہونے کے اعتبار سے مدّ کی ترتیب

1 ......مدِّ لازم سب سے قوی مدّ ہے
2 ......اس کے بعد مدِّ مُتَّصِل۔
3 ......اس کے بعد مدِّ عارض۔
4 ......پھر مدِّ مُنْفَصِل۔
5 ......پھر مدِ لین لازم۔
6 ......اور پھر مدِ لین عارض کا درجہ ہے۔

وُجوہاتِ مَدّ نکالنے کا طریقہ: مد کی صحیح وجہ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ

- ...... ضعیف مدّ کو قوی مدّ پر ترجیح نہ ہو۔
- ......مدّات کی مقداروں میں مساوات (برابری) رہے۔

وُجُوہاتِ مَدّ کا مقصد:

وُجُوہاتِ مَدّ کو بیان کرکے یہ بتانا مقصود ہے کہ تلاوت کے شروع میں جس مدّ کی جو مقدار اختیار کی تھی وہی مقدار آخر تک رہے کہیں طول کہیں توسط کہیں قصر وغیرہ کرنا دُرست نہیں اور ایسا بھی نہ ہو کہ ضعیف مدّ میں طول کریں اور قوی مدّ میں توسط یا قصر۔اس مسئلے کو سمجھنے کے لئے مدّات کی مقداروں اور مراتبِ مدّ کو اچھّی طرح یاد کرلیجئے۔مزید آسانی کے لئے مختصر تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

وُجُوهاتِ مَدّ کے قواعد

﴿1﴾......مِدّ عارض اور مدِّ لین عارض میں موقوف علیہ اگر مفتوح ہے تو وقف بالاسکان ہوگا اس میں طول، توسط، قصر تینوں وجہیں جائز ہیں۔مثلاً رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پر وقف کرنے سے تین وجہیں بنتی ہیں:

- ...... طول مع الاسکان
- ......توسط مع الاسکان
- ......قصر مع الاسکان

اسی طرح مدلین عارض میں بھی وقف کی صورت میں تین وجہیں بنتی ہیں جیسے لَاضَیْرٌ

- ...... قصر مع الاسکان
- ...... توسط مع الاسکان
- ...... طول مع الاسکان

نوٹ......: تلاوت کے شروع میں مدّ عارض اور مدِّ لین عارض میں جو مقدار اختیار کی وہی مقدار برقرار رہے کہیں زیادہ، کہیں کم نہ ہو۔ اور اس بات کا بھی خیال رہے کہ پڑھنے میں مدِّ لین عارض کو مدِّ عارض پر ترجیح نہ ہو۔ کیونکہ مدلین عارض، مدِّ عارض کے مقابلے میں ضعیف ہے۔

﴿2﴾...... مدِّ عارض اور مدِّ لین عارض میں موقوف علیہ اگر ''مکسور'' ہو جیسے اَلرَّحِیْمِ ، خَوْفٍ تو وقف دو طرح سے ہوتا ہے:

وقف بالاسکان ...... ✦ ...... وقف بالرّوم

اس میں مدّ کی وجہیں چھ نکلیں گی، تین وقف بالاسکان میں اور تین وقف بالرَّوم میں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

وقف بالاسکان کی صورت میں تین وجہیں:

- ...... طول مع الاسکان (جائز)
- ...... توسط مع الاسکان (جائز)
- ...... قصر مع الاسکان (جائز)

وقف بِالرَّ وم کی صورت میں تین وجہیں:

- ...... طول معَ الرَّ وم (نا جائز)
- ...... توسط معَ الرَّ وم (نا جائز)
- ...... قصر معَ الرَّ وم (جائز)

اس میں طول، توسط قصر مع الاسکان اور قصر مع الرَّ وم چار وجہیں جائز ہیں۔ اور دو وجہیں طول مع الرَّ وم اور توسط مع الرَّ وم جائز نہیں، کیونکہ طول اور توسط کا تعلق وقف میں حرف کو ساکن کرنے کے ساتھ ہے اور یہی سببِ مدّ ہے جب کہ رَوم میں حرف موقوف متحرک پڑھے جانے کی وجہ سے طول، توسط جائز نہیں کہ سببِ مد نہیں پایا جارہا۔

﴿3﴾...... مدِّ عارض اور مدِّ لین عارض میں موقوف علیہ اگر مضموم ہو جیسے نَسْتَعِیْنُ تو وقف تین طرح سے ہوتا ہے:

وقف بالاسکان...... ✦ ......وقف بالرَّ وم...... ✦ ......وقف بالاشمام

اس میں مدّ کی نو۹ وجہیں نکلیں گی تین اسکان میں، تین رَوم میں اور تین اشمام میں۔ ان میں سات وجہیں طول، توسط، قصر مع الاسکان اور طول، توسط، قصر مع الاشمام اور قصر مع الرَّ وم جائز ہیں اور باقی دو وجہیں طول مع الرَّ وم اور توسط مع الرَّ وم جائز نہیں۔

وقف بالاسکان کی صورت میں تین وجہیں:

- ...... طول مع الاسکان (جائز)
- ...... توسط مع الاسکان (جائز)
- ...... قصر مع الاسکان (جائز)

وقف بِالرَّوم کی صورت میں تین وجہیں:

- ...... طول معَ الرَّوم (ناجائز)
- ...... توسط مع الرَّوم (ناجائز)
- ...... قصر مع الرَّوم (جائز)

وقف بِالاشمام کی صورت میں تین وجہیں:

- ...... طول مع الاشمام (جائز)
- ...... توسط مع الاشمام (جائز)
- ...... قصر مع الاشمام (جائز)

﴿4﴾......مدِّ مُتَّصِل ،مدّ عارض اور مدِّ لین عارض یا اسی طرح مختلف مدّات جمع ہوں تو ان میں وہی وجہیں جائز ہوں گی جس میں مقدار طول ،توسط برابر ہو یا قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو۔

﴿5﴾......مدِّ مُتَّصِل کا ہمزہ اگر کلمہ کے آخر میں ہو تو اس پر وقف کرنے کی

صورت میں مدّ کے دو سبب جمع ہو جائیں گے ہمزہ اور سکون اسے ''اجتماعِ سببین'' بھی کہتے ہیں۔ جیسے یَشَآءُ، قُرُوْٓءٍ اس میں مدِّ عارض کا لحاظ کر کے قصر نہیں کر سکتے طول یا توسط کریں گے اور رَوم کی صورت میں بھی توسط ہی ہوگا۔

سوالات سبق نمبر ۲۰

﴿۱﴾ ...... مقدار کا لغوی اور اصطلاحی معنٰی بیان کریں؟

﴿۲﴾ ...... وجہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے؟

﴿۳﴾ ...... قوی اور ضعیف مدات کی ترتیب بیان کیجئے؟

﴿۴﴾ ...... مدّات کی مقداروں کی تفصیل بیان کیجئے؟

﴿۵﴾ ...... وجوہاتِ مدّ نکالنے کا کیا طریقہ ہے؟

﴿۶﴾ ...... وُجُوہاتِ مَدّ بیان کرنے کا مقصد کیا ہے؟

﴿۷﴾ ...... مدِّ عارض اور مدِّ لین عارض میں موقوف علیہ اگر مفتوح ہو تو کتنی وجہیں بنتی ہیں؟

﴿۸﴾ ...... مدِّ عارض اور مدِّ لین عارض میں موقوف علیہ اگر مکسور ہو تو کتنی وجہیں جائز نکلتی ہیں اور کتنی ناجائز، ناجائز ہونے کی وجہ بیان کیجئے؟

﴿۹﴾ ...... مدِّ عارض اور مدِّ لین عارض میں موقوف علیہ اگر مضموم ہو تو کتنی وجہیں جائز نکلتی ہیں اور کتنی ناجائز، ناجائز ہونے کی وجہ بیان کیجئے؟

سبق نمبر۲۱:

اجتماعِ ساکنین کا بیان

اجتماعِ ساکنین کی تعریف: ایک یا دو کلموں میں دو ساکن حروف کے اکٹھے ہو جانے کو "اجتماعِ ساکنین" کہتے ہیں۔

اجتماعِ ساکنین کی اقسام

اجتماعِ ساکنین کی دو قسمیں ہیں:

- ...... اجتماعِ ساکنین علیٰ حدِّہٖ
- ...... اجتماعِ ساکنین علیٰ غیرِ حدِّہٖ

اجتماعِ ساکنین علیٰ حدِّہٖ کی تعریف اور حکم:

پہلا ساکن، حرف مدّہ ہو اور دونوں ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں تو اسے "اجتماعِ ساکنین علیٰ حدّہٖ" کہتے ہیں۔ یہ اجتماع ساکنین مطلقاً جائز ہے جیسے جَآنٌّ، آٰلْئٰنَ۔

اجتماعِ ساکنین علیٰ غیرِ حدِّہٖ کی تعریف اور حکم:

پہلا ساکن، حرفِ مدّہ نہ ہو یا دونوں ساکن ایک کلمہ میں نہ ہوں تو اسے "اجتماعِ ساکنین علیٰ غیرِ حدّہٖ" کہتے ہیں۔ اگر دونوں ساکن حروف ایک کلمہ میں ہوں تو اجتماعِ ساکنین علیٰ غیرِ حدّہٖ جائز نہیں۔ البتّہ وقف میں جائز ہے۔ جیسے فِکْرْ، ذِکْرْ۔

اور اگر دونوں ساکن ایک کلمہ میں نہ ہوں تو اس کی چھ صورتیں بنتی ہیں:

﴿1﴾...... پہلا ساکن ''حرفِ مدّہ'' ہو تو ''حرف مدّہ'' یعنی پہلے ساکن کو گرا دیں گے جیسے وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ۔ ﴿2﴾...... پہلا ساکن ''جمع کا میم'' ہو تو اسے ''ضمہ'' دیں گے جیسے عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ۔ ﴿3﴾...... پہلا ساکن ''مِنْ'' کا نون ہو تو اسے ''فتحہ'' دیں گے جیسے مِّنَ النَّبِیّٖنَ۔ ﴿4﴾...... پہلا ساکن ''واوِ لین'' جمع کا ہو تو اسے ''ضمہ'' دیں گے جیسے تَخْشَوُا النَّاسَ۔ ﴿5﴾...... پہلا ساکن ''الٓمٓ'' کی میم ہو تو فتحہ دیں گے جیسے الٓمّٓ ۚ اللّٰہُ۔ ﴿6﴾......اگر پہلا ساکن مذکورہ حروف کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو اسے ''کسرہ'' دیں گے جیسے اِنِ ارْتَبْتُمْ۔

نون قطنی کیا ہے؟

تنوین کے بعد ہمزہ وصلی آجائے تو وصل میں ''ہمزہ وصلی'' کو گراتے ہوئے تنوین کے نون ساکن کو زیر دے کر ایک چھوٹا سا نون لکھ دیا جاتا ہے۔ اِسے ''نونِ قُطْنی'' کہتے ہیں۔ جیسے خَیْرَا ۨ الْوَصِیَّۃُ

سوالات سبق نمبر ۲۱

﴿۱﴾......اجتماعِ ساکنین کی تعریف بیان کیجئے؟

﴿۲﴾......اجتماعِ ساکنین کی کتنی قسمیں ہیں؟

﴿۳﴾......اجتماعِ ساکنین علیٰ حدّہٖ کی تعریف اور حکم مع مثال بیان کیجئے؟

﴿۴﴾......اجتماعِ ساکنین علیٰ غیر حدّہٖ کی تعریف اور اس کی مختلف صورتوں کا حکم مع مثال بیان کیجئے؟

سبق نمبر۲۲:

ہمزہ کے قواعد کا بیان

جب دو ہمزہ جمع ہوں تو ان کے چار قاعدے بنتے ہیں:

۱......تحقیق ۲......تسہیل

۳......ابدال ۴......حذف

۱......تحقیق:

لغوی معنی ''خوب واضح کرنا'' اصطلاحی معنی: اصطلاحِ تجوید میں ''ہمزہ کو اس کے مخرجِ اصلی سے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنے کو''تحقیق'' کہتے ہیں۔
تحقیق کا قاعدہ: جب دو ہمزہ قطعی ایک یا دو کلموں میں جمع ہو جائیں تو دونوں کو خوب ظاہر کر کے پڑھنا چاہیے جیسے ءَاَنْتُمْ۔

۲......تسہیل:

لغوی معنی: '' آسان کرنا'' **اصطلاحی معنی:** اصطلاحِ تجوید میں ''ہمزہ کو تحقیق اور ابدال کی درمیانی حالت کے ساتھ پڑھنے'' کو کہتے ہیں۔ روایتِ امام حفص رَحْمَةُ اللّٰه تعالٰی عَلَیْه میں صرف ایک جگہ ہمزہ پر ''تسہیل'' ہے اور وہ لفظ ''ءَ اَعْجَمِیٌّ'' (سورۂ حم سجدہ) کا دوسرا ہمزہ ہے۔

۳......ابدال:

لغوی معنیٰ ''بدلنا'' اصطلاحِ تجوید میں ''دوسرے ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے مطابق ''حرفِ مدّہ'' سے بدلنے کو ''ابدال'' کہتے ہیں۔ ابدال چھ جگہ واقع ہوا ہے:

- ......آلْئٰنَ سورۂ یونس میں دوجگہ
- ......ءٰآلذَّكَرَيْنِ سورۂ انعام میں دوجگہ
- ......آللّٰهُ ایک سورۂ یونس دوسرا سورۂ نمل میں

۴......حذف:

لغوی معنیٰ ''گرادینا'' اصطلاحِ تجوید میں ''جب دو ہمزہ جمع ہوں اور ان میں پہلا ہمزہ قطعی مفتوح ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی مکسور ہو تو دوسرے کو حذف کر کے پڑھنے کو کہتے ہیں۔ جیسے ءَاِسْتَكْبَرْتَ کو اَسْتَكْبَرْتَ پڑھنا۔

سوالات سبق نمبر ۲۲

﴿۱﴾......جب دو ہمزہ جمع ہوں ان کے کتنے اور کون کون سے قاعدے ہیں؟

﴿۲﴾......تحقیق کسے کہتے ہیں؟

﴿۳﴾......تسہیل کی تعریف بیان کیجئے؟

﴿۴﴾......ابدال کی تعریف بیان کیجئے؟ نیز یہ بتائیے کہ قران کے کتنے کلمات میں ابدال ہوا ہے اور وہ کون کون سے ہیں؟

﴿۵﴾......حذف کی تعریف اور قاعدہ بیان کیجئے؟

سبق نمبر۲۳:

ھائے ضمیر کا بیان

کلمہ کے آخر میں واقع ہونے والی ''ھا'' زائدہ کی تین قسمیں ہیں:

1 ہائے تانیث:

وہ ''ھا'' جو اسمِ واحد مونث کے آخر میں لاحق ہوتی ہے اور علامت تانیث ہوتی ہے۔ یہ وصل میں ''تا'' پڑھی جاتی ہے اور وقف میں ہائے ساکنہ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے قُوَّةٌ سے قُوَّهْ

2 ہائے سکتہ:

یہ ہمیشہ ساکن ہوتی ہے۔ یہ وقفاً اور وصلاً پڑھی جاتی ہے۔ اس کا کوئی معنیٰ نہیں ہوتا صرف کلمہ کی آخری حرکت کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے یہ قرآن مجید میں نو کلمات کے آخر میں واقع ہوئی ہے، وہ کلمات یہ ہیں: سورۂ بقرہ میں لَمْ یَتَسَنَّهْ (پ ۳، آیت: ۲۵۹) سورۂ انعام میں فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ (پ ۷، آیت: ۹۰) پارہ ۲۹ سورۂ حاقّہ میں چھ جگہ: دو جگہ كِتٰبِيَهْ ۱۹ (آیت: ۱۹، ۲۵) دو جگہ حِسَابِيَهْ ۲۰ (آیت ۲۰، ۲۶) ایک جگہ مَالِيَهْ ۲۸ (آیت ۲۸) ایک جگہ سُلْطٰنِيَهْ ۲۹ (آیت: ۲۹) سورۂ قارعہ میں مَاهِيَهْ ۱۰ (پ ۳۰، آیت ۱۰)

3 ہائے ضمیر:

وہ ''ھا'' جو اسمِ ظاہر کی جگہ استعمال ہوتی ہے۔ھائے ضمیر مکسور یا مضموم ہوتی ہے مفتوح نہیں ہوتی۔

ھائے ضمیر مکسور ہونے کی صورت:

اگر اس (ہ) سے پہلے والے حرف کے نیچے ''کسرہ'' یا ''یائے ساکنہ'' ہو تو ''ھائے ضمیر ''مکسور'' ہوگی۔جیسے ''بِہٖ ، فِیْہِ ''۔اس قاعدے سے چار کلمات مستثنیٰ ہیں:

- وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ سورۂ کہف میں۔
- عَلَيْهُ اللّٰهَ سورۂ فتح میں،ان دو کلمات میں ''ھائے ضمیر ''مضموم'' ہوگی۔
- اَرْجِهْ۔
- فَاَلْقِهْ ان دو کلمات میں ھائے ضمیر ''ساکن'' ہوگی۔

ھائے ضمیر مضموم ہونے کی صورت:

جب ھائے ضمیر سے پہلے نہ ''کسرہ'' ہو نہ ''یائے ساکنہ'' ہو تو ھائے ضمیر ''مضموم'' ہوگی جیسے لَهٗ ، رَسُوْلُهٗ ، مِنْهُ مگر ایک کلمہ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے وہ کلمہ ہے وَيَتَّقْهِ۔

ھائے ضمیر کی حرکت کو اشباع کے ساتھ پڑھنے کا قاعدہ

اگر ھائے ضمیر کے ماقبل اور مابعد متحرک ہو تو ھائے ضمیر کی حرکت اشباع کے ساتھ پڑھی جائے گی جیسے مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ، وَرَسُوۡلُهٗۤ اَحَقُّ مگر قرآن پاک میں ایک جگہ اشباع نہ ہوگا اِنۡ تَشۡكُرُوۡا يَرۡضَهُ لَكُمۡ اگر ھائے ضمیر کے ماقبل یا مابعد ساکن ہو تو ھائے ضمیر کی حرکت میں اشباع نہ ہوگا جیسے مِنۡهُ ، وَيُعَلِّمُهُ الۡكِتٰبَ مگر قرآن پاک کے ایک کلمہ میں اشباع ہوگا فِيۡهٖ مُهَانًا (۶۹)۔

سوالات سبق نمبر ۲۲

﴿۱﴾......ھائے زائدہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

﴿۲﴾......ھائے تانیث کسے کہتے ہیں؟

﴿۳﴾......ھائے سکتہ کسے کہتے ہیں اور یہ کتنے کلمات میں واقع ہوئی ہے؟

﴿۴﴾......ھائے ضمیر کسے کہتے ہیں؟

﴿۵﴾......ھا ضمیر کب مکسور ہوگی اور اس قاعدے سے کتنے اور کون کون سے کلمات مستثنیٰ ہیں؟

﴿۶﴾......ھا ضمیر کب مضموم ہوگی اور اس قاعدے سے کتنے اور کون کون سے کلمات مستثنیٰ ہیں؟

﴿۷﴾......ہائے ضمیر کی حرکت کو اشباع کے ساتھ پڑھنے کا قاعدہ بیان کیجئے اور کون کون سے کلمات اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں؟

سبق نمبر۲۴:

سکتہ اور اِمالہ کا بیان

سکتہ کا لغوی معنٰی: ''رُکنا'' **سکتہ کا اصطلاحی معنٰی:** اصطلاحِ تجوید میں ''کلمے کے آخری حرف پر سانس توڑے بغیر تھوڑی دیر کے لئے آواز روک کر ٹھہر جانے کو''سکتہ'' کہتے ہیں۔

سکتہ کی اقسام: سکتہ کی دو قسمیں ہیں: سکتہ واجب سکتہ جائز

1 ......**سکتہ واجب:** قرآنِ مجید میں امام حَفْص رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہ کے مطابق چار کلمات میں بطریق شاطبی رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہ سکتہ واجب ہے:

۱......سورۂ کہف میں عِوَجًا ۜ قَیِّمًا کے عِوَجًا پر

۲......سورۂ یٰس میں مِنۡ مَّرۡقَدِنَا ۜ هٰذَا کے مَرۡقَدِنَا پر

۳......سورۂ قیامہ میں مَنۡ ۜ رَاقٍ ۝۲۷ میں لفظ مَنۡ پر

۴......سورۂ مطففین کے بَلۡ ۜ رَانَ میں لفظ بَلۡ پر

2 ......**سکتہ جائز:** قرآن مجید کے ان چار کلمات پر سکتہ کرنا جائز ہے۔

۱......سورۂ اعراف میں ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ۜ پر

۲......سورۂ اعراف میں اَوَلَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا ۜ پر

۳......سورۂ یوسف میں اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا ۜ پر

۴......سورۂ قصص میں یُصۡدِرَ الرِّعَآءُ ۜ پر

سکتہ کا حکم:

سکتہ وقف کے حکم میں ہے متحرک کو ساکن کیا جائے اور دو زبر ـًـ کو الف سے بدل کر پڑھا جائے۔

اِمالہ کا بیان

امالہ کا لغوی معنیٰ ''مائل کرنا'' **امالہ کا اصطلاحی معنیٰ**: اصطلاحِ تجوید میں ''زبر ـَـ کو زیر ـِـ کی طرف اور الف کو یا کی طرف مائل کر کے پڑھنے کو ''اِمالہ'' کہتے ہیں۔

رِوایتِ امام حفص رَحْمَةُ اللّٰه تعالٰی عَلَیْه کے مطابق پورے قرآنِ مجید میں صرف اس ایک کلمہ ''مَجْرٖىهَا'' میں امالہ ہوا ہے، اور یہ امالہ کُبْرٰی ہے۔

سوالات سبق نمبر ٢٤

﴿١﴾......سکتہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور اقسام بیان کیجئے؟

﴿٢﴾......سکتہ کا حکم بیان کیجئے؟

﴿٣﴾......قرآن کریم میں روایت حفص کے مطابق کتنے مقامات پر سکتہ واجب ہے؟

﴿٤﴾......امالہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے؟

سبق نمبر۲۵:

وقف کا بیان

وقف کا لغوی معنٰی: ''رکنا، ٹھہرنا''

وقف کا اصطلاحی معنٰی:

اصطلاحِ تجوید میں ''کلمہ کے آخری حرف پر آواز اور سانس توڑ کر اسکان، روم یا اشمام کے ساتھ آگے قراءت کی نیّت سے تھوڑی دیر ٹھہرنے کو ''وقف'' کہتے ہیں، اور اگر وقف کرنے کے بعد آگے قراءت کرنے کی نیّت نہ ہو تو اسے اصطلاحِ تجوید میں ''قطع'' کہتے ہیں۔

وقف کی اقسام:

بنیادی طور پر وقف کی تقسیم دو اعتبار سے کی جاتی ہے: (۱)......محلِّ وقف (۲)......کیفیّتِ وقف۔

1 ...... **محلِّ وقف:** یہ جاننا کہ کس جگہ وقف کرنا چاہیے اور کس جگہ نہیں کرنا چاہیے۔

2 ...... **کیفیّتِ وقف:** یعنی یہ جاننا کہ کلمہ کے آخری حرف پر کس طرح وقف کیا جائے۔

محلِّ وقف کے اعتبار سے وقف کی اقسام

محلِّ وقف کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں ہیں:

۱...... وقفِ تامّ ۲...... وقفِ کافی

۳...... وقفِ حسن ۴...... وقفِ قبیح

۱...... وقفِ تامّ کی تعریف: کلمہ میں ایسی جگہ وقف کرنا جہاں لفظی اور معنوی اعتبار سے کلام مکمّل ہو جائے اسے ''وقفِ تامّ'' کہتے ہیں جیسے سورۂ بَقَرہ میں هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پر وقف، وقفِ تامّ ہے کیونکہ اس کلمے کا اپنے مابعد کلمہ سے نہ تو لفظی تَعَلُّق ہے نہ ہی معنوی۔

۲...... وقفِ کافی کی تعریف: کلمہ میں ایسی جگہ وقف کرنا جہاں موقوف علیہ کا اپنے مابعد کلمہ سے لفظی تعلق نہ ہو بلکہ معنوی تعلق ہو تو اسے وقفِ کافی کہتے ہیں جیسے وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ۝ پر وقف، وقفِ کافی ہے۔ کیونکہ یہاں لفظی تعلق تو ختم ہو گیا لیکن ابھی معنوی تعلق باقی ہے۔

وقفِ تامّ اور وقفِ کافی کا حکم: وقفِ تامّ اور وقفِ کافی کا حکم یہ ہے کہ وقفِ تامّ اور وقفِ کافی ہونے کی صورت میں مابعد کلمے سے ابتداء کی جائے۔ اِعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۳...... وقفِ حسن کی تعریف: وقفِ حسن وہ وقف ہے کہ موقوف علیہ

کا اپنے مابعد کلمہ سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہوں اور وقف کرنے سے نہ معنیٰ بگڑتے ہوں اور نہ اِبہام یعنی معنی میں کوئی شک پیدا ہوتا ہو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر وقف تو کر سکتے ہیں مگر رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ سے ابتداء نہیں کر سکتے بلکہ اِعادہ ہوگا یعنی دوبارہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ سے پڑھیں گے۔

۴...... **وقفِ قبیح کی تعریف:** وقفِ قبیح وہ وقف ہے کہ موقوف علیہ کا اپنے مابعد کلمے سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہوں اور وقف کرنے سے معنی میں ابہام پیدا ہو جائے یا معنی فاسد ہو جائیں جیسے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ پر وقف کرنا۔

وقفِ حسن اور وقفِ قبیح کا حکم:

وقفِ حسن اور وقفِ قبیح کا حکم یہ ہے کہ ماقبل سے اِعادہ کیا جائے۔

کیفیّتِ وقف کی اقسام

کیفیّتِ وقف کے لحاظ سے وقف کی پانچ قسمیں ہیں:

- وقف بِالسُّکون
- وقف بالاسکان
- وقف بالابدال
- وقف بالرَّوم
- وقف بالاشمام

1 ...... وقف بِالسُّکون:

کلمہ کا آخری حرف اگر پہلے سے ساکن ہو تو وہاں سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ

2 ...... وقف بالاسکان:

موقوف علیہ کا آخری حرف اگر "مُتَحَرِّک" ہے تو اسے ساکن کر کے وقف کرنے کو "وقف بالاسکان" کہتے ہیں جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وقف بالاسکان تینوں حرکتوں (زبر...َ...زیر...ِ...پیش...ُ...) میں ہوتا ہے۔

3 ...... وقف بالابدال:

حرفِ موقوف علیہ کو قاعدہ کے مطابق بدل کر پڑھنے کو "وقف بالابدال" کہتے ہیں۔ وقف بالابدال کے دو قاعدے ہیں: ...... کلمہ کے آخر میں دو زبر ...ً... ہو تو وقف میں الف سے بدل کر پڑھا جاتا ہے جیسے "علیمًا" سے "علیما" ...... اگر کلمے کے آخر میں گول "ۃ" ہو تو وقف میں اسے (ہ ساکنہ) سے بدلا جاتا ہے جیسے قُوَّةٌ سے قُوَّهْ ۔

4 ...... وقف بالرَّوم:

روم کے لغوی معنی ہیں "ارادہ کرنا" اصطلاح تجوید میں "جس کلمے پر

وقف کرنا ہواس کے آخری حرف کی ایک تہائی حرکت ادا کرنے کو ’’وقف بالرّ وم‘‘ کہتے ہیں۔ وقف بالرّ وم ضَمّہ اور کسرہ میں ہوتا ہے جیسے خَوْفٍ

5...... وقف بالاشمام:

جس کلمے پر وقف کرنا ہواس کے آخری حرف کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضَمّہ کی طرف اشارہ کرنے کو ’’وقف بالاشمام‘‘ کہتے ہیں۔ جیسے اَلرَّسُوْلُ، یہ وقف صرف ’’ضَمّہ‘‘ میں ہوتا ہے۔ وقف بالرَّ وم اور وقف بالاشمام کا طریقہ ماہرفن استاد قاری صاحب سے سیکھ لیجئے۔

قاری کی ضرورت اور کیفیت کے اعتبار سے وقف کی اقسام

قاری کی ضرورت اور کیفیت کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں ہیں:

- ...... وقفِ اِختیاری
- ...... وقفِ اِضطراری
- ...... وقفِ اِختباری
- ...... وقفِ انتظاری

1...... وقفِ اِختیاری:

سانس ہونے کے باوجود اپنے ارادے اور اختیار سے وقف کرنے کو ’’وقفِ اختیاری‘‘ کہتے ہیں۔

2...... وقفِ اِضطراری:

وہ وقف جو بلاقصد یعنی بغیر اپنے ارادے کے کسی عذر کی وجہ سے

ہوجائے جیسے قاری کو پڑھتے پڑھتے چھینک آجائے ہچکی واقع ہو یا سانس تنگ ہوجائے اور مجبوراً رُک جائے تو اسے ''وقفِ اضطراری'' کہتے ہیں۔

3...... وقفِ اِختباری:

استاد شاگرد کو سمجھانے کی غرض سے امتحاناً ٹھہرائے کہ یہ موقوف علیہ کو کیسے پڑھتا ہے۔ اسے ''وقفِ اختباری'' کہتے ہیں۔

4...... وقفِ انتظاری:

کئی روایتوں کو پڑھنے کے لئے ایک ہی کلمہ یا آیت پر بار بار وقف کرنے کو ''وقف انتظاری'' کہتے ہیں۔ چونکہ اِس میں ایک روایت کے بعد دوسری روایت کے پڑھنے کے انتظار میں وقف کیا جاتا ہے اسی مُناسبت کی وجہ سے اسے ''وقفِ انتظاری'' کہتے ہیں۔

ابتداء اور اِعادہ کی تعریف

ابتداء کی تعریف: لغوی معنی: ''شروع کرنا'' اصطلاحی معنی: اصطلاحِ تجوید میں موقوف علَیہ سے آگے پڑھنے کو ''ابتداء'' کہتے ہیں جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱﴾ پر وقف کرکے اَلرَّحْمٰنِ سے شروع کرنا۔

اِعادہ کی تعریف: لغوی معنی ''لوٹانا'' اصطلاحی معنی: اصطلاحِ تجوید میں موقوف علیہ یا اس سے پہلے والے کلمے کو لوٹا کر پڑھنے کو ''اِعادہ'' کہتے ہیں۔
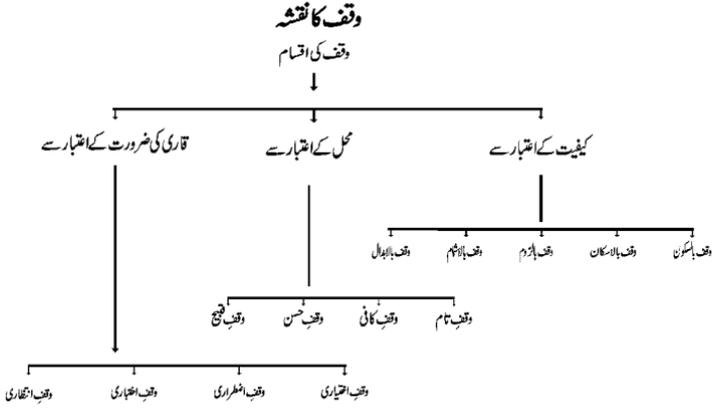
ان تمام اوقاف کی تعریفات سبق میں ملاحظہ کیجئے۔

سوالات سبق نمبر ۲۵

﴿۱﴾......وقف کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے؟

﴿۲﴾......محل وقف کے اعتبار سے وقف کی کتنی قسمیں ہیں نام اور تعداد بیان کیجئے؟

﴿۳﴾......وقفِ تام کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

﴿۴﴾......وقف کافی کی تعریف اور حکم بیان کیجئے؟

﴿۵﴾......وقفِ حسن کی تعریف اور حکم بیان کیجئے؟

﴿۶﴾......وقفِ قبیح کی تعریف اور حکم بیان کیجئے؟

﴿۷﴾......کیفیت وقف کے اعتبار سے وقف کی کتنی قسمیں ہیں مع امثلہ بیان کیجئے؟

﴿۸﴾......قاری کی ضرورت کے لحاظ سے وقف کی کتنی قسمیں ہیں نام بتا کر ہر ایک کی تعریف بھی کیجئے؟

﴿۹﴾......ابتداء اور اعادہ کی تعریف بیان کیجئے؟

سبق نمبر ۲۶:

قرآنی رُموزِ اوقاف کا بیان

۞ ......O...... یہ علامت آیت پوری ہونے کی ہے۔ اسی وجہ سے اس علامت ہی کو "آیت" کہتے ہیں۔

۞ ......۵...... یہ علامت "آیتِ مختلف فیہ" کی ہے۔

۞ ......م...... یہ علامت "وقفِ لازم" کی ہے۔ یہاں ٹھہرنا لازم ہے ورنہ مفہومِ عبارت بدلنے کا قوی اندیشہ ہے۔

۞ ......ط...... یہ علامت "وقفِ مُطْلَق" کی ہے۔ یہاں ٹھہرنا چاہیے۔

۞ ......ج...... یہ "وقفِ جائز" کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا نہ ٹھہرنا دونوں جائز ہیں۔

۞ ......ز...... یہ "وقفِ مُجَوَّز" کی علامت ہے۔ اس پر وقف کرنے کی اجازت ہے۔

۞ ......ص...... یہ "وقفِ مُرَخَّص" کی علامت ہے۔ یہاں عندالضرورت (یعنی ضرورت کے وقت) وقف کرنے کی اجازت ہے۔ یہ علامت وقفِ ضعیف کی ہے۔

۞ ......ق...... یہ علامت "قِيْلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ" کی ہے اس پر وقف کرلیا گیا تو کوئی حرج نہیں، لیکن یہ وقف ضعیف ہے۔

۞ ......كَ ...... یہ علامت ''كَذٰلِكَ'' کی ہے۔ اگر علامتِ وقف کے بعد واقع ہو تو وقف کے حکم میں ہے اور اگر علامتِ وصل (لا وغیرہ) کے بعد واقع ہو تو وصل کے حکم میں ہے۔

۞ ......قف ...... یہ ''قَدْ يُوْقَفُ'' کا مُخَفَّف ہے۔ یہ صیغۂ امر نہیں ہے۔ اس پر اگر وقف ہو گیا تو کوئی حرج نہیں البتّہ ''وقفِ اختیاری'' بہتر نہیں ہے۔

۞ ......صَلْ ...... یہ ''قَدْ يُوْصَلُ'' کا مُخَفَّف ہے۔ یہ بھی صیغۂ امر نہیں ہے۔ یہ ''قَدْ يُوْقَفُ'' کا مقابل ہے۔

۞ ......صلے ...... یہ ''اَلْوَصْلُ اَوْلٰى'' کا مُخَفَّف ہے۔ یہاں بوجہ تعلقِ لفظی کے وصل ہی کرنا چاہیے یہ اگرچہ وقفِ حسن کی علامت ہے لیکن وقف کرنے کے بعد یہاں اعادہ ضروری ہے۔

۞ ......لا ...... یہ ''لَاوَقْفَ عَلَيْهِ'' کا مُخَفَّف ہے۔ یہ وقف قبیح کی علامت ہے یہاں ملا کر پڑھنا ضروری ہے کیونکہ ایسی جگہ وقف کرنے سے قباحت لازم آئے گی۔ اسی وجہ سے اس پر وقف ناجائز ہے۔

۞ ......قِ ...... یہ ''وقفِ مختلف فیہ'' کی علامت ہے ''قِيْلَ لَا وَقْفَ عَلَيْهِ'' کا مُخَفَّف ہے اس جگہ پر وقف نہ کیا جائے تو بہتر ہے۔

۞ ......۝ ...... اسی کو ''آیتِ لا'' کہتے ہیں یہاں وقف قبیح نہیں ہے بلکہ آیت

ہونے کی وجہ سے وقف جائز ہے۔ البتہ بوجہ محلِ وقف نہ ہونے کے وصل بہتر ہے۔ لیکن وقف کرنے کے بعد اعادہ نہ کرنا چاہیے۔

......**مع**......یہ "**وقفِ معانقہ**" کی علامت ہے۔ قرآن مجید کے حاشیہ پر معانقہ کا مخفف "مع" لکھا ہوتا ہے۔ اور درمیانِ آیت میں دو جگہ تین تین نقطے مرسوم ہوتے ہیں جیسے لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٢﴾ وقفِ معانقہ کا حکم یہ ہے کہ نہ دونوں جگہ وقف کرنا چاہیے اور نہ ہی دونوں جگہ وصل کرنا چاہیے۔ بلکہ وصلِ اوّل وقفِ ثانی یا وقفِ اوّل وصلِ ثانی کرنا چاہیے۔

......**وقف النبی** صلی اللہ علیہ وسلم......یہ کلامِ مجید میں حاشیہ پر لکھا ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر وقف کرنا مُستحب ہے۔

......**وقفِ منزل**......اس کو "**وقفِ جبرئیل**" بھی کہتے ہیں۔ اس جگہ پر وقف کرنا مستحب ہے۔

......**وقفِ غفران**......یہ بھی قرآن مجید کے حاشیہ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔ ایسی جگہ وقف کرنے سے معنی کی وضاحت اور سننے والے پر بھی بشاشت پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے اس کو "**وقفِ غُفران**" کہتے ہیں۔ یہاں وصل سے وقف بہتر ہے۔

......**وقفِ کُفران**......یہ حاشیہ پر ایسی جگہ لکھا ہوا ہوتا ہے جہاں وقف کرنے سے خاص قسم کی قباحت پیدا ہوتی ہے جس کو معنی جاننے والا ہی خُوب سمجھ سکتا

ہے۔ بلکہ اگر سامع ایسے معنیٰ کا عقیدہ کرے تو موجبِ کفر ہے۔ لہٰذا ایسے موقع پر وقف نہ کرنا چاہیے۔

۞ ......س ...... یہ علامت "سکتہ" کا اختصار ہے۔

۞ ......اَلسَّجْدَۃ ...... قرآنِ کریم کے حاشیہ اور آیت پر "اَلسَّجْدَۃ" لکھا ہوتا ہے۔ یہاں "سجدۂ تلاوت" کیا جاتا ہے۔

(مدنی مشورہ: سجدۂ تلاوت کا طریقہ اور احکام جاننے کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے "تلاوت کی فضیلت" کا مطالعہ فرمائیے)

قواعدِ مُتَفَرِّقہ

1 ...... پارہ ۱۲، سورۂ یوسف، رکوع ۱۲، آیت ۱۱ میں ایک کلمہ "لَا تَاْمَنَّا" ہے۔ اِس کلمے کی اصل شکل "لَا تَاْمَنُنَا" دو نون کے ساتھ ہے اِن میں پہلا نون "مضموم" اور دوسرا نون "مفتوح" ہے۔ اِس کلمے کو پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

1 ...... اِدْغام مَعَ الْاِشْمام 2 ...... اِظْہار مع الرَّوم

1 ...... اِدْغام مَعَ الْاِشْمام:

یعنی پڑھتے وقت نون کا نون میں ادغام اور غُنّہ کرتے ہوئے ہونٹوں سے ضمّہ کی طرف اِشارہ کرنا (اشمام دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے) اِس کلمے کو پڑھتے

وقت اکثر لوگ ادغام بلا اشمام کرتے ہیں۔ یہ طریقۂ ادائیگی غلط ہے۔اس سے بچنا چاہیے۔

2......اِظْہار معَ الرَّ وم:

یعنی پڑھتے وقت ادغام کئے بغیر پہلے ''نونِ مضموم'' کی حرکت کا تہائی حِصّہ اس طرح ظاہر کرکے پڑھنا کہ قریب والے کو سننے سے معلوم ہو۔ روایتِ حفص میں اس کلمے کے علاوہ کہیں بھی اِدْ غام مَعَ الْاِشْمام اور اِظْہار معَ الرَّ وم نہیں۔ اِدْ غام مَعَ الْاِشْمام اور اِظْہار معَ الرَّ وم کا طریقہ ماہرفن استاد سے سیکھ کر بار بار مشق کیجئے یہاں تک کے اس کلمے کی ادائیگی دُرست ہو جائے۔

2......بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ (پ ۲۶،سورۂ حُجُرات: ۱۱) اِس کلمے میں لام سے پہلے اور لام کے بعد دونوں الف نہ پڑھیں بلکہ لام کو زیر......ِ دے کر پڑھیں۔ اِس طرح یہ کلمہ یوں پڑھا جائے گا ''بِئْسَ لِسْمُ الْفُسُوْقُ'' اِس کلمے کو پڑھنے میں اکثر لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ لام کے بعد والے الف کو زیر......ِ دے کر ہمزہ کے ساتھ ''بِئْسَ اِسْمُ الْفُسُوْقُ'' پڑھتے ہیں۔ یہ طریقۂ ادائیگی دُرست نہیں۔

3......سورۂ رُوم (پارہ۲۱، رکوع۹، آیت۵۴) میں لفظ ''ضُعْفٍ'' ایک ہی آیت میں تین بار آیا ہے اس کلمے کو بروایتِ حفص ضاد کے زبر ''ضَعْفٍ'' سے پڑھنا بھی ثابت اور جائز ہے۔

4 ......صاد اور سین والے کلمات: قرآن کریم میں چار کلمات ''صاد'' سے لکھے جاتے ہیں اور ''صاد'' کے اوپر باریک سین لکھا ہوتا ہے ان کے پڑھنے کی تفصیل اس طرح سے ہے:

...... يَبْصُۜطُ (سورۂ بقرہ) ...... بَصْۜطَةً ۚ (سورۂ اعراف) ان دونوں کلمات میں بروایتِ حفص صاد کی جگہ سین پڑھا جائے گا۔

...... اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ؕ﴿۳۷﴾ (سورۂ طور) اِس میں صاد کو سین اور صاد دونوں طرح سے پڑھ سکتے ہیں۔

...... بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ (سورۂ غاشیہ) اس کلمے کو صاد ہی کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

5 ......الف زائدہ والے کلمات: قرآنِ پاک میں بعض جگہ الف پر گول دائرہ ''o'' بنا ہوتا ہے۔ ایسے الف کو ''الف زائدہ'' کہتے ہیں اس الف کو پڑھنے یا نہ پڑھنے کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

1 ...... مندرجہ ذیل چھ کلمات میں ''الف زائدہ'' وقف میں پڑھیں گے وصل میں نہیں پڑھیں گے۔

لٰكِنَّا۠ (پ ۱۵، الکھف: ۳۸) الظُّنُوْنَا۠ ﴿۱۰﴾ (پ ۲۱، الاحزاب: ۱۰)

الرَّسُوْلَا۠ ﴿۶۶﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۶۶) السَّبِيْلَا۠ ﴿۶۷﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۶۷)

قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ (پہلا) (پ ۲۹، الدھر: ۱۵) اَنَا۠ (ہر جگہ)

2 ...... قرآن شریف میں ایک لفظ ''سَلٰسِلَا۠'' (پ ۲۹، سورۃ الدھر: ٤) ہے

اس کے ''زائد الف'' کو وقف میں پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں جائز ہے البتہ وصل میں نہیں پڑھیں گے۔

3 ...... مندرجۂ ذیل کلمات میں الف زائدہ ہے ان کلمات میں الف زائدہ کو وصلاً اور وقفاً کسی طرح بھی نہیں پڑھیں گے۔

اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ	مَلَا۟ئِهٖ	مِنْ نَّبَا۟ئِ
لِتَتْلُوَا۟	اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ	اَنْ تَبُوْٓءَا۟
وَمَلَا۟ئِهِمْ	لَا۟اِلَى اللّٰهِ	لَا۟اِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾
لِشَا۟یْءٍ	لَنْ نَّدْعُوَا۟	وَلَا۟اَوْضَعُوْا
لَا۟اَذْبَحَنَّهٗ	لَا۟اَنْتُمْ	ثَمُوْدَا۟
قَوَارِيْرَا۟ (دوسرا)	اِنَّ ثَمُوْدَا۟	لِيَرْبُوَا۟فِیْ
لِيَبْلُوَا۟	وَنَبْلُوَا۟	

4 ...... مندرجہ ذیل کلمات میں کوئی زائد الف نہیں ہے لہذا الف کو پڑھیں گے۔

اَنَامِلَ	اَنَاسِیَ	اَنَابُوْا	لِلْاَنَامِ	مَنْ اَنَابَ

6 ...... حروفِ قمریہ اور حروفِ شمسیہ:

حروفِ قمریہ کی تعریف:

وہ حروف جن سے پہلے ''لامِ تعریف'' پڑھا جائے۔ ان کو ''حروفِ قمریہ''

کہتے ہیں جیسے اَلْیَوْمَ، اَلْکِتَاب حُروفِ قمریہ چودہ ہیں۔جن کا مجموعہ ''اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِیْمَهٗ'' ہے۔

حروفِ قمریہ کو قمریہ کہنے کی وجہ:

قمر کا لغوی معنیٰ ''چاند'' جس طرح چاند کی موجودگی میں ستارے موجود رہتے ہیں اسی طرح لام تعریف کے بعد جب حروف قمریہ آجائیں تو لام تعریف بھی موجود رہتا ہے۔یعنی پڑھا جاتا ہے۔

حروفِ شمسیہ کی تعریف:

وہ حروف جن سے پہلے لامِ تعریف نہ پڑھا جائے بلکہ وہ اپنے بعد والے حروف میں مُدغَم ہوجائے ان کو ''حروفِ شمسیہ'' کہتے ہیں جیسے اَلنَّجْمُ حروفِ شمسیہ بھی چودہ ہیں اور وہ یہ ہیں **ص، ذ، ث، د، ت، ز، س، ر، ش، ض، ط، ظ، ل، ن**

حروفِ شمسیہ کو شمسیہ کہنے کی وجہ:

شمس کا لغوی معنیٰ ''سورج'' جب سورج نکلتا ہے تو ستارے چُھپ جاتے ہیں اسی طرح لامِ تعریف کے بعد حروف شمسیہ آتے ہیں تو لامِ تعریف چُھپ جاتا ہے یعنی پڑھا نہیں جاتا۔

اظہارِ قمری اور ادغام شمسی کی تعریف:

حروفِ قمریہ میں لام کا اظہار اور حروفِ شمسیہ میں لام کا ادغام ہوتا

ہے۔حروفِ قمریہ میں لام کے اظہار (یعنی لامِ تعریف کو ظاہر کر کے پڑھنے) کو ''اظہارِ قمری'' اور حروفِ شمسیہ میں لام کے ادغام کو ''ادغامِ شمسی'' کہتے ہیں۔

تلاوت کے مَحاسِن

ترتیل	قرآن پاک کو خوب ٹھہر ٹھہر کر قواعدِ تجوید کے مطابق پڑھنا
تجوید	حروف کو ان کے مخارج سے مع جمیع صفات کے ادا کرنا
تبیین	ہر حرف کو صاف اور واضح کر کے پڑھنا
ترسیل	ہر حرف کو ایسے ہی ادا کرنا جیسے اس کا حق ہے یعنی مخرج اور صفات کے ساتھ ادا کرنا
توقیر	خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنا
تحسین	لحن عرب اور قواعدِ تجوید کے مطابق خوبصورت آواز میں پڑھنا

تلاوت کے عیوب

نمبر شمار	نام	معنی	حکم
1	تمطیط	ترتیل میں مدّات وحرکات وغیرہ میں حد سے زیادہ دیر کرنا	مکروہ
2	تخلیط	حدر میں اس قدر جلدی کرنا کہ حروف سمجھ میں نہ آئیں	حرام
3	تنفیش	حرکات کو پورا ادا نہ کرنا	مکروہ
4	تمضیغ	حرکات کو چبا چبا کر پڑھنا	مکروہ

5	تطنین	گنگنی آواز سے پڑھنا اور ہر حرف کی آواز کو ناک میں لے جانا	حرام
6	تہمیز	ہر حرف میں ہمزہ ملا دینا	حرام
7	تعویق	کلمے کے درمیان میں وقف کر کے بعد سے ابتداء کرنا	حرام
8	وَشبَہ	پہلے والے حرف کو نا تمام چھوڑ کر دوسرے حرف کو شروع کر دینا	مکروہ
9	عنعنہ	ہمزہ یا کسی اور حرف کے ساتھ عین کی آواز ملا دینا	حرام
10	ہمہمہ	کسی حرف مخفف کو مشدّد پڑھنا	حرام
11	زمزمہ	گانے کے طریقہ پر پڑھنا	حرام
12	ترقیص	آواز کو نچانا یعنی کبھی بلند کرنا اور کبھی نیچی کرنا اگر تجوید کے مطابق ہے تو مکروہ ورنہ حرام ہے	

شوقِ علمِ تجوید و قراءت پر مبنی ''ائمۂ کرام'' کے فرامین و دلنشین واقعات:

۞...... امام نافع علیہ رحمۃُ اللہ الرافع فرماتے ہیں: میں نے ستّر تابعینِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے **علمِ قراءَت کی تحصیل** کی۔ (آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ علمِ قراءت اور علم رسم الخط دونوں کے امام تھے) (شذرات الذھب لابن العماد حنبلی، سنۃ: ۱۶۹، نافع بن ابی نعیم ابو عبد الرحمن، ۱/۴۳۷)

۞...... امام مالک علیہ رحمۃُ اللہ الخالق کی بارگاہِ سراپا عظمت میں ''بَسْمَلَہ'' کے بارے میں سوال عرض کیا گیا تو آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز

کے بارے میں اہلِ حق سے پوچھا کرو۔(آپ کا مسئلہ چونکہ قراءت کے متعلق ہے اور) اِس وقت قراءت کے امام، امام نافع مدنی علیہ رحمۃُ اللّٰہ الغنی ہیں۔(لہذا "بسملہ" کا مسئلہ اُن سے پوچھ لیجئے)(**غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء لابن الجزری،حرف النون، ۲/ ۲۹۰،الرقم:۳۷۱۸:نافع بن عبد الرحمن بن ابی نعیم**) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب بخشش ہو۔ **امین بجاہِ النّبیِ الامین** صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

۞......امام عیسٰی قالون علیہ رحمۃُ اللّٰہ النُّور اپنے اُستادِ محترم امام نافع علیہ رحمۃُ اللّٰہ الرافع سے مُستقل پچاس سال (تیس سال دورانِ تعلیم اور بیس سال حُصُولِ علم کے بعد) پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ فنِّ قراءت کے بڑے ماہر اور امام بنے۔(غایۃ النھایۃ فی طبقات القراء لابن الجزری،باب العین،۱/ ۵٤۲،الرقم۲۵۰۹:عیسی بن مینا بن وردان)

۞......امام وَرْش علیہ رحمۃُ اللّٰہ الوَارِث "**علمِ قراءت**" سیکھنے کے لئے اپنے مُلک "مِصْر" سے سفر اِختیار کرکے "مدینہ منوَّرہ" (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً) میں امام نافع علیہ رحمۃُ اللّٰہ الرافع کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔(معجم الأدباء لیاقوت الحموی، ۳/ ٤۸۲،الرقم:٥١٤: عثمان بن سعید المعروف بورش المقریء)

۞......امام شُعْبہ بن عیّاش بن سالم الاسدی علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی نے اپنے

اُستادِ محترم امام عاصم کوفی علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی سے قرآنِ مجید کی پانچ پانچ آیتیں پڑھیں ۔گرمی ،سردی ،بارش میں بھی کبھی ناغہ نہ کیا۔ یہاں تک کہ بعض اوقات بارش والے دن پانی سے گذرنا پڑتا تھا اور پانی کبھی کمر تک اور کبھی اس سے زیادہ ہوتا۔ تین سال مستقل مزاجی سے **علمِ قراءَت** سیکھا۔(سیر اعلام النبلاء للذہبی، ۷/ ۶۸۵، الرقم:۱۳۰۳:ابو بکر بن عیاش بن سالم الاسدی)

قراءَتِ عشرہ کے ائمّہ کرام اوران کے راویوں کا تعارف

قرآنِ مجید اللّٰہ تعالٰی کی آخری اور ''لاریب'' کتاب ہے۔علمائے اسلام نے اس کی تفسیر وتوضیح ،مفاہیم ومعانی کی عقدہ کشائی کے لئے انتھک محنت اور قابلِ رشک جدّ وجہد کی ہے۔اس کا حقِ خدمت ادا کرنے کے لئے صعوبتوں اور مسافتوں سے بھرپور دور دراز بلاد وممالک کے سفر اختیار فرمائے۔ ہر کسی نے اپنی اپنی ہمّت اور بساط کے مطابق اسکی خدمت کر کے ارفع واعلی مقام حاصل کیا۔ان نُفوسِ قُدسیہ میں قراءَت عشرہ کے دس۱۰ ائمّہ کرام یعنی دس امام بھی ہیں جن کی محنت شاقّہ سے قراءت کا سورج آج تک جگمگا رہا ہے۔

اوران کی ضبط کردہ ،روایت کردہ قراءَات حافظینِ قرآن کے لئے منارۂ نُور رہے۔ ہر امام کے دو، دو راوی ہیں ۔قراءت عشرہ کے ائمّہ کرام اوران کے راویوں کے اسماءِ گرامی پیش کئے جاتے ہیں:

ائمہ قراءت	راوی اول	راوی دوم
امام نافع مدنی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الغنی	امام قالون رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ	امام وَرْش رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ
امام ابنِ کثیر مکّی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی	امام بَزّی رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ	امام قُنْبُل رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ
امام ابوعَمْرو بصری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی	امام دُوْری رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ	امام سُوْسی رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ
امام ابنِ عامر شامی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الغنی	امام ہِشَام رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ	امام ابنِ ذکوان رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ
امام عاصم کوفی تابعی علیہ رحمۃ اللّٰہ الکافی	امام شُعْبہ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ	امام حَفْص رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ
امام حمزہ کوفی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی	امام خَلَف رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ	امام خلّاد علیہ رحمۃ اللّٰہ الجواد
امام کِسائی کوفی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی	امام ابوالحارث علیہ رحمۃ اللّٰہ الوارث	امام دُوری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی
امام ابوجعفر مدنی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی	امام ابنِ وَرْدان علیہ رحمۃ اللّٰہ السلام	امام ابنِ جمّاز رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ
امام ابویعقوب حضرمی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی	امام رُوَیس رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ	امام رَوْح رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ
امام خَلَف بَزّار کوفی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی	امام اسحاق وَرّاق علیہ رحمۃ اللّٰہ الرزاق	امام ادریس بن عبدالکریم علیہ رحمۃ اللّٰہ المتین

امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

قرآنِ مجید کی جن سات قِراءاتِ مُتواترہ پر اُمّتِ مُسلِمہ کا اجماع اور اِتّفاق ہے۔ان میں ''قراءت امام عاصم'' بھی شامل ہے۔امام عاصم کوفی تابعی علیہ رحمۃُ اللہ القوی **قراءت کے پانچویں امام** ہیں۔آپ کِبارِ **تابعین** سے ہیں۔ آپ کا نام ''**عاصم**'' کُنیّت '' **ابوبکر**'' والد کا نام ''ابوالنَّجُود'' اور ایک قول پر ''عبداللہ'' ہے۔آپ صحابیِ رسول حَضرت سیِّدُنا حارث بن حَسّان رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحبتِ بابرکت سے مُشَرَّف ہوئے تھے۔آپ کی وِلادت باسعادت ۳۳ھ میں کوفہ میں ہوئی۔قبیلہ کے اعتبار سے آپ ''اسدی'' ہیں۔آپ قرآن وحدیث،صرف ونحو، فقہ ولغت کے امام تھے۔آپ بہت بڑے عابدوزاہداور مُتّقی وپرہیزگار تھے۔آپ نے ساری زندگی خدمتِ قرآن اورعبادت وریاضت میں گذاری۔آپ نے ''علمِ قراءت'' کی تعلیم امام شیخ ابوعبدالرحمٰن سُلَمِی تابعی علیہ رحمۃُ اللہ الغنی سے حاصل کی۔اوران کے وصال کے بعد بالاتفاق ان کی جگہ پر'' **رئیسُ القُرّاء** '' کے منصب پر فائز ہوئے۔آپ تقریباً پچاس ۵۰ سال کوفہ میں قراءت کی مسند پر فائز رہے۔آپ سے بے شُمار لوگوں نے اکتسابِ فیض کیا۔آپ کے شاگردوں میں نامور ''**مُحدِّثینِ کرام**'' سمیت امام اعظم ابوحنیفہ تابعی کوفی علیہ رحمۃُ اللہ القوی بھی شامل ہیں۔ آپ کا وِصال مروان کے دورِ خلافت کے آخر میں کوفہ یا سماوہ (شام) میں ۱۲۷ھ یا ۱۲۸ھ میں ہوا۔(تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۵ / ۲۲۰، الرقم:۳۰۰۸ عاصم

بـن بَهْـدَلَة ابـی النَّجُوْد ابو بكر الاَسَدِی الكوفی المُقْرِیء، وسير اعلام النبلاء للذهبی، ٧٩/٦، الرقم:٧٣٣ عاصم بن ابی النجود، وتهذيب التهذيب لابن حجر العسقلانی، ١٣١/٤، الرقم:٣١٣٧ عاصم بن بَهْدَلَة وهو ابن ابی النَّجُوْد الاَسَدِی)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب بخشش ہو۔

اٰمین بِجاهِ النَّبِیِّ الاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

قراءت امام عاصم کے راویوں کا تعارف

امام عاصم کوفی تابعی علیہ رحمۃُ اللہ القوی کے شاگردوں میں سے دو شاگرد ''فنِّ تجوید و قراءت'' میں بہُت مشہور ہوئے۔ اور یہ دونوں حضراتِ گرامی قراءتِ امام عاصم کی روایت کرنے والے ہیں۔ ان کے اَسماءِ گرامی یہ ہیں:

- امام ابوبکر شُعبہ بن عَیَّاش اسدی علیہ رحمۃُ اللہ القوی
- امام حفص بن سلیمان اسدی علیہ رحمۃُ اللہ القوی

ان دونوں حضراتِ گرامی کا تعارف پیشِ خدمت ہے۔

تعارف امام ابوبکر شُعبہ بن عَیَّاش اسدی علیہ رحمۃُ اللہ القوی

قراءتِ امام عاصم کے پہلے راوی امام ابوبکر شُعبہ بن عَیَّاش اسدی علیہ رحمۃُ اللہ القوی ہیں۔ آپ نہ صرف فنِّ قراءت کے امام تھے بلکہ حدیث وفقہ اور زہد وتقویٰ میں بھی بے مثل تھے۔ کوفہ کے مُحدِّثینِ کرام اور قاریانِ قرآن میں بے پناہ شہرت حاصل ہوئی۔ آپ کی وِلادت باسعادت ۹۵ھ یا ۹۶ھ میں کوفہ میں ہوئی۔

(کتاب الثقات لابن حبان، کتاب اتباع التابعین، من یعرف بالکنی من اتباع التابعین، ٤/٤٢٨، الرقم:٥٥٥١ ابو بکر بن عیاش من اهل الکوفة، وسیر اعلام النبلاء للذهبی، ٧/٦٨٠، الرقم:١٣٠٣ ابو بکر بن عیاش بن سالم الاسدی)

آپ کے تقویٰ اور دیانت کا یہ عالَم تھا کہ زندگی بھر کوئی بے ہودہ لفظ ان کی زبان پر نہیں آیا اور تمام عمر کسی گُناہِ کبیرہ کے مُرتکب نہیں ہوئے۔ سَتّر سال تک متواتر ساری رات بیدار رہ کر نوافل پڑھتے اور دن کو روزہ رکھتے۔

(کتاب الثقات لابن حبان، کتاب اتباع التابعین، من یعرف بالکنی من اتباع التابعین، ٤/٤٢٨، الرقم:٥٥٥١ ابو بکر بن عیاش، وتاریخ بغداد، ١٤/٣٨٥، الرقم: ٧٦٩٨ ابو بکر بن عیاش بن سالم الخیاط مولی واصل بن حنان، وسیر اعلام النبلاء للذهبی، ٧/٦٨٠، الرقم:١٣٠٣ ابو بکر بن عیاش)

حضرت سَیِّدُ نا عبدُ اللہ بن مُبارَک رحمةُ اللہ تعالٰی علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ''امام ابوبکر شُعبہ بن عَیَّاش اسدی علیہ رحمةُ اللہ القوی'' سے بڑھ کر کسی کو ''مُتَّبِعِ شریعت'' نہ پایا۔

(سیر اعلام النبلاء للذهبی، ٧/٦٨١، الرقم: ١٣٠٣ ابو بکر بن عیاش بن سالم)

آپ کے ''ملفوظاتِ شریفہ'' میں سے فرمانِ نصیحت نشان یہ بھی ہے کہ خاموشی کا سب سے چھوٹا فائدہ ''سلامتی'' ہے اور یہ ''عافِیت'' کے لئے کافی ہے اور بولنے کا سب سے چھوٹا نقصان ''شُہرت'' ہے اور یہ ''مصائب'' کیلئے کافی ہے۔

(حلیة الاولیاء، ابو بکر بن عیاش، ٨/٣٣٨، الرقم:١٢٤١٥)

آپ کا وِصالِ پُر مَلال ماموںُ الرَّشید کے دور میں ۲۱ جُمادَی الآخر ۱۹۳ھ میں ۹۸ سال کی عمر میں ہوا۔(كتاب الثقات لابن حبان، كتاب اتباع التابعين، من يعرف بالكنى من اتباع التابعين، ٤٢٨/٤، الرقم:٥٥٥١ ابو بكر بن عياش)

انتقال کے وقت آپ کی بہن اور ایک قول کے مطابق آپ کی صاحبزادی رونے لگی تو آپ نے ارشاد فرمایا: آپ کیوں روتی ہو؟ میں نے اپنے مکان کے صرف اس ایک کونے میں ۱۸ ہزار بار قرآن مجید ختم کیا ہے۔

(حلية الاولياء، ابو بكر بن عياش، ٣٣٨/٨، الرقم:١٢٤٢٠)

آپ کے صاحبزادے ابراہیم کا بیان ہے کہ ''میرے والدِ مُحتَرم نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! سُن لو! تمہارے باپ نے زندگی بھر کوئی بھی بے حیائی کا کام نہیں کیا اور تیس ۳۰ سال سے مسلسل میں روزانہ ایک ختمِ قرآن مجید کرتا رہا ہوں اور خبردار! اس بالا خانے پر ہرگز تم کوئی گناہ کا کام مت کرنا کیونکہ اس بالا خانے پر میں نے ۱۲ ہزار بار ختمِ قرآن مجید کیا ہے۔

(اولياء رجال الحديث، الرقم:١٩ ابو بكر بن عياش كوفى، ص۵۲تا۵۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب بخشش ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

تعارف امام حفص بن سلیمان اسدی علیہ رحمۃُ اللہ القوی

''قراءتِ امام عاصم کے دوسرے راوی امام حفص بن سلیمان اسدی علیہ رحمۃُ اللہ القوی ہیں۔ آپ ''علمِ قراءت'' میں امام ابوبکر شُعبہ بن عَیّاش

اسدی علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی سے زیادہ ماہر اور بڑے قاری تھے۔ **قراءتِ متواترہ میں قراءت امام عاصم بروایت حفص سب سے زیادہ مشہور اور پڑھی جاتی ہے۔**

آپ رحمۃُ اللّٰہ علیہ **۹۰ھ** میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے **''قراءتِ قرآن''** کی تعلیم امام عاصم کوفی تابعی علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی سے حاصل کی۔ امام حفص بن سلیمان اسدی علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی امام عاصم کوفی تابعی علیہ رحمۃُ اللّٰہ الکافی کے **تلامذہ میں قراءتِ امام عاصم کوفی کے سب سے زیادہ ماہر اور عالم تھے۔** آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہ بے شمار اوصاف وکمالات دینیہ کے ساتھ ساتھ ایک تاجر بھی تھے۔ امام اعظم ابوحنیفہ تابعی کوفی علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی کے ساتھ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ آپ کی سندِ قراءت تین واسطوں سے پیارے آقا و مولا حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتی ہے۔

(التیسیر للدانی، ص: ۲۱)

امام حفص بن سلیمان اسدی علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی **کی سندِ قراءت کچھ اِس طرح سے ہے:** ﴿۱﴾ آپ نے امام عاصم کوفی تابعی علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی سے پڑھا یہ پہلا واسطہ ہیں۔ ﴿۲﴾ امام عاصم کوفی تابعی علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی نے زِرّ بن حُبَیش اَسَدی اور عبداللّٰہ بن حُبَیب سُلَمِی تابعی رحمۃُ اللّٰہ تعالی علیہما سے پڑھا یہ دوسرا واسطہ ہیں۔ ﴿۳﴾ انہوں نے علمِ قراءت پانچ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے حاصل کیا۔ اُن پانچ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اسماءِ گرامی یہ ہیں:

﴿1﴾...... حضرت سَیِّدُ نا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

﴿2﴾...... حضرت سَیِّدُ نا علی بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

﴿3﴾...... حضرت سَیِّدُ نا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

﴿4﴾...... حضرت سَیِّدُ نا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

﴿5﴾...... حضرت سَیِّدُ نا اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

یہ پانچوں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھُم تیسرا واسطہ ہیں اوران پانچوں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھُم نے براہِ راست سَیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پڑھا۔ آپ کا وِصال ۱۸۰ھ میں کوفہ میں ۹۰ سال کی عمر میں ہوا۔

(التیسیر للدانی ص:۱۹)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب بخشش ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الاَمین صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم

روایتِ حفص میں مشہور طُرُق کے ائمّہ قراءت کا تعارف

قراءتِ امام عاصم بروایت حفص میں دوطُرُق مشہور ہیں:

۞...... طریقِ امام شاطبی ۞...... طریقِ امام جزری، ان دونوں ائمہ کرام کا تعارف پیشِ خدمت ہے۔

تعارف امام شاطبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی

امام شاطبی رَحمَۃُ اللّٰہ تعالی علیہ کا اسمِ گرامی ابومحمد قاسم بن فِیرُّہ بن خلَف

بن احمد الشَّاطِبِیّ الرُّعَیْنِی ہے،کنیت ابوالقاسم اور بعض نے ابومحمد بیان کی ہے۔آپ کی ولادت باسعادت اُنْدُلُس (اِسپَین) کے شہر شاطبہ میں قریباً ۵۳۸ھ کے اواخر میں ہوئی۔ابتدائی تعلیم گھر کے روحانی ماحول میں حاصل کی اور قراءت کے ابتدائی مراحل بھی اپنے شہر مالوف ہی میں شیخ ابوعبداللہ محمد بن العاص رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہ کے پاس طے کئے اور علمِ قراءت میں خوب مہارت حاصل کی۔مزید علم حاصل کرنے کی خاطر آپ نے اپنے شہر کے علاوہ دیگر بلاد و ممالک کا سفر بھی اختیار فرمایا۔اندلس کے شہر ''بلنسہ'' میں شیخ ابوالحسن علی بن ہذیل رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہ سے قراءتِ سبعہ کی مشہور کتاب ''التیسیر'' حفظ کی اور قراءت میں خُوب اجراء کیا اور ساتھ ہی امام ابنِ ہذیل سے علمِ حدیث بھی حاصل کیا۔اس کے بعد عازمِ حرمین طیبین ہوئے۔مصر کے شہر اسکندریہ میں شیخ ابوطاہر سلفی رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہ سے حدیث کا سماع کیا۔حج سے واپسی پر جب آپ مصر پہنچے تو شائقینِ علوم قرآن وحدیث میں آپ کی آمد کی اطلاع پھیل گئی لہذا مصر کے اطراف واَکناف سے لوگ علمی سیرابی کے لئے جُوق در جُوق آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔اس بات کا جب شہر کے حاکم قاضی فاضل کو پتا چلا تو وہ آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا،اکرام وتعظیم کا معاملہ فرمایا اور قاہرہ میں اپنے قائم کردہ مدرسہ میں سب سے اعلی منصب پر آپ کو فائز کر دیا۔مصر کی آب وہوا اور یہاں کا علمی وادبی ماحول آپ کو راس آ گیا چنانچہ اسی کو اپنا وطن سمجھ کر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔اسی دوران آپ نے تصنیف وتالیف کا کام بھی کیا۔آپ کی تصانیف میں ''قصیدہ لامیہ'' غیر

معمولی شہرت کا حامل ہے جسکی مجملاً ومفصلاً سینکڑوں شرحیں تحریر کی جا چکی ہیں۔ مُحَقِّق امام محمد بن محمد جزری علیہ رحمۃ اللہ القوی ''قصیدہ لامیہ'' کے بارے میں فرماتے ہیں:

اللہ تبارک وتعالی نے علاّمہ شاطبی علیہ الرحمۃ کو اس فن میں جو مقام و مرتبہ بخشا ہے اِس کا علم اُسی کو ہوسکتا ہے جو ان کے دونوں قصائد (لامیہ اور رائیہ) سے واقفیّت رکھتا ہو خصوصاً قصیدہ لامیہ، آپ کے بعد اس قصیدے کے مقابلے میں بڑے بڑے فصحاء اور بلغاء نے برملا اپنے عجز کا اعتراف واظہار کیا ہے۔ یہ عدیم النظیر قصیدہ اپنے طرزِ بیان اور بہترین منظّم کلام کے باعث بلندی کے اس مقام پر فائز ہے کہ اسے ہر کس و ناکس (ہر کوئی) سمجھ نہیں سکتا۔ اس کی خصوصیّت کا عرفان اسے ہی نصیب ہوگا جو ان کے طرز و انداز پر لکھنے کا ارادہ کرے اور پھر مقابلہ کر کے دیکھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے جو شرف وشہرت اس قصیدہ کو عطا ہوئی میرے علم کے مطابق کسی اور کتاب وقصیدہ کو نہیں مل سکی۔ میرے خیال میں کوئی بھی اسلامی شہر اس قصیدہ سے خالی نہ ہوگا۔ بلکہ میرا وجدان تو یہ کہہ رہا ہے کہ کسی طالب علم کا گھر شاید ہی اس سے خالی ہو۔ (برکات الترتیل ص ۲۲۵)

امام شاطبی رَحمَۃُ اللہ تعالیٰ عَلَیْہ جب اس قصیدہ کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو اس کو ساتھ لے کر بیت اللہ شریف کے 12000 طواف کیے اور جب جب دُعا مانگنے کے مقام پر پہنچتے تو اِس دُعا کا خاص اہتمام والتزام فرماتے: اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ الْعَظِیْمِ اِنْفَعْ

كُلَّ مَنْ قَرَءَهَا (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! زمین وآسمان کو بنانے والے، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے، اس عظیم الشان گھر کے رب! اس قصیدہ کے ہر پڑھنے والے کو نفع پہنچا!)

(شرح الشاطبية للملا علی القاری، ص: ٤٣٠)

اس قصیدہ کے متعلق ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ حضرت سیّدُنا امام شاطبی رَحْمَةُ اللّٰه تعالٰی عَلَیْه خواب میں سرکارِ دوجہان، رحمتِ عالمیان، پیارے آقا ومولا حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مُشَرّف ہوئے اور ادب کے ساتھ عرض کی: اے میرے آقا (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اس قصیدہ کو مُلاحظہ فرمائیے۔ یہ سُن کر آپ نے اِس قصیدہ کو اپنے مُبارک ہاتھوں میں لیا اور (مُلاحظہ فرمانے کے بعد ارشاد) فرمایا: یہ قصیدہ مُبارک ہے جو اسے یاد کرے گا جنّت میں داخل ہوگا۔

حضرت سیّدُنا امام قرطبی علیہ رحمۃ اللّٰه القوی لکھتے ہیں کہ فرمایا: بَلْ مَنْ مَّاتَ وَهِيَ فِيْ بَيْتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ (یعنی) جو اس حال میں مرے کہ اس کے گھر میں یہ قصیدہ ہو تو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

(شرح الشاطبية للملا علی القاری، ص: ٤٣٠)

امام شاطبی رَحْمَةُ اللّٰه تعالٰی عَلَیْه فنِّ قراءَت کے امام ہونے کے ساتھ ساتھ باکمال مُفسّر، مُحدِّث، صرف ونحو اور لغت کے بھی ماہر تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰه تعالٰی عَلَیْه انتہائی مُتَّقی وپرہیزگار تھے۔ آپ سے اکتسابِ فیض کرنے والوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ آپ نے حیاتِ مُستعار کی باوَن[۵۲] بہاریں دیکھیں۔ تقریباً 53 سال کی عمر پاکر 28 جمادی الثانی ۵۹۰ھ کو اتوار کے دن عصر کے بعد مصر کے شہر

قاہرہ میں آپ کا وِصال ہوا۔ علاّ مہ ابواسحٰق علیہ رحمۃ اللہ الرزاق (خطیبِ جامع مصر) نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور پیر شریف کے دن مقطم پہاڑ کے قریب ''قرافہ صغرٰی'' میں مقبرہ قاضی فاضل میں دفن کئے گئے۔ ''قرافہ صغرٰی'' میں دُعاؤں کی مقبولیت کے لئے آپ کی قبرِ مُنوّر مشہور ہے۔

(شرح الشاطبیة للملا علی القاری، ص:۴۳۰)

امام محمد بن محمد جزری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: میں نے ان کی قبرِ مُنوّر کے پاس قبولیّتِ دُعا کی برکت کُھلی آنکھوں دیکھی ہے۔

(غایة النهایة فی طبقات القراء لابن الجزری، باب القاف، ۲۲/۲)

علاّ مہ شاطبی علیہ الرحمۃ کو اس فانی دُنیا سے جُدا ہوئے کئی سو سال گزر گئے لیکن اپنے علمی کارناموں کی وجہ سے وہ آج بھی زندہ ہیں۔ برِّصغیر پاک و ہند میں قرآن کریم کی قراءت بطریقِ شاطبی ہی رائج ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب بخشش ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تعارف امام جزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امام محمد جزری علیہ رحمۃ اللہ القوی 25 رمضان المبارک ۷۵۱ھ/ ۱۳۵۰ء ہفتہ کی رات کو دمشق میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف العمری، کنیت ابوالخیر، لقب شمس الدین، وطناً جزری دمشقی اور مسلکاً سُنّی شافعی ہیں۔

دمشق ہی میں قرآن کریم حفظ کیا۔ ۷۶۵ھ میں رمضان المبارک میں پورا قرآن سنایا۔اس کے بعد تفسیر، حدیث اورالگ الگ قراءت کا درس لیا۔ ۷۶۸ھ میں سبعہ کا درس لیااور اِسی سال زیارتِ حرمینِ طیبین سے مُشرف ہوئے۔ پھر ۷۶۹ھ میں مصر گئے اور تیرہ قراءات تک تعلیم حاصل کی۔ ''التیسیر للدانی''اور''حرز الامانی للشاطبی'' جیسی قراءت کی معتبر کتب کوحفظ کیا۔قراءات میں 40اساتذہ سے استفادہ کیا۔ پھر دمشق جا کر علاّمہ دمیاطی سے حدیث اور علاّمہ اسنوی سے فقہ پڑھی۔آپ ایک لاکھ احادیث کے حافظ تھے۔مصر میں علمِ اصول، معانی اور بیان پڑھے۔مصر کے شہر اسکندریہ میں علاّمہ ابن عبدالسلام کے شاگردوں سے استفادہ کیا۔علاّمہ اسماعیل ابنِ کثیر نے ۷۷۴ھ میں اورامام بلقینی نے ۷۸۵ھ میں سندِ اجازت دی۔فراغت کے بعد تجوید وقراءت پڑھانے کا سلسلہ شروع فرمایا اور دمشق میں ''شیخ القُرّاء'' کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ ۷۹۳ھ میں شام کے قاضی مقرر کیے گئے۔ پانچ سال بعد مصری سلطنت سے اختلاف ہوا اور آپ روم کے شہر ''بروسا'' میں مقیم ہوگئے۔ وہاں بے شمار لوگوں نے استفادہ کیا ۸۰۵ھ میں جب امیر تیمور لنگ اس علاقے پر مسلط ہوا تو وہ آپ کو اپنے ساتھ ماوراء النہر کے علاقہ میں لے گیا کیونکہ امیر تیمور علماء کا قدردان اورآپ کا خاصا معتقد تھا۔وہاں آپ نے پہلے ''کشّ'' پھر سمرقند میں قیام کیا وہیں آپ نے شرح مصابیح وغیرہ کتابیں لکھی۔شعبان ۸۰۷ھ میں امیر تیمور کی وفات کے بعد خراسان، ہرات، یزد،

اصبہان ہوتے ہوئے شیراز پہنچے تو بادشاہِ وقت نے آپ کا بہت احترام کیا اور شیراز کا قاضی مقرر کر دیا۔ایک عرصہ وہاں قیام کے بعد ۸۲۳ھ میں دوبارہ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔اور ایک عرصہ قیام کے بعد ۸۲۷ھ میں شیراز واپس تشریف لائے اور آخری وقت تک خدمتِ قرآن میں مصروف رہے۔ستّر سال سے زائد قرآن وحدیث کی خدمات سرانجام دے کر 82 سال کی عمر میں جمعۃ المبارک کے دن ۵ ربیع الاوّل ۸۳۳ھ کو شیراز میں آپکا انتقال ہوا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب بخشش ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الاَمین صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم

حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد جزری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی بیک وقت مُقری، مُجَوِّد، حافظ، فقیہ، نحوی، بیانی، مُؤرِّخ، مُحدِّث اور شاعر تھے۔آپ کی تصانیفِ عالیہ ان علوم وفنون میں آپ کی کامل دسترس پر شاہد ہیں خصوصاً تجوید وقراءت میں آپ کی امامت مُسلَّم ہے اور دنیا بھر میں (آپ کے بعد آنے والے) قُراء اور مُجَوِّدین آپ کی تصانیف کے خُوشہ چین ہیں۔آپ کی تصانیف کی طویل فہرست ہے جن میں سے چند تصانیف کے نام یہ ہیں:

﴿۱﴾......"المقدمۃ الجزریۃ" (مدارسِ اسلامیہ میں پڑھائی جانے والی مختصر مگر جامع منظوم کتاب ہے اس کے 107 اشعار ہیں)

﴿۲﴾......"اصول القراء ات"

﴿۳﴾......"الاعلام فی احکام الادغام"

﴿۴﴾......"البیان فی خط عثمان"

﴿۵﴾......"الحصن الحصین من کلام سیدالمرسلین" (احادیثِ طیبہ سے منتخب اورادووظائف کی معروف کتاب)

﴿۶﴾......"النشر فی القراء ات العشر"

(المقدمة الجزرية،ترجمة الناظم،ص:د، ه، و)

آپ کے چار صاحبزادے تھے:

......ابوالخیر محمد ......ابوالفتح محمد

......ابوالبقاء اسمٰعیل ......ابوالفضل اسحاق

آپ کی تین صاحبزادیاں تھیں:

فاطمہ عائشہ سلمٰی

یہ تمام کے تمام حافظ، قاری اور محدث تھے۔

(ماخوذ از المقدمة الجزرية مع اردو ترجمه، ص:٤)

اَرْجُوْبِهٖ اَنْ يَّنْفَعَ الطُّلَّابَا

وَالْاَجْرَ وَالْقَبُوْلَ وَالثَّوَابَا

تَمّت بِالْخَیر

بِعَوْنِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِلُطْفِ حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْم

۲۶ شوال المکرّم ۱۴۳۴ھ، ۳۰ اگست ۲۰۱۳ء

شعبہ درسی کتب کی شائع شدہ کتابیں (المدینۃ العلمیۃ)

کل صفحات	کتاب کا نام	نمبر شمار
392	نورالایضاح مع حاشیة النور والضیاء	1
384	شرح العقائد مع حاشیة جمع الفرائد	2
185	الفرح الکامل علی شرح مائة عامل	3
280	عنایة النحو فی شرح هدایة النحو	4
299	اصول الشاشی مع احسن الحواشی	5
155	الاربعین النوویة فی الاحادیث النبویة	6
325	اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسة	7
241	مراح الأرواح مع حاشیة ضیاء الاصباح	8
364	تفسیر الجلالین مع حاشیة انوار الحرمین (المجلد الاول)	9
241	دروس البلاغة مع شموس البراعة	10
317	عصیدة الشهدة شرح قصیدة البردة	11
175	نزهة النظر شرح نخبة الفکر	12
119	مقدمة الشیخ مع التحفة المرضیة	13
451	التعلیق الرضوی علی صحیح البخاری	14
170	منتخب الابواب من احیاء علوم الدین	15
252	الکافیة مَعَ شرحه الناجیة	16
419	شرح الجامی مَعَ حاشیة الفرح النامی	17
466	انوارالحدیث	18
131	الحق المبین	19
64	کتاب العقائد	20
128	فیضانِ سورۂ نور	21

22	خلفائے راشدین	352
23	قصیدہ بردہ سے روحانی علاج	22
24	شرح مائة عامل	44
25	المحادثة العربية	101
26	تلخیص اصول الشاشی	144
27	نحومیر مع حاشیہ نحومنیر	203
28	صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی	55
29	تعریفاتِ نحویۃ	45
30	خاصیات ابواب الصرف	141
31	فیض الادب	228
32	نصاب اصولِ حدیث	95
33	نصاب النحو	288
34	نصاب الصرف	343
35	نصاب التجوید	79
36	نصاب المنطق	168
37	نصاب الادب	184
38	خلاصة النحو	124
39	فیضانِ تجوید	159

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ درج ذیل کتب عنقریب طبع کی جائیں گی

40	تفسير الجلالين مع حاشية انوار الحرمين (المجلد الثانی)	374
41	شرح الفقه الاكبر	-
42	تیسیر مصطلح الحدیث	200
43	مسند الامام الاعظم	-

مصادر و مراجع

❖	قرآن مجید	کلامِ الٰہی	❖❖❖❖
شمار	**کتاب کا نام**	**مصنف/مؤلف**	**مطبوعہ**
1	كنز الإيمان	امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
2	تفسير الجلالين مع حاشيه انوار الحرمين	امام جلال الدین محلی، متوفی ۸۶۴ھ وامام جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
3	سنن الدارمي	عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۷ھ
4	صحيح البخاري	محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
5	صحيح مسلم	مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
6	سنن أبي داود	سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
7	مسند الروياني	ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی، متوفی ۳۰۷ھ	مؤسسۃ قرطبہ، قاہرہ مصر ۱۴۱۶ھ
8	نوادر الأصول	محمد بن علی حکیم ترمذی، متوفی ۳۲۰ھ	مکتبۃ الامام البخاری، قاہرہ مصر ۱۴۲۹ھ
9	المعجم الأوسط	سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
10	الجامع الصغير	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
11	المقدمة الجزرية	ابن الجزری، متوفی ۸۳۳ھ	دار نور المکتبات، جدہ ۱۴۲۷ھ
12	المقدمة الجزرية (مترجم)	ابن الجزری، متوفی ۸۳۳ھ	مکتبہ قادریہ
13	شرح طيبة النشر	ابن الجزری، متوفی ۸۳۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
14	بركات الترتيل	محمد افروز قادری چریاکوٹی	ادارہ فروغ اسلام، ہند
15	شرح الشاطبيه	ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	مطبع مجتبائی، دہلی
16	التيسير	حافظ ابو عمرو عثمان بن سعید، متوفی ۴۴۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
17	فوائد مکیہ مع حاشیہ لمعات شمسیہ	قاری عبد الرحمٰن مکی، متوفی ۱۳۴۹ھ	نوری کتب خانہ، لاہور
18	فتاوی رضویہ	امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
19	بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
20	نماز کے احکام	مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، کراچی
21	حلية الأولياء	احمد بن عبد اللہ شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
22	إحياء علوم الدين	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء
23	معجم الصحابة	عبد الباقی بن قانع بغدادی، متوفی ۳۵۱ھ	مکتبۃ الغرباء الاثریہ، مدینہ منورہ ۱۴۱۸ھ

24	كتاب الثقات	ابوحاتم محمد بن حبان، متوفی ۳۵۴ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
25	المؤتَلِف والمختَلِف	ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۳۸۵ھ	دارالغرب الاسلامی، بیروت ۱۴۰۶ھ
26	تاريخ بغداد	علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
27	تاريخ دمشق، لابن عساكر	علامہ علی بن حسن، متوفی ۵۷۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
28	غاية النهاية في طبقات القراء	ابن الجزری، متوفی ۸۳۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۷ھ
29	سير أعلام النبلاء	محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۷ھ
30	تهذيب التهذيب	احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
31	شذرات الذهب	ابن العماد حنبلی، متوفی ۱۰۸۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
32	اولياء رجال الحديث	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مصلح الدین پبلی کیشنز، کراچی ۱۴۱۹ھ
33	معجم الادباء	یاقوت بن عبد اللّٰہ حموی، متوفی ۶۲۶ھ	دارالغرب الاسلامی، بیروت ۱۹۹۳م
34	تلاوت کی فضیلت	مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، کراچی
35	کامیاب طالب علم کون؟	مجلس المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ، کراچی

☆ قرآن مجید کا حجم چھوٹا کرنا مکروہ ہے۔ مثلاً آج کل بعض اہل مطابع نے تعویذی قرآن مجید چھپوائے ہیں جن کا قلم اتنا باریک ہے کہ پڑھنے میں بھی نہیں آتا، بلکہ حمائل بھی نہ چھپوائی جائے کہ اس کا حجم بھی بہت کم ہوتا ہے۔

☆ کسی نے محض خیر و برکت کے لیے اپنے مکان میں قرآن مجید رکھ چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیت باعث ثواب ہے۔

☆ قرآن مجید کو معروف و شاذ دونوں قراءتوں کے ساتھ ایک ساتھ پڑھنا مکروہ ہے تو فقط قراءت شاذہ کے ساتھ پڑھنا بدرجہ اَولیٰ مکروہ ہے۔ بلکہ عوام کے سامنے وہی قراءَت پڑھی جائے جو وہاں رائج ہے کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی ناواقفی کی وجہ سے انکار کر بیٹھیں۔

☆ مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ قرآن مجید پڑھتے وقت اگر اٹھ کر کہیں جاتے ہیں تو بند کر دیتے ہیں کھلا ہوا چھوڑ کر نہیں جاتے یہ ادب کی بات ہے۔ مگر بعض لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ اگر کھلا ہوا چھوڑ دیا جائے گا تو شیطان پڑھے گا، اس کی اصل نہیں۔

☆ قرآن مجید پر اگر بقصدِ توہین پاؤں رکھا کافر ہو جائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

MC 1286
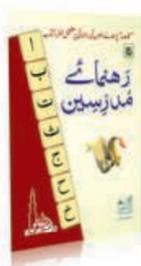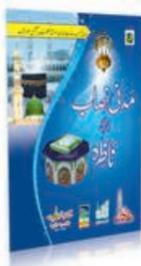
ISBN 978-969-631-415-8
0101962

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net